سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد سوم

مکتبۃ العلم

۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: [حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبد الرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ——— سُنن نسائی شریف مترجم

تالیف: ——— امام ابُوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ——— مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: ——— حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ——— خالد مقبول

مطبع: ——— لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ﴿۳﴾

(۳۱)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۵۵۹ : ذِكْرُ اِخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي النُّحْلِ

باب :نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تا کہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''پس اس عطیہ کو واپس لے لو'' اور مصنف رحمہ اللہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں' اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ' راوی محمد کے ہیں' حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْجِعْهُ۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟'' (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ''نہیں'' (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔''

۳۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر تم اس کو واپس لے لو'' (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُنْفِذَهُ اَنْفَذْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو'' (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ اَشْهِدِ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى مَا نَحَلْتَ ابْنِيْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْهَدَ لَهُ۔

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم ﷺ کو گواہ بنا لو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۰: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم ﷺ کو (اس پر) گواہ بنائیں آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟'' انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس اس کو رد کر لے'' (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۱: حضرت ابن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو بھی کچھ دیا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کو واپس لے لو'' (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۲: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا ہے)؟''

۳۷۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

۳۷۱۳: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبی کی خدمت میں لے گئے تاکہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں اس پر گواہ نہیں بنتا کیا تم کو یہ بات پسندیدہ نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم پھر ایسا کام نہ کرو۔''

۳۷۱۴: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اُمَّهٗ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَّالِهٖ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَالَهٗ فَوَهَبَهَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ جو کہ رواحہ کی بیٹی تھیں نے نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے نعمان رضی اللہ عنہ کو کچھ دے دو لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمان کو دے دی۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا: میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبی کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

فَاَتَلْتَنِیْ عَلَی الَّذِیْ وَهَبْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰی هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ وَهَبْتَ لِابْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

نعمانؓ کے والد نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ کیا ہے'' جواب دیا: نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ''تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

۳۷۱۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّیْ اَبِیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِیْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰی حَتّٰی اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَ اَبِیْ بِيَدِیْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ مِنِّیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ قَالَ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ ابْنٌ غَيْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

۳۷۱۵: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگا۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریمؐ سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اس لڑکے کی والدہ رواحہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضامندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا نہیں ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔''

۳۷۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِیْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلٰی ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ

۳۷۱۶: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی رواحہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کر دو اور وہ کہتی ہیں تم اس دیئے ہوئے پر رسول کریمؐ کو

وَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ عَلٰی جُوْرٍ۔

گواہ بنالو۔ چنانچہ آپ نے بشیرؓ سے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟'' عرض کیا: ''جی ہاں۔'' آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ' اس ظلم پر۔

٣٧١٧: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی ابْنِیْ بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

٣٧١٧: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور محمد' جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آ کر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو' آپ گواہ رہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟''

٣٧١٨: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰی عَنْ فِطْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِیْ اَبِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰی شَیْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كَذَا اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ۔

٣٧١٨: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس پر گواہ بنالیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔'' (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

٣٧١٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰی عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ۔

٣٧١٩: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ''کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟'' والد نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب کے ساتھ برابری اور

انصاف کا معاملہ کرو۔''

۳۷۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔

۳۷۲۰: حضرت جابر بن مفضل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام لو۔'' آپ نے اسی طرح دومرتبہ فرمایا۔

۳۲

کتاب الھبۃ

ہبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۱۰ : بَابُ هِبَةِ الْمُشَاعِ

۳۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ اِنَّا اَصْلٌ وَ عَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ اَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَاَبْنَائِكُمْ فَقَالُوْا قَدْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ اَحْسَابِنَا وَاَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَاِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِيْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِالْمُسْلِمِيْنَ فِيْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَلَمَّا صَلَّوا الظُّهْرَ قَامُوْا فَقَالُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِيْ

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۳۷۲۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا' انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت و مصیبت ❶ نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عزوجل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ''تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔'' انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریمؐ کے سبب' تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔'' راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

❶ مراد جنگ ہے' اس میں قبیلہ ہوازن کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے گئے۔ (جامی)

وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ
وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَمَّا
اَنَا وَبَنُوْتَمِيْمٍ فَلَا وَ قَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ اَمَّا اَنَا وَ
بَنُوْ فَزَارَةَ فَلَا وَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَمَّا اَنَا
وَبَنُوْ سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُوْ سُلَيْمٍ فَقَالُوْا كَذَبْتَ مَا
كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا
النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيْهِمْ نِسَاءَ هُمْ وَاَبْنَاءَ هُمْ فَمَنْ
تَمَسَّكَ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضَ
مِنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيْئُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا وَرَكِبَ
رَاحِلَتَهُ وَرَكِبَ النَّاسُ اقْسِمْ عَلَيْنَا فَيْئَنَا فَاَلْجَوُهُ
اِلٰى شَجَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ
رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِيْ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لَكُمْ شَجَرَتِهَامَةَ
نَعَمًا قَسَمْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا
وَلَا كَذُوْبًا ثُمَّ اَتٰى بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ
اُصْبُعَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ هَا اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ
وَلَا هٰذِهِ اِلَّا خُمُسٌ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَقَامَ
اِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتُ هٰذِهِ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ
بَعِيْرٍ لِيْ فَقَالَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ
فَهُوَلَكَ فَقَالَ اَوَ بَلَغَتْ هٰذِهِ فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا
فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ
فَاِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ۔

اور وہی بات کہی پھر نبی ؐ نے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی
اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔'' یہ بات سن کر مہاجرین نے
بھی یہی کہا اس پر اقرع بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس
بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عیینہ بن حصن ؓ نے کہا ہم
اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اس بات کا اقرار نہیں
کرتے اور حضرت عباس ؓ بن مرواس نے اسی طرح سے کہا اور
اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے
علیحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا
کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسول ؐ
کیلئے ہے پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم لوگ ان
کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں
اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں
سے جو کہ پہلے اللہ عزوجل نے عطا فرمائے۔'' یہ فرما کر آپ سوار ہو
گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ
ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرما دیں اور آپ کو
چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر
آپ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہو گئی آپ نے
فرمایا: ''اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھا دو خدا کی قسم اگر تہامہ (جنگل)
کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں
پھر تم لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار
دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔'' پھر آپ ایک اونٹ کے
نزدیک تشریف لائے اور آپ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی
چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس ''فئی'' میں
سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم
لوگوں کے ہی خرچہ میں آ جائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپ کے
نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس
نے کہا یا رسول اللہ! میں نے یہ چیز لی تاکہ میں اپنے اونٹ کی کملی درست

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔'' اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

۱۸۱۱: رُجُوْعُ الْوَالِدِ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ وَذِکْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ لِلْخَبَرِ فِیْ ذٰلِكَ

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟

۳۷۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَرْجِعُ اَحَدٌ فِیْ هِبَتِهٖ اِلَّا وَالِدٌ مِّنْ وَلَدِهٖ وَالْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص قے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔

کتے کی قے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ ﷺ نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو قے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتا قے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ قے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتا جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر قے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ طَاوٗسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ یَرْفَعَانِ الْحَدِیْثَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ یُعْطِیْ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَہٗ

۳۷۲۳: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتا

وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا کَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَآءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ۔

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی قے کو واپس کر لے۔''

۳۷۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ الْمَقْدِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ وَهُوَ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ عَنْ وُهَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۳۷۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَهَبَ هِبَةً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْهَا اِلَّا مِنْ وَلَدِهٖ قَالَ طَاؤُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا صَغِیْرٌ عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ فَلَمْ نَدْرِ اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَاْكُلُ ثُمَّ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

۳۷۲۵: حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہبہ کرے اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔ حضرت طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ''عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ'' تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے اور پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

۱۸۱۲: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف

۳۷۲۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِهٖ فَیَاْكُلُهٗ۔

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اُگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

۳۷۲۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی هُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو هُوَ الْاَوْزَاعِیُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ

۳۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) قے کرتا ہے پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ فَاَكَلَهُ۔

۳۷۲۸: اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عادت ہے قے کر کے چاٹ لینا۔''

۳۷۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔''

۳۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے چاٹنے والے شخص جیسا ہے۔''

۳۷۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے۔''

۳۷۳۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (دراصل) ہبہ کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ۔

والے کی مانند ہے۔''

۳۷۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے واسطے بُری مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھالے۔'' یعنی جس طریقہ سے کتا قے کی ہوئی شے کھالیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔''

۱۸۱۳: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاوٗسٍ فِي الرَّاجِعِ فِيْ هِبَتِهِ

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا

۳۷۳۴: اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص' کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتا قے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔''

۳۷۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے ہبہ کیے ہوئے مال کو' ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

۳۷۳۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ۔

۳۷۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسی کے واسطے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کر کے اس کو کھا لیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس قے کو۔

۳۷۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۳۷۳۷: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِي قَيْئِهِ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَيْئَهُ۔

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔'' حضرت طاؤس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ قے کر کے چاٹنے والا...... لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریمؐ نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص' کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی قے کو کھاتا ہے۔

۳۷۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ فَيَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ فَيَقِيْءُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ۔

۳۷۴۸: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاؤس سے سنی اور طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس قے کو دوبارہ کھالیتا ہے۔

۳۳

کتاب الرقبیٰ

رُقبیٰ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۸۱۴: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ فِیْ خَبَرِ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِیْهِ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی نجیح پر اختلاف

۳۷۳۹: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الرُّقْبٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''رقبیٰ جائز ہے۔''

تشریح ❀ رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مرگیا تو یہ مکان یا زمین تو لے لینا اگر تو مرگیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقبیٰ کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَعَلَ الرُّقْبٰی الَّذِیْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک اسی کو بنایا کہ جس کو مالک نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۱: اَخْبَرَنَا زَكَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ طَاوُسٍ لَعَلَّهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا رُقْبٰی فَمَنْ اُرْقِبَ شَیْئًا فَهُوَ سَبِیْلُ الْمِیْرَاثِ۔

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رقبیٰ نہیں کرنا چاہیے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا تو اس کا راستہ میراث کا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ

باب: اس حدیث میں ابوزبیر رضی اللہ عنہ پر جو اختلاف کیا گیا ہے اُس کا تذکرہ

۳۷۴۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهُ۔

۳۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مال دولت کا رقبیٰ نہ کیا کرو پھر جو شخص کسی شے کا رقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا اُسی کی ہوگی۔

۳۷۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور رقبیٰ جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے رقبیٰ کیا گیا اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ قے کھانے والا۔

۳۷۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ۔

۳۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمریٰ اور رقبیٰ (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رقبیٰ درست نہیں ہے اور سے عمریٰ بھی جائز نہیں ہے کہ عمریٰ بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمریٰ کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمریٰ دیا گیا اور جس نے رقبیٰ میں کوئی شے دی تو وہ رقبیٰ لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۴۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهٗ فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ وَ اُرْقِبَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ اَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ۔

۳۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمریٰ یا رقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمریٰ اور رقبیٰ میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ۔

۳۷۴۷: حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: رقبیٰ کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو رقبیٰ کے طور سے کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: عمریٰ یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُجْرِنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: عمریٰ کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ وارث کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عمریٰ وارث کی وراثت ہے۔

(۳۴)

کتاب العمریٰ

عمریٰ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۳۷۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی هِيَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰی بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمریٰ کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ عَرَضَ عَلَیَّ مَعْقِلٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهٖ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيْلِهٖ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقبیٰ نہ کیا کرو جس شخص نے کسی شے میں رقبیٰ کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْحَجُوْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ بَشِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ طَاوُسٍ نَحَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى۔

۳۷۵۹: حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کو جائز اور ثابت رکھا۔

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمْرٰى

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمریٰ کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

۳۷۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمریٰ درست ہے یعنی عمریٰ کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰى قَالَ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَهُوَ جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم نے عمریٰ اور رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابر سے دریافت کیا رقبیٰ کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمریٰ کرنا درست ہے (یعنی عمریٰ کرنے

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

کے بعد وہ نافذ اور جاری ہو جاتا ہے)۔

۳۷۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ۔

۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اُسی کی ہوگی۔

۳۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ اَوْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقبیٰ دیا جائے گا یا عمریٰ کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنْبَأَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ۔

۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمریٰ کرنا چاہیے اور نہ ہی رقبیٰ کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ عَطَاءٌ هُوَ لِلْاٰخَرِ۔

۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقبیٰ ہے اور نہ عمریٰ پھر جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ یا رقبیٰ کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۷: اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَأَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی شے رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ شے دی

مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ۔

گئی۔

۳۷۶۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ يَعْنِی اَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ حَيَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمریٰ نہ کرو۔ پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا حَيَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَيَاتَهٗ وَ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبھال رکھو اپنے مال میں اور عمریٰ نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اسکی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّقْبٰی لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبیٰ اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے رقبیٰ کیا گیا۔

۳۷۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور رقبیٰ کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے رقبیٰ کیا گیا) ہوتے ہیں۔

۱۸۱۸: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِيْهِ

باب: اِس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے

۳۷۷۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَهِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمریٰ کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

عمریٰ کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمریٰ کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہ کر دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمریٰ کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مرگیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۳۷۷۴: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ یَرِثُهَا مَنْ یَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمریٰ کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَکِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرٰی لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ یَرِثُهَا مِنْ یَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا ہے اور عمریٰ میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہ ہی شخص اس عمریٰ کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ الدِّمَشْقِیُّ عَنْ اَبِیْ عُمَرَ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِیَ لَهٗ وَلِمَنْ یَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ مَوْرُوْثَةً۔

۳۷۷۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمریٰ میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ۔

کو مٹا یا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہوگئی اور اس کے پہلے لوگوں کی۔

۳۷۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے لئے عمریٰ کرے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا مالک ہو جاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے والے کی طرف واپس نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہوگئی ہے۔

۳۷۷۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّهُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِيْ اَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِيْثِ اللّٰهِ وَحَقِّهٖ۔

۳۷۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمریٰ کے طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمریٰ کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمریٰ کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهُ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهُ۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمہ میں جس نے عمریٰ میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہو سکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمریٰ کیا اور اس کے ورثاء کے لئے عمریٰ کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ اَعْطَیْتُکَهَا وَعِقَبَکَ مَا بَقِیَ مِنْکُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِیَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰی صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِیْهِ الْمَوَارِیْثُ۔

کے لیے ہے اور اس دینے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہا۔ تو اب وہ مکان اس کے لئے ہوگیا اب وہ واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ اس دینے والے (یعنی ہبہ کرنے والے نے اس طریقہ سے ہبہ کیا ہے کہ اس میں ورثاء کے لیے وراثت قائم ہوگئی۔

۳۷۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْعُمْرٰی اَنْ یَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلِعَقِبِهِ الْهِبَةَ وَیَسْتَثْنِیَ اِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ وَبِعَقِبِکَ فَهُوَ اِلَیَّ وَاِلٰی عَقِبِیْ اِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِیَهَا وَلِعَقِبِهٖ۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس کو اس چیز کا مالک بنا دے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے کہے اگر تمہارے اوپر کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے تو وہ شے میری ہے اور میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے ورثاء) کی ہے تو اس پر اور اس قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہوگیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس دوسرے شخص کے ورثاء مالک ہوگئے۔

۱۸۱۹: ذِکْرُ اخْتِلَافِ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ فِیْهِ

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ قَالَ ﷺ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰی فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۸۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ کرنا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمریٰ میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے عطیہ کی تب (یعنی ہبہ کیا ہے)۔

۳۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شخص اس کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شے اس کی ہوگئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الْعُمْرٰى فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ اِنَّمَا الْعُمْرٰى اِذَا اُعْمِرَ وَعَقِبُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَاِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ كَانَ لِلَّذِیْ يَجْعَلُ شَرْطَهٗ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُوْنَ بِهٰذَا قَالَ عَطَاءٌ قَضٰى بِهَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمریٰ دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے ورثاء تو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء نقل فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

۱۸۲۰: عَطِيَّةُ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں

۳۷۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ وَحَبِیْبُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ هِبَةٌ فِیْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

۳۷۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِیَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخشش کرے۔

۳۷۹۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ هَانِیءٍ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِیِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِیْفٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِیَّةٌ فَقَالَ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ كَانَتْ هَدِیَّةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَاِنْ كَانَتْ صَدَقَةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا لَا بَلْ هَدِیَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ یُسَائِلُهُمْ وَیُسَائِلُوْنَهٗ حَتّٰی صَلَّی الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ وخیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ نہ قبول کروں لیکن قریشی کا یا انصاری کا۔ یا ثقفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لاَ اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلاَّ مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْ دَوْسِيٍّ۔

نام ہیں)۔

۳۷۹۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۳۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھر والوں نے عرض کیا: بریرہ کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ ہے۔

(ختم کتاب الرقبیٰ والعمریٰ)

(۳۵)

کتاب الأیمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۳۷۹۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ وَمُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((یا مقلب القلوب)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دِلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۱۸۲۲: اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لا ء تصرف القلوب کے جملہ کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دِلوں کے پھیرنے والے کی دِلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۳: اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں

۳۷۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا

۳۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم اس کو دیکھ لو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہلِ جنت کے لیے چنانچہ جبرئیل نے آ کر دیکھا پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہ

فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَاِذْ اُنْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَبِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہوگا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر جبرئیل نے دربار الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم اب تو اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور اس تیاری کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک چڑھی جاتی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

۱۸۲۴: اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۷۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے باپوں کی قسم کھانے سے۔

بِآبَائِكُمْ۔

١٨٢٥: اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

٣٨٠٠: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

٣٨٠١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

٣٨٠٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٠: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا: وابی وابی! یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

٣٨٠١: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا)

٣٨٠٢: ترجمہ حسب سابق ہے۔

١٨٢٦: اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ

٣٨٠٣: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بُت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ تو سچی قسم کھایا کرو۔

۱۸۲۷: اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدٍح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

۳۸۰۴: حضرت ثابت بن ضحاک جیتیز سے روایت ہے کہ رسول کریم مَنَا تَیْنِمْ نے ارشاد فرمایا: جوشخص کسی ملت اور دین کے علاوہ اسلام کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہوگا کہ اس نے جیسی قسم کھائی اور جس شخص نے اپنی جان کو کسی چیز سے ہلاک کیا (خودکشی کر لی) تو اللہ عزوجل اس شخص کو اسی شے سے عذاب دے گا کہ جس چیز سے اس نے خود کو ہلاک کیا تھا۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعیدِ شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اُس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اُسی آلہ اور اُسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Sucide) کا جو رُجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اِس کو کورتج دیتے ہیں اور اُنہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں اُنہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کسی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا و مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی وجہ سے خودکشی کو ترجیح دے لیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔ (جامی)

۳۸۰۵: اَخْبَرَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ

۳۸۰۵: ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَیْءٍ عُذِّبَ بِهٖ فِی الْاٰخِرَةِ۔

۱۸۲۸: اَلْحَلْفُ بِالْبَرَآءَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

باب: اسلام سے بے زار ہونے کے لئے قسم کھانا

۳۸۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے بارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

دین اسلام سے بیزار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہِ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدانخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے میں دین اسلام سے یا قرآن کریم سے بے زار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خودکشی سے متعلق وعید بھی بیان فرما دی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خودکشی اگرچہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نمازِ جنازہ بہرحال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صلوا علی کل بر و فاجر)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نمازِ جنازہ ادا کرو...... الحدیث (جامع)

۱۸۲۹: اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۳۸۰۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ قُتَيْلَةَ امْرَاَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَ تَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ" یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

اَرَادُوا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ۔

الْكَعْبَةِ کہا کرو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کے پروردگار کی اور اگر کوئی شخص کہنا چاہے تو ماشاء اللہ کہے۔ اِس کے بعد "ثُمَّ شِئْتَ" کہا کرے اور لفظ "شِئْتَ" نہ کہا کرے۔

۱۸۳۰: اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا

۳۸۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ۔

۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

۱۸۳۱: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

باب: لات (بُت کی قسم) سے متعلق

۳۸۰۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۳۸۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جوا کھیلیں گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

۱۸۳۲: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

باب: لات اور عزیٰ کی قسم کھانا

۳۸۱۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے منہ سے نکل گیا لات اور عزیٰ کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہٗ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

تَعُدْلَهُ۔

بائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے فحش اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ کر تم اپنے بائیں جانب تھوک دو اور تم ''اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم'' پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

۱۸۳۳: اِبْرَارُ الْقَسَمِ

باب: قسموں کا پورا کرنا

۳۸۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا' ۲: بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے جانا' ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکنے والا شخص چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہے' ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا' ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے' ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اسکو پورا کرنا)' ۷: سلام کا جواب دینا۔

۱۸۳۴: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

۳۸۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهُ۔

۳۸۱۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۱۸۳۵: اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِى مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَلَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسَى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّى وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِى وَاَتَيْتُ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا یعنی تنہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تا کہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں گی اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَنْظُرِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ فَلْيَاْتِهٖ۔

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا اور غور وفکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۷: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پہلے کفارہ ادا کرو اپنی قسم کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۸: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھا لے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام کو کرلے۔

۱۸۳۶: اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

باب: قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِىٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۳۸۱۹: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا۔

۳۸۲۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ

۳۸۲۱: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے

اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِیْمَ بْنَ طَرَفَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا اَخْیَرَ مِنْهَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَلْیَتْرُكْ یَمِیْنَهٗ۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر ہے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

۳۸۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِیْ۔

۳۸۲۲: حضرت ابوزعراء اپنے چچا ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

۳۸۲۳: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ وَ یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اٰلَیْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ۔

۳۸۲۳: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۸۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِكَ۔

۳۸۲۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۳۸۲۵: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھالے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کرلے اور

حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ يَّمِيْنِكَ۔

اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۱۸۳۷: اَلْيَمِيْنُ فِي مَالاَ يَمْلِكُ

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس کی قسم کھانا

۳۸۲۶: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِيْنَ فِيْمَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِىْ مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ۔

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا

۳۸۲۷: اَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَاِنْ شَاءَ مَضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ۔

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۱۸۳۹: اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۳۸۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہ ہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہوگی جس وقت یہ بات معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے گا یعنی

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

مکان اور دُنیا کو اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے چھوڑے تو اس کا یہ عمل اللہ عزوجل کے واسطے ہوگا اور جو شخص دُنیا کے لئے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے ہجرت کرے کہ میں اگر ہجرت کروں گا تو مال دولت مجھ کو حاصل ہوگا یا عورت کیلئے کہ اس سے شادی کروں گا تو اس کی ہجرت ان ہی اشیاء کیلئے ہوگی یعنی عورت کی اور دُنیا کی طرف تو اب اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہے بہر حال عمل میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی قسم میں نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

۱۸۴: تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان

۳۸۲۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلاً فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَ كَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَابَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ (يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ) عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا) لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلاً۔

۳۸۲۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ زینب بنت جحش کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبیؐ ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی) بو آ رہی ہے۔ کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبیؐ دونوں ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرمایا: میں نے مغافیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ آخر تک۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عزوجل نے۔ تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو اور اللہ عزوجل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اللہ عزوجل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جس وقت نبی نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس وقت خبر اور اطلاع کر دی اُس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عزوجل نے

ظاہر فرمادی اس میں سے کچھ اور ٹال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتلایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں توبہ کرتی تو دِل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبیؐ نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زوجہ سے وہ بات فرمادی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا علاوہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحاتِ حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے منہ مبارک سے تو کسی بدبودار شے کی بو محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ: لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ نازل ہوئی اس واقعہ کی تفصیل جلد دوم میں گذر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحاتِ حدیث میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ (قاسمی)

۱۸۴۳: اِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَاَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم کے بیان میں

۳۸۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهٗ فَاِذَا فِلَقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ فَنِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں داخل ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی کتنا عمدہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

۱۸۴۴: فِي الْحَلْفِ وَالْكِذْبِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ

باب: جو شخص دِل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

۳۸۳۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ

۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيْعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

''سمسار'' یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیع فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سوداگر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگر چہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو ملا دیا کرو اپنی خرید وفروخت میں صدقہ وخیرات کو۔

صدقہ وزکوٰۃ کا گناہوں کو مٹاڈالنا:

یعنی اگر بے دھیانی یالا پرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ) نکالا کرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ وَ عَاصِمٌ وَجَامِعٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ بِالْبَقِيْعِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بقیع میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیع میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لئے بیع کے بعد کچھ صدقہ' خیرات کر دیا کرو۔

۱۸۴۳: فِي اللَّغْوِ وَالْكِذْبِ

باب: اگر خرید وفروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے

۳۸۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں بیہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کرلو۔

۳۸۳۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّي اَنْفُسَنَا

۳۸۳۴: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید وفروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیع کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو سماسرہ کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو سماسرہ یعنی دلالی کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

اَلسَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِىْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارُ اِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ہوئے تو ہماری جانب نبیؐ ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۴۴: اَلنَّهْىُ عَنِ النَّذْرِ

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت

۳۸۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَاْتِىْ بِخَيْرٍ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۳۸۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر رد نہیں کرتی ہے کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوس شخص کے مال میں سے کچھ خرچ کیا جائے۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے اور دُعا مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کر دے تو میں راہ خدا میں خرچ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوس شخص کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوس شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچ کرانے کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچ کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوس کہلانا ہے اور کنجوس شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہرحال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لیے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(قاسمی)

۱۸۴۵: اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی' اس سے متعلق احادیث

۳۸۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

۳۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (دراصل) منت' کنجوس شخص کا مال خرچ کرانے کے لئے ہے۔

۳۸۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَاْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ اسْتُخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۳۸۳۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنجوس آدمی کا مال خرچ کراتی ہے۔

۱۸۴۶: اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوس شخص کا مال خرچ کرائے

۳۸۳۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۳۸۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آ کر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنجوس آدمی کا مال دولت خرچ کرائے۔

۱۸۴۷: اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

۳۸۴۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

۳۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

نہیں ہے بلکہ اس کو توڑ دینا لازم ہے)۔

۱۸۴۸: اَلنَّذْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ

باب: گناہ کے کام میں منت سے متعلق

۳۸۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

۳۸۴۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ عزوجل کا گناہ کرے گا یعنی اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کو لازم ہے کہ وہ اس نذر کو پورا نہ کرے یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے۔

۳۸۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

۳۸۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۸۴۹: اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

باب: منت پوری کرنا

۳۸۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهٗ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوْ جَمْرَةَ۔

۳۸۴۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو کہ میرے دور میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانہ سے قریب ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اس زمانہ سے قریب ہوں گے یعنی تیسرے زمانہ کے لوگ پھر راوی نقل فرماتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے یا تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو کہ خیانت کرتے ہیں اور امانت داری سے کام نہیں لیتے اور جو کہ گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو بلائے نہیں جاتے اور جو کہ منت مانتے ہیں لیکن منت کو پورا نہیں کرتے۔

۱۸۵۰: اَلنَّذْرُ فِيْمَا لَا يُرَادُ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ

باب: اس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الٰہی کا قصد نہ کیا جائے

۳۸۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ

۳۸۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گذرنا ہوا وہ شخص (کہ جس کے پاس سے

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلاً فِي قَرَنٍ فَتَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ اِنَّهُ نَذْرٌ۔

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رسّی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپؐ نے اسکو (رسّی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۴۵: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ وَاِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ اِنْسَانٌ آخَرَ بِسَيْرٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ۔

۳۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی نکیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کرر ہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

۱۸۵۱: اَلنَّذْرُ فِي مَالاَ يَمْلِكُ

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۳۸۴۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آلہ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

۱۸۵۲: مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ تعالٰی

۳۸۴۸: اَخْبَرَنِیْ یُوْسُفُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَہٗ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِیْ اَنْ تَمْشِیَ اِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اَسْتَفْتِیَ لَھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاسْتَفْتَیْتُ لَھَا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْکَبْ۔

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے

۳۸۴۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھ کو حکم کیا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ میں نے اس (اپنی بہن) کے لئے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ (جہاں تک ہو سکے وہ) پیدل چلے اور باقی سوار ہو کر چلے۔

۱۸۵۳: اِذَا حَلَفَتِ الْمَرْاَۃُ لِتَمْشِیَ حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ

۳۸۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زَحْرٍ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ عُبَیْدَ اللّٰہِ بْنَ زَحْرٍ اَخْبَرَہٗ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَہٗ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِیَ حَافِیَۃً غَیْرَ مُخْتَمِرَۃٍ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ مُرْھَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْکَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ۔

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ' ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے

۳۸۴۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے لیے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) مسئلہ دریافت کیا کہ اُس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن سے کہہ دو کہ وہ اپنا دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے رکھے۔

۱۸۵۴: مَنْ نَذَرَ اَنْ یَّصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یَّصُوْمَ

۳۸۵۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْکَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ یُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِیْنِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَکِبَتِ امْرَاَۃٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَھْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُھَا

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۳۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مر گئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَمَرَهَا اَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا۔

مذکور ہے)

۱۸۵۵ : مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور اس کے ذمہ نذر رہو

۳۸۵۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حُجْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی اُن کی والدہ کی وفات ہوگئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

۳۸۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا' جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کردو۔

۳۸۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَهٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ ابْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

۳۸۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی' جسے وہ پورا نہ کرسکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے اُن کی نذر کو پورا کر دو۔

۱۸۵۶: اِذَا نَذَرَ ثُمَّ اَسْلَمَ قَبْلَ اَنْ يَّفِيْءَ

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟

۳۸۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَكِفَ۔

۳۸۵۴: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے نذر مانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۳۸۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَ۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَكِفَهُ۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ تَوْبَةُ كَعْبٍ۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تاکہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تاکہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

۱۸۵۷: اِذَا اَهْدٰى مَالَهٗ عَلٰى وَجْهِ النَّذْرِ

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

۳۸۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے نہ میں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔ مُخْتَصَرٌ۔

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور اس کو میں خدا اور رسول ﷺ کے لئے بھیجوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا ہے جو کہ خیبر میں ہے۔ (مختصراً)

۳۸۵۹: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

۳۸۵۹: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا' جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

۳۸۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهٖ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَاِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهٖ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

۳۸۶۰: حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و برتر نے مجھ کو سچ کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسولؐ کے واسطے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال رکھ لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیبر میں ہے۔

۱۸۵۸: هَلْ تَدْخُلُ الْاَرْضُوْنَ فِي الْمَالِ اِذَا

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

نَذَرَ

نہیں؟

۳۸۶۱: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ مَوْلٰى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ اِلاَّ الْاَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَاَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِى الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوُجِّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى وَادِى الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِى الْقُرٰى بَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهٗ سَهْمٌ فَاَصَابَهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلاَّ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِىْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ ضبیب سے تھا اس نے ایک حبشی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ وادی القریٰ پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیر آ کر لگا اور اس تیر نے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیر ایسی حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مدعم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اُتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی جنت کامل جانا خیر ہے۔ اُس پروردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ کملی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن لوٹ اور مالِ غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم سے قبل جو چیز اس نے لے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دوزخ کی آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ برسے گی جب لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو اس وقت ایک شخص چمڑے کی ایک یا دو دوالین (تسمے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چمڑے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں' وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھریلو اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی کہ گھر میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

۱۸۵۹: اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۶۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ كَثِيْرَ بْنَ فَرْقَدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہہ دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۳: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۸۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

۱۸۶۰: اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهٗ اسْتِثْنَاءٌ

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے کیسا ہے؟

۳۸۶۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَ تْ بِشِقِّ

۳۸۶۵: عبدالرحمن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستری کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی اہلیہ

رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعِيْنَ۔

حاملہ نہ ہو سکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ جملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ انکے تمام کے تمام صاحبزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی نو ہی ازواج مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کمی واقع ہوگئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

۱۸۶۱: كَفَّارَةُ النَّذْرِ

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

۳۸۶۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۳۸۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہ ہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۷: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ۔

۳۸۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

۳۸۶۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۳۸۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۸۶۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٠: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

٣٨٧٠: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧١: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

٣٨٧١: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں' کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

٣٨٧٢: أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

٣٨٧٢: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

٣٨٧٣: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

۳۸۷۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلِيٌّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا وَكَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ اَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيفٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف فیہ ہے۔

۳۸۷۷: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۷: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَقِيلَ اِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور منت کا کفارہ دیا۔

۳۸۸۰: اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَّجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عزوجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عزوجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۲: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ خَالَفَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ فِي لَفْظِهِ۔

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں نافرمانی ہو اللہ بزرگی عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف حضرت علی بن زید ؓ نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۴: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيْفٌ وَهٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ وَالصَّوَابُ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِّنْ وَّجْهٍ آخَرَ۔

۳۸۸۴: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی نذر اُس چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ علی بن زید ضعیف ہے۔

۳۸۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو۔

۱۸۶۴: مَا الْوَاجِبُ عَلٰى مَنْ اَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے

۳۸۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ۔

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبیؐ نے دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر آپؐ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی منت مانی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اسکی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۷:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْخٍ يُهَادٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۷:ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۸:اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ شَيْئًا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۸:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دولڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا:اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔آپ ﷺ نے فرمایا:اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف دہ عذاب اٹھانے کی قدر نہیں فرماتا۔پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۱۸۶۳:اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب:ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۸۹: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۸۹:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حانث نہ ہوگا۔

۳۸۹۰:اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهٖ۔

۳۸۹۰:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نو بیویوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی۔نے آدھا بچہ جنا۔رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے۔

٣٦

کتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیثِ مبارکہ

١٨٦٣: باب الشُّرُوْطِ فِيهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکورہ ہیں

٣٨٩١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا اسْتَاْجَرْتَ اَجِيْرًا فَاَعْلِمْهُ اَجْرَهُ۔

٣٨٩١: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا کردو۔

٣٨٩٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُعْلِمَهُ اَجْرَهُ۔

٣٨٩٢: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

٣٨٩٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِىْ سُلَيْمَانَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتّٰى تُعْلِمَهُ۔

٣٨٩٣: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ اس کے پاس کھانا کھا لیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

٣٨٩٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِىْ

٣٨٩٤: حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اُن دو آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اَسْتَكْرِیْ مِنْكَ اِلٰی مَكَّةَ بِكَذَا وَ كَذَا فَاِنْ سِرْتُ شَهْرًا اَوْ كَذَا وَ كَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذًّا وَ كَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاْسًا وَ كَرِهَا اَنْ يَقُوْلَ اَسْتَكْرِی مِنْكَ بِكَذَا وَ كَذَا فَاِنْ سِرْتُ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَ كَذَا۔

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔ غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی حماد اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلہ اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگایا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

۳۸۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ اُؤْ اجِرُهٗ سَنَةً بِطَعَامِهٖ وَسَنَةً اُخْرٰی بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ وَيُجْزِئُهٗ اشْتِرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهٗ اَيَّامًا اَوْ آجَرْتَهٗ وَ قَدْ مَضٰی بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ اِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِی لِمَا مَضٰی۔

۳۸۹۵: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلہ میں اُجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گذر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گذر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

۱۸۶۵: ذِكْرُ الْاَحَادِيْثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِی النَّهْیِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے سے متعلق مختلف احادیث

۳۸۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ رَافِعِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ اِلٰی قَوْمِهٖ اِلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِیْ حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا مَا هِیَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا نُكْرِيْهَا بِشَیْءٍ مِّنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِمَا

۳۸۹۶: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگو! تم پر آفت نازل ہونے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین والوں کے عوض کرایہ پر دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو انجیروں کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! پھر فرمایا: ہم اس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ مینڈھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ قَالَ لَا ازْرَعْهَا اَوِامْنَحْهَا اَخَاكَ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ۔

نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزابنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزابنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں مزابنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بٹائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہدیتاً دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حقل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تہائی یا چوتھائی لیں گے اور مزابنہ کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلّہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے عوض تم کو اس مقدار میں غلّہ وغیرہ دوں گا اگر چہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۹۷: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو حقل اور مزابنت سے منع فرمایا ہے۔ حقل پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور مزابنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو درخت سے اُتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے ہیں۔

۳۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَوْلِيَدَعْهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيْمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهَا بِكَذَا وَ كَذَا

۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اور تم کو منع کیا حقل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزابنت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے باغات ہوں مختلف قسم کے اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ۔

لے کہ اس قدر وسق خشک کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ اَتَى عَلَيْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌلَكُمْ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَمَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْلِيَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَجِيْءُ اِلَى النَّخْلِ الْكَثِيْرِ بِالْمَالِ الْعَظِيْمِ فَيَقُوْلُ خُذْهُ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرِ ذٰلِكَ الْعَامِ۔

۳۸۹۹: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر کہنے لگے کہ نبیؐ نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اس نفع سے اور تم لوگوں کو حقل سے منع کیا گیا اور حقل کہتے ہیں کہ کھیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل کرتے ہیں اور نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اِس قدر زمین ہو کہ اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دے دینے سے اور راوی نے نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزابنت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں کہ مزابنت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَيْدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ خَالَفَهٗ عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ مَالِكٍ۔

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ بہتر ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اگر اس سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تاکہ وہ اس میں کھیتی کرے۔

مزابنت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزابنت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزابنت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اکثر باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضا مند ہوتے ہیں تاکہ محنت و مشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ لینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ ہر وہ معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو ناجائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں وسق سے مراد ایک پیمانہ ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع' نو (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے' واللہ اعلم۔ (قاسمی)

۳۹۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْكَرِیْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِیَدِ طَاوٗسٍ حَتّٰی اَدْخَلْتُهٗ عَلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰی طَاوٗسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا وَ رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلًا۔

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ نَهَانَا اَنْ نَتَقَبَّلَ الْاَرْضَ بِبَعْضِ خَرْجِهَا تَابَعَهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ۔

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت کا ارشاد مبارک ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْضِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ اَنَّهٗ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْاَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ اَعْطَانِیْهَا بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا اَخَاهُ فَاَتٰی رَافِعُ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَكُمْ۔

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گذرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اُجرت پر دی ہے یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ انصار کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرت کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پر دینے سے منع

الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

فرمایا۔

۳۹۰۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا اَوْ يَذَرْهَا۔

۳۹۰۵: حضرت رافع بن خدیج ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی اسی طرح پڑا رہنے دے۔

۳۹۰۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَذَرْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى اَنَّ طَاوُسًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

۳۹۰۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا اور آپ ﷺ کا یہ عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

۳۹۰۷: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ اَنْ يُؤَاجِرَ اَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرَى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيْثَهُ فَقَالَ اِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا قَالَ لَاَنْ يَمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلَى عَطَاءٍ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۰۷: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس اس چیز کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلہ کی بٹائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاؤس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیج ؓ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاؤس نے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اُجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو کھیتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اُجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشادِرسول ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے اُجرت پر یعنی بٹائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو اُجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہوگئی تو یہ حکم بھی ختم ہوگیا یعنی اب زمین کرایہ اور اُجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاسمی)

٣٩٠٨: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ اَنْ يَّزْرَعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُزْرِعْهَا اِيَّاهُ۔

٣٩٠٨: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اُسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کر سکتا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی اُجرت نہ مانگنے لگ پڑے)۔

٣٩٠٩: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا تَابَعَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ۔

٣٩٠٩: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

٣٩١٠: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِاُنَاسٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُكْرُوْنَهَا بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا اَوْ يُمْسِكْهَا وَافَقَهُ مَطَرُ بْنُ طَهْمَانَ۔

٣٩١٠: حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ اُجرت پر نہ دے۔

٣٩١١: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ اَبُوْ عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ هُوَ الْفَاخُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيُزْرِعْهَا وَلَا

٣٩١١: حضرت مطر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

يُؤَاجِرُهَا۔

((يُؤَاجِرُهَا)) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهٗ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ وَافَقَهٗ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَايَا تَابَعَهٗ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرابنہ ۔محاقلہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع مزابنہ کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۴: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ وَفِیْ رِوَايَةِ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى كَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَطَاءً لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ کرنے سے اور مزابنہ کرنے سے اور مخابرہ اور ثنیاء کرنے سے۔

عرایا وثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب و مسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لائیں اور مخابرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کٹنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ ثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے کہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلّہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلّہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلّہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ سَاَلَ عَطَاءٌ سُلَیْمَانَ بْنَ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَزْرَعْهَا اَخَاهُ وَلَا یُكْرِیْهَا اَخَاهُ وَ قَدْ رَوَی النَّهْیَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ یَزِیْدُ بْنُ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیلئے دیدے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبداللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محاقلہ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ نُعَیْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ وَهِیَ الْمُزَابَنَةُ خَالَفَهٗ هِشَامٌ وَ رَوَاهُ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۱۶: حضرت یزید بن نعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محاقلہ سے اور اسی کو مزابنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۷: اَخْبَرَنَا الثِّقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَقَالَ الْمُخَاضَرَةُ بَیْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَزْهُوَ وَالْمُخَابَرَةُ بَیْعُ الْكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ خَالَفَهٗ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ' بیع مخاضرہ سے منع فرمایا اور مخاضرہ پھلوں یا غلّہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور مخابرہ کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ۔

۳۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیْمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ

۳۹۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمُ الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

حقل اور مزابنت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث: ۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور حقل کے معنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلّہ کے عوض اور مزابنہ کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن لفظ حقل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزابنہ پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

۳۹۲۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۹۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَحَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَرَّةً اُخْرٰى۔

۳۹۲۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۳۹۲۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ وَاخْتُلِفَ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْهِ۔

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اُجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

۳۹۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهٗ عُمَيْرُ

۳۹۲۳: حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابوجعفر خطمی کہ جس کا نام عمیر بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَرْسَلَنِىْ عَمِّىْ وَغُلَامًا لَهُ اِلَى سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَسْأَلُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا حَتّٰى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِىْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ فَقَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ اَلَيْسَ اَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَزْرَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا اِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن میتب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن میتب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے اُن کو ادا کر دیا۔

۳۹۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ اَوْرَجُلٌ اِسْتَكْرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ فَاَرْسَلَ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ وَجَعَلَ الْاٰخِرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيْدٍ۔

۳۹۲۴: حضرت طارق نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے محاقلہ مزابنہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر: ١ وہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک' نمبر: ٢ وہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کا کہا جائے' نمبر: ٣ وہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی ''فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو علیحدہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام کے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن میتبؒ کا ارشادِ گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقٍ۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن میتب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن میتب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا يُصْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثٍ اَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مِنْحَةٍ اَوْ اَرْضٍ بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ عَنْ سَعِيْدٍ فَاَرْسَلَهُ۔

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے' چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے بیع محاقلہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ نے سعید بن مسیب سے' سعید بن مسیبؒ نے فرمایا۔ سعد بن ابی وقاصؓ سے۔

۳۹۲۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ اسے سعید بن مسیب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاءُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَصَمُوْا فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُكْرُوْا بِذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

۳۹۲۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اناج اور غلّہ کے عوض جو کہ نالیوں کے کنارے پر نکلتا پھر وہ حضرات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا کیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (یا نقد سونے' چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

مِنْ عُمُوْمَتِهٖ۔

تھے۔

۳۹۲۹: اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَیُّوْبُ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِیْ فَقَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِیَةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ وَنُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ یَزْرَعَهَا اَوْ یُزْرِعَهَا وَکَرِهَ کِرَاءَ هَا وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ اَیُّوْبُ لَمْ یَسْمَعْهُ مِنْ یَعْلٰی۔

۳۹۲۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اُجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا حقل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی چوتھائی بٹائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقرر کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بٹائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۰: اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ یَعْلَی بْنُ حَکِیْمٍ اِنِّیْ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ نُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی رَوَاهُ سَعِیْدٌ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ۔

۳۹۳۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محاقلہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقرر کھانے کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔

۳۹۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهٖ اَتَاهُ فَقَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِیَةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا

۳۹۳۱: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلّہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

يُكَارِيهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى رَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ فَاخْتَلَفَ عَلَى رَبِيعَةَ فِي رِوَايَتِهِ۔

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی' چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلّہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِّنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِيْ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ نالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالدِّيْنَارِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُؤَاجِرُوْنَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُوْمٌ مَّضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَافَقَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اِسْنَادِهٖ وَخَالَفَهُ فِيْ لَفْظِهٖ۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اُجرت پر دینا' دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی وہ دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْتُ

۳۹۳۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے' چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ لَا اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيْعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جواشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهٖ ذٰلِكَ فَرْضُ الْاَرْضِ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ رَفَعَهٗ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ۔

۳۹۳۵: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف) میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

۳۹۳۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ اَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَّلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِىْ اَرْضَهٗ بِمَا عَلَى الرَّبِيْعِ وَالْاَقْبَالِ وَاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ وَسَاقَهٗ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ۔

۳۹۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اُجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی بوئی جایا کرتی تھی نہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان ونقل فرمائی۔

۳۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ۔

۳۹۳۷: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۹۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِىْ اَرْضَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ

۳۹۳۸: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو زمین کو اُجرت پر

الْاَرْضِ فَلَقِیَہٗ عَبْدُاللّٰہِ فَقَالَ یَا ابْنَ خَدِیْجٍ مَا ذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ کِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِاللّٰہِ سَمِعْتُ عَمَّیَّ وَکَانَا قَدْ شَھِدَا بَدْرًا یُحَدِّثَانِ اَھْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ فَلَقَدْ کُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُکْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُاللّٰہِ اَنْ یَکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَمْ یَکُنْ یَعْلَمُہٗ فَتَرَکَ کِرَاءَ الْاَرْضِ اَرْسَلَہٗ شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَۃَ۔

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر والوں کے سامنے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ دورِ نبوی میں زمین کرایہ اور اُجرت پر دی جایا کرتی تھی پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ڈرے اس بات سے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ عَمَّیْہِ وَکَانَا یَزْعُمُ شَھِدَا بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ رَوَاہُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعَیْبٍ وَلَمْ یَذْکُرْ عَمَّیْہِ۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۳۹۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ الزُّھْرِیُّ کَانَ ابْنُ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ لَیْسَ بِاسْتِکْرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّھَبِ وَالْوَرِقِ بَاْسٌ وَکَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَافَقَہٗ عَلٰی اِرْسَالِہٖ عَبْدُالْکَرِیْمِ بْنُ الْحَارِثِ۔

۳۹۴۰: حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے بدری تھے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۱: قَالَ الْحٰرِثُ ابْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ خُزَیْمَۃَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ طَرِیْفٍ عَنْ عَبْدِالْکَرِیْمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذٰلِکَ کَیْفَ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ قَالَ بِشَیْءٍ

۳۹۴۱: حضرت عبدالکریم بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہاب فرماتے تھے کہ کسی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس طریقہ سے لوگ زمین کی اُجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مقررہ غلّہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

مِنَ الطَّعَامِ مُسَمًّى وَيُشْتَرَطُ اَنَّ لَنَا مَا تُنْبِتُ مَاذِيَانَاتُ الْاَرْضِ وَاَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

نہروں پر ہو یا اس میں نالیاں جو آتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

۳۹۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمُوْمَتَهٗ جَاؤُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْنَا اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لَهٗ مَا عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ الَّذِيْ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ۔

۳۹۴۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے چچاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبیؐ نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو' یعنی کھیتی والے' دورِ نبویؐ میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہوگا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے عوض کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کہ کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۴۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ فَبَلَغَهٗ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ شَيْءٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشٰى اِلٰى رَافِعٍ وَاَنَا مَعَهٗ فَحَدَّثَهٗ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدُ۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے' میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث لیف بیان کی کہ نبیؐ نے زمین کا کرایہ اور اس کی اُجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ حَتّٰى حَدَّثَهٗ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۹۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے' یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمُوْمَتَهٗ۔

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ مَزَارِعَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ فِيْ آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُخْبِرُ فِيْهَا بِنَهْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا وَافَقَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ۔

۳۹۴۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے یہاں پر تشریف لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زمین کو اُجرت پر دینے سے پھر اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۶: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَهَا۔

۳۹۴۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ فِيْ كِرَاءِ الْاَرْضِ حَدِيْثًا فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِيْ اَخْبَرَهٗ حَتّٰى اَتٰى رَافِعًا فَاَخْبَرَهٗ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَ الْاَرْضِ۔

۳۹۴۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ کو اطلاع دی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے رافع بن خدیجؓ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع سنائی کہ نبیؐ نے منع فرمایا تھا زمین کو اُجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۹: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عِيَاثٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِيْ اَرْضَهٗ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَبَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ قَبْلَ اَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ حَتّٰى دُفِعْنَا اِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْاَرْضَ بِشَيْءٍ۔

۳۹۴۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلّہ کے عوض اُجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلّہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبیؐ سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا:تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اُجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۵۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

۳۹۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

۳۹۵۱: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ مخابرۃ کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

مخابرہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصہ پر اُجرت پر دیا جائے اور مخابرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی ہل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

٣٩٥٢: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْخِبْرِ فَيَقُوْلُ مَا كُنَّا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا حَتّٰى اَخْبَرَنَا عَامَ الْاَوَّلِ ابْنُ خَدِيْجٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخَبْرِ وَا فَقَهُمَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

٣٩٥٢: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص مخابرہ سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو مخابرہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ مخابرہ کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اُجرت اور بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

٣٩٥٣: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخِبْرِ بَاْسًا حَتّٰى كَانَ عَامَ الْاَوَّلِ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ۔

٣٩٥٣: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

٣٩٥٤: خَالَفَهٗ عَارِمٌ فَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ تَابَعَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ۔

٣٩٥٤: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٩٥٥: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ جَمَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ۔

٣٩٥٥: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

٣٩٥٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمِسْوَرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

٣٩٥٦: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس

عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى صَلَاحُهٗ وَنَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ اَبُو النَّجَاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تہائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۵۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعٍ اَتُؤَاجِرُوْنَ مَحَاقِلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْاَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَعِيْرُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۷: حضرت ابونجاشی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اُجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے وسق (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کرو اگر تم ایسا نہ کرو تو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے ہی (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ اَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْاَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرِّوَايَةَ لِاَخِيْ رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک روز ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبیؐ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبیؐ نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبیؐ نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمانِ مبارک برحق ہے بہرحال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظہیر بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند وسق کھجوروں اور جَو پر بھی اُجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑو۔

۳۹۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

حَدَّثَنِیْ بُکَیْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَّ اَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهٖ قَدْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْیَوْمَ عَنْ شَیْءٍ کَانَ لَکُمْ رَافِقًا وَاَمْرُهٗ طَاعَةٌ وَخَیْرٌ نَهٰی عَنِ الْحَقْلِ۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام فائدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ حقل ہے۔

۳۹۶۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اللَّیْثِ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَیْدَ ابْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ الْاَنْصَارِیَّ یَذْکُرُ اَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِیَ اَرْضٌ تُزْرَعُ عَلٰی بَعْضِ مَا فِیْهَا رَوَاهُ عِیْسَی بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۶۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محاقلہ سے ممانعت ہوئی اور محاقلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پر دیں اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِیْسَی بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ اِنِّیْ لَیَتِیْمٌ فِیْ حَجْرِ جَدِّیْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَ حَجَجْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ اَخِیْ عِمْرَانُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَقَالَ یَا اَبَتَاهُ اِنَّهٗ قَدْ اَکْرَیْنَا اَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ فَقَالَ یَا بُنَیَّ دَعْ ذَاکَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَیَجْعَلُ لَکُمْ رِزْقًا غَیْرَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ۔

۳۹۶۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اُجرت پر دی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عزوجل تم کو دوسرے راستہ سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۶۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ اَبِی الْوَلِیْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ یَغْفِرُاللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ اَنَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْحَدِیْثِ مِنْهُ اِنَّمَا کَانَا رَجُلَیْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ کَانَ هٰذَا شَاْنُکُمْ فَلَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهٗ لَا تُکْرُوا الْمَزَارِعَ۔

۳۹۶۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اُجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ثانی کو درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جوتنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

۱۸۶۶: قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلٰى اَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلٰى صَاحِبِ الْاَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبُعُ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا

باب: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے' جوتنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

گزشتہ حدیث سے متعلق باقی مفصل عبارت جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدہ باب باندھ کر تحریر فرمائی

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اِنَّكَ دَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ الَّتِيْ بِمَوْضِعِ كَذَا فِيْ مَدِيْنَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْاَرْضُ الَّتِيْ تُعْرَفُ بِكَذَا وَ تَجْمَعُهَا حُدُوْدٌ اَرْبَعَةٌ يُحِيْطُ بِهَا كُلِّهَا وَاحِدُ تِلْكَ الْحُدُوْدِ بِاَسْرِهِ لَزِيْقُ كَذَا وَالثَّانِيْ وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِحُدُوْدِهَا الْمُحِيْطَةِ بِهَا وَجَمِيْعِ حُقُوْقِهَا وَ شِرْبِهَا وَاَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيْهَا اَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيْهَا مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُهَا انْسِلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ اَزْرَعَ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْاَرْضِ الْمَحْدُوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الْمَوْصُوْفِ مَوْضِعُهَا فِيْهِ هٰذِهِ السَّنَةَ الْمُؤَقَّتَةَ فِيْهَا مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا كُلَّ مَا اَرَدْتُ وَبَدَا لِيْ اَنْ اَزْرَعَ فِيْهَا مِنْ حِنْطَةٍ وَشَعِيْرٍ وَسَمَاسِمٍ وَ اُرْزٍ وَاَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلًّا وَ حِمَّصٍ وَ لُوْبِيَا وَ عَدَسٍ وَمَقَاثِيْ وَمَبَاطِيْخَ وَجَزَرٍ وَشَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت میں اور اس حالت میں جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ' مجنوں اور مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو دی' اس زمین کا نام و نشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا حدود اربعہ اس طرح ہے) اس کی ایک حد فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور نہریں اور نالیاں مجھ کو دے دی اور وہ زمین ایک صاف و شفاف میدان ہے نہ تو اس میں درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

وَفِجلٍ وَبَصَلٍ وَثُوْمٍ وَ بُقُوْلٍ وَ رَيَاحِيْنَ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ جَمِيْعِ الْغَلاَّتِ شِتَاءً وَصَيْفًا بِبُزُوْرِكَ وَبَذْرِكَ وَجَمِيْعُهُ عَلَيْكَ دُوْنِيْ عَلٰى اَنْ اَتَوَلّٰى ذٰلِكَ بِيَدِيْ وَبِمَنْ اَرَدْتُ مِنْ اَعْوَانِيْ وَاُجَرَائِيْ وَبَقَرِيْ وَ اَدَوَاتِيْ وَاِلٰى زِرَاعَةِ ذٰلِكَ وَعِمَارَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ نَمَاؤُهُ وَمَصْلَحَتُهُ وَكِرَابُ اَرْضِهٖ وَتَنْقِيَةُ حَشِيْشِهَا وَ سَقْيِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى سَقْيِهٖ مِمَّا زُرِعَ وَ تَسْمِيْدِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى تَسْمِيْدِهٖ وَ حَفْرِ سَوَاقِيْهِ وَاَنْهَارِهٖ وَاجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنٰى مِنْهُ وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهٖ وَدِيَاسَةِ مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْرِيَتِهٖ بِنَفَقَتِكَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ دُوْنِيْ وَاَعْمَلَ فِيْهِ بِيَدِيْ وَاَعْوَانِيْ دُوْنَكَ عَلٰى اَنَّ لَكَ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا فَلَكَ ثَلاَثَةُ اَرْبَاعِهٖ بِحَظِّ اَرْضِكَ وَشِرْبِكَ وَبَذْرِكَ وَ نَفَقَاتِكَ وَلِيَ الرُّبُعُ الْبَاقِيْ مِنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِزِرَاعَتِيْ وَعَمَلِيْ وَقِيَامِيْ عَلٰى ذٰلِكَ بِيَدِيْ وَاَعْوَانِيْ وَدَفَعْتَ اِلَيَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ حُقُوْقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبَضْتُ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنْكَ يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيْعُ ذٰلِكَ فِيْ يَدِيْ لَكَ لاَ مِلْكَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مِنْهُ وَلاَدَعْوٰى وَلاَ طَلِبَةَ اِلاَّ هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ الْمَوْصُوْفَةَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ فَاِذَا انْقَضَتْ فَذٰلِكَ كُلُّهُ مَرْدُوْدٌ اِلَيْكَ وَاِلٰى يَدِكَ وَلَكَ اَنْ تُخْرِجَنِيْ بَعْدَانْقِضَائِهَا مِنْهَا وَ تُخْرِجَهَا مِنْ يَدِيْ وَيَدِ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهُ

گیہوں جَو دھان کپاس کھجوریں سبزیاں چنا لوبیا یا مسور کھیرے ککڑی خربوزہ گاجر یا شلغم مولی یا پیاز لہسن یا ساگ بیل پھل وغیرہ جو غلّہ ہو جائے یا گرمی میں مگر تمہارے بیج سے ترکاری کا ہو یا غلّہ کا تمام بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے کے لئے جو بیل اور ہل ہوگا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ ڈالوں گا اور اس کو اُڑا کر صاف کر دوں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ خرچہ ہوگا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس کہ اوپر تذکرہ ہوا شروع سے لے کر آخر تک دلا دے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حدود اس کتاب میں موجود نہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق میرے قبضہ میں آ گئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر سال تک کہ جس کا اوپر تذکرہ ہوا اور پھر اس زمانہ کے گذرنے کے بعد

فِيْهَا يَدٌ بِسَبَبِيْ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ نُسْخَتَيْنِ۔

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گذرنے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے عمل دخل رکھتا ہے اقرار کیا اس مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان انگوٹھا یا مُہر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی دو نقول تحریر ہوں گی۔ ایک نقل زمین کے مالک کے پاس رہے گی اور دوسری نقل زمین لینے والے کے پاس رہے گی۔

۱۸۶۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْاَلْفَاظِ الْمَأْثُوْرَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں

۳۹۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ الْاَرْضُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلُحَ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلُحَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْاَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَدْفَعَ اَرْضَهُ اِلَى الْاَكَّارِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ فِيْهَا بِنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَبَقَرِهٖ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُوْنَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ۔

۳۹۶۳: حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین ؒ فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے مضاربت کا مال تو جو بات مضاربت کے مال میں درست ہے تو وہ زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضاربت کے سلسلہ میں جو بات درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور اس کے اہل و عیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت کرو اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو آدھا ہمارا ہے۔

۳۹۶۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے رسول (ﷺ) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

نَخْلَ خَيْبَرَ اَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

۳۹۶۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ وَ طَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هُوَ۔

۳۹۶۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیداوار جو منڈیر (پانی کی نالیوں) پر ہو اور کچھ گھاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

۳۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَمَّايَ يَزْرَعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِيْ شَرِيْكُهُمَا وَعَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُغَيِّرَانِ۔

۳۹۶۷: حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تہائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ يُؤَاجِرَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

۳۹۶۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیتے ہیں۔

۳۹۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

۳۹۶۹: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بنجر زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے کو بُرا نہیں خیال فرماتے تھے۔

۳۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ اَعْلَمْ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِيْ فِي الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَاءَيْنِ كَانَ رُبَّمَا قَالَ لِلْمُضَارِبِ بَيِّنَتَكَ عَلٰى مُصِيْبَةٍ تُعْذَرُ بِهَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَيِّنَتَكَ اَنَّ اَمِيْنَكَ خَائِنٌ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهُ بِاللّٰهِ مَا خَانَكَ۔

۳۹۷۰: حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضاربت کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عزوجل کی کوئی کسی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۱۸۶۸:باب عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو سونے' چاندی کے عوض اُجرت پر دینے میں کوئی برائی نہیں

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ إِذَا دَفَعَ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضْحًا جِيَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ قِرَاضًا عَلَى تَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا كُلَّ مَا أَرَى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أُصَرِّفَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيمَا أَرَى أَنْ أُصَرِّفَهَا فِيهِ مِنْ صُنُوفِ التِّجَارَاتِ وَأَخْرُجَ بِمَا شِئْتُ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُ وَأَبِيعَ مَا أَرَى أَنْ أَبِيعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيهِ بِنَقْدٍ رَأَيْتُ أَمْ بِنَسِيئَةٍ وَبِعَيْنٍ رَأَيْتُ أَمْ بِعَرْضٍ عَلَى أَنْ أَعْمَلَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ بِرَأْيِي وَأُوَكِّلَ فِي ذَلِكَ مَنْ رَأَيْتُ وَكُلُّ مَا رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ الَّذِي دَفَعْتَهُ الْمَذْكُورِ إِلَيَّ الْمُسَمَّى مَبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ مِنْهُ النِّصْفُ بِحَظِّ رَأْسِ مَالِكَ وَلِيَ فِيهِ النِّصْفُ تَامًّا بِعَمَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ وَضِيعَةٍ فَعَلَى رَأْسِ الْمَالِ فَقَبَضْتُ مِنْكَ هَذِهِ الْعَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ الْوُضَّحَ الْجِيَادَ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا فِي سَنَةِ

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرا لے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے دراہم یا دیناروں سے بدل لوں گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اور میں جس تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں مَیں اپنی رائے کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

هٰذَا وَصَارَتْ لَكَ فِي يَدِيْ قِرَاضًا عَلَى الشُّرُوْطِ الْمُشْتَرَطَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُطْلِقَ لَهُ اَنْ يَشْتَرِيَ وَ يَبِيْعَ بِالنَّسِيْئَةِ كَتَبَ وَقَدْ نَهَيْتَنِي اَنْ اَشْتَرِيَ وَاَبِيْعَ بِالنَّسِيْئَةِ۔

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خریدنے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

۱۸۶۹: شِرْكَةُ عِنَانٍ بَيْنَ ثَلَاثَةٍ

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي صِحَّةٍ عُقُوْلِهِمْ وَجَوَازِ اَمْرِهِمْ اشْتَرَكُوْا شَرِكَةَ عِنَانٍ لَا شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وُضْحًا جِيَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِيْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فِي اَيْدِيْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا عَلَى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَ يَشْتَرُوْنَ جَمِيْعًا بِذٰلِكَ وَبِمَا رَاَوْا مِنْهُ اشْتِرَاءَهُ بِالنَّقْدِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِيْئَةِ عَلَيْهِ مَا رَاَوْا اَنْ يَشْتَرُوْا مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَاَنْ يَشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى حِدَتِهِ دُوْنَ صَاحِبِهِ بِذٰلِكَ وَبِمَا رَاٰى مِنْهُ مَا رَاٰى اشْتِرَاءَهُ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَ بِمَا رَاٰى اشْتِرَاءَهُ عَلَيْهِ بِالنَّسِيْئَةِ يَعْمَلُوْنَ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا وَ يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهِ دُوْنَ صَاحِبِهِ بِمَا رَاٰى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي ذٰلِكَ كُلِّهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبَيْهِ فِيْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَفِيْمَا انْفَرَدُوْا بِهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْآخَرَيْنِ فَمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِي ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ وَّمِنْ كَثِيْرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال' صحت اور ہوش و حواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک ہوئے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور ٹھیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو دِل چاہے نقد خرید لیں اور جس کی دِل چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو دِل چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہوا ہو یا تمام حضرات کا

مِّنْ صَاحِبِهٖ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَ رِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَا لِهِمُ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنَهُمُ الثَّلَاثًا وَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ وَضِيْعَةٍ وَتَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ اَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ مَا لِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُّتَسَاوِيَاتٍ بِالْفَاظٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَثِيْقَةٌ لَهٗ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

معاملہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی تہائی راس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تا کہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ا شرکت مفاوضہ' اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفاوضة ان نعمت ومالة و كفالة و تساويا مالا تصتح به الشركة و كذاربجا و تصرفا و دينا درمختار ص۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا فانه اعظم للبركة عيني)) شرح ہدایہ ص:۹۵۰' ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت' شرکت عنان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابری نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اشرفی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصتح مع التفاضل فى المال دون ابكه و عكه و ببعض المال دون بعض وبخلاف الجنس كدنا نير من احدهما و دراهم من الآخر و بخلاف الوصف ابيض...... ردالمختار ص:۴۹۱' ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنائع ہے اس کو شرکۃ تقبل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرنا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت وحرفت اپنے روپیہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمثى شركة صناع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خياطان وصباغ (درمختار ص ۴۷۹ ج ۳ کتاب الشرکت) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل ومحنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت کے ادارہ' کمپنی اور فرم میں خرید وفروخت اور نفع ونقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہو؛ لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثر ورسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجوه ان عقداهما ان يشتريا بوجوههما اى بسبب وجاهتهما و يبعافماحصل بالبيع و يدفعان منه ثمن ما اشتر بالسنة.

(درمختار ص:۴۸۲' ج ۳ مطبوعہ مصر)

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ عَلَى مَذْهَبِ مَنْ يُجِيزُهَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَوْفُوْا بِالْعُقُودِ

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشادِ خداوندی ہے: ''اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو پورا کرو

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ فِيْ رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ وَّنَقْدٍ وَّاحِدٍ وَّ خَلَطُوْهُ وَصَارَ فِيْ أَيْدِيْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ بَعْضٍ وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَحَقُّهُ سَوَاءٌ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوْا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ وَفِيْ كُلِّ قَلِيْلٍ وَّكَثِيْرٍ سَوَاءٌ مِّنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا أَوْ نَسِيْئَةً بَيْعًا وَّ شِرَاءً فِيْ جَمِيْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَ فِيْ كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَأَوْا وَ يَعْمَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى انْفِرَادِهِ بِكُلِّ مَا رَاٰى وَ كُلِّ مَا بَدَالَهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِيْ ذٰلِكَ عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَالَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمِّيْنَ مَعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ وَ عَلَى أَنَّ جَمِيْعَ مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ فِي هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ وَ مَا رَزَقَ اللّٰهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْهَا عَلَى حِدَتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَّ رِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ نَقِيْصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَ قَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمِّيْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيْلَهُ فِي

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس راس المال میں کہ جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا سکہ کا اور اس کو ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آ گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں جاتا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید و فروخت جو لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس کتاب میں ہے اور جو اللہ عزوجل تمام کے تمام شرکاء یا کسی ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بچ جائے وہ تمام شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی تمام پر ہوگا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبض الوصول کرنے کے لئے جو کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَ الْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَ قَبْضِهِ وَفِي خُصُوْمَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُوْمَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِي شَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دُيُوْنِهِ وَاِنْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

اقرار کیا۔

۱۸۷۱: بَابُ شَرِكَةِ الْاَبْدَانِ

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع) سے متعلق

۳۹۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَّ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِيْءْ اَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی مشرکین اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپس میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ اِذَا كَانَا مُتَفَاوِضَيْنِ يَقْضِيْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ۔

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو غلام شریک ہوں وہ شرکت مفاوضہ کے طور سے شریک ہوں پھر ان میں سے ایک شخص بدل کتابت کرے تو یہ جائز ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

۱۸۷۲ : تَفَرُّقُ الشُّرَكَاءِ عَنْ شَرِيْكِهِمْ

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول ﷺ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ وَاَقَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ مَا فِيْهِ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ اَنَّهُ جَرَتْ بَيْنَنَا مُعَامَلَاتٌ وَّ مُتَاجِرَاتٌ وَ اَشْرِيَةٌ وَبُيُوْعٌ وَ خُلْطَةٌ وَشَرِكَةٌ فِي اَمْوَالٍ وَفِي اَنْوَاعٍ مِّنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوْضٌ وَ مُضَارَبَاتٌ وَ وَدَائِعُ وَاَمَانَاتٌ وَ سَفَاتِجُ وَ

یہ تحریر جو کہ فلاں' فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تندرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات تیز ہنڈیوں' مضاربت' عاریتوں' قرضوں اور اجاروں اور

مُضَارَبَاتٌ وَ عَوارِیُ وَ دُیُوْنٌ وَمُوَاجَرَاتٌ وَ مُزَارَعَاتٌ وَ مُوَاكَرَاتٌ وَ اِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَى التَّرَاضِیْ مِنَّا جَمِیْعًا بِمَا فَعَلْنَا جَمِیْعَ مَا كَانَ بَیْنَنَا مِنْ كُلِّ شَرِكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُخَالَطَةٍ كَانَتْ جَرَتْ بَیْنَنَا فِیْ نَوْعٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْمُعَامِلَاتِ وَ فَسَخْنَا ذٰلِكَ كُلَّهُ فِیْ جَمِیْعِ مَا جَرٰى بَیْنَنَا فِیْ جَمِیْعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَبَیَّنَّا ذٰلِكَ كُلَّهُ نَوْعًا نَوْعًا وَعَلِمْنَا مَبْلَغَهُ وَمُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلٰى حَقِّهٖ وَصِدْقِهٖ فَاسْتَوْفٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا جَمِیْعَ حَقِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ وَ صَارَ فِیْ یَدِهٖ فَلَمْ یَبْقَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّیْنَ مَعَهُ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَا قِبَلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهٖ وَلَا بِاسْمِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰى وَلَا طَلِبَةٌ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّا قَدِ اسْتَوْفٰى جَمِیْعَ حَقِّهٖ وَ جَمِیْعَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ جَمِیْعِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَصَارَ فِیْ یَدِهٖ مُوَفَّرًا اَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

مزارعتوں اور کرایوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا۔ ہر ایک شرکت اور ملاپ کو ہر ایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو سچ اور صحیح تھا اس کو دریافت کر لیا اور ہر ایک شریک نے اپنا مکمل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کر لیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کر لیا اس کا فلاں فلاں نے اقرار کیا۔

۱۸۷۳: تَفَرُّقُ الزَّوْجَیْنِ عَنْ مُزَاوَجَتِهِمَا

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَلَا یَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا آتَیْتُمُوْهُنَّ شَیْئًا اِلَّا اَنْ یَّخَافَا اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَتْهُ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِیْ صِحَّةٍ مِنْهَا وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِنِّیْ كُنْتُ زَوْجَةً لَكَ وَكُنْتَ دَخَلْتَ بِیْ فَاَفْضَیْتَ اِلَیَّ ثُمَّ اِنِّیْ كَرِهْتُ صُحْبَتَكَ وَاَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ عَنْ غَیْرِ اِضْرَارٍ مِنْكَ بِیْ وَلَا مَنْعِیْ لِحَقٍّ وَاجِبٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑا لے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بُری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

لِيْ عَلَيْكَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا اَنْ لَا نُقِيْمَ حُدُوْدَ اللّٰهِ اَنْ تَخْلَعَنِيْ فَتُبِيْنَنِيْ مِنْكَ بِتَطْلِيْقَةٍ بِجَمِيْعِ مَا لِيْ عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا دِيْنَارًا جِيَادًا مَثَاقِيْلَ وَبِكَذَا وَ كَذَا دِيْنَارًا جِيَادًا مَثَاقِيْلَ اَعْطَيْتُكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ سِوٰى مَا فِيْ صَدَاقِيْ فَفَعَلْتَ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَّقْتَنِيْ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً بِجَمِيْعِ مَا كَانَ بَقِيَ لِيْ عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقِي الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَبِالدَّنَانِيْرِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ سِوٰى ذٰلِكَ فَقَبِلْتُ ذٰلِكَ مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُخَاطَبَتِكَ اِيَّايَ بِهٖ وَمُحَاوَبَةً عَلٰى قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا ذٰلِكَ وَ دَفَعْتُ اِلَيْكَ جَمِيْعَ هٰذِهِ الدَّنَانِيْرِ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِيْ خَالَعْتَنِيْ عَلَيْهَا وَافِيَةً سِوٰى مَا فِيْ صَدَاقِيْ فَصِرْتُ بَائِنَةً مِنْكَ مَالِكَةً لِاَمْرِيْ بِهٰذَا الْخُلْعِ الْمَوْصُوْفِ اَمْرُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مُطَالَبَةَ وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيْعَ مَا يَجِبُ لِمِثْلِيْ مَا دُمْتُ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْكَ وَجَمِيْعَ مَا اَحْتَاجُ اِلَيْهِ بِتَمَامِ مَا يَجِبُ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ حَالِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ حَالِكَ فَلَمْ يَبْقَ لِوَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰى وَلَا طَلِبَةٌ فَكُلُّ مَا ادَّعٰى وَاحِدٌ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ مِنْ حَقٍّ وَّمِنْ دَعْوٰى وَمِنْ طَلِبَةٍ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ فَهُوَ فِيْ جَمِيْعِ دَعْوَاهُ مُبْطِلٌ وَصَاحِبُهٗ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ بَرِيْءٌ وَقَدْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا كُلَّ مَا اَقَرَّ لَهٗ بِهٖ صَاحِبُهٗ وَ كُلَّ مَا اَبْرَاَهُ مِنْهُ مِمَّا وُصِفَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُخَاطَبَتِهٖ اِيَّاهُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو روکا اور میں نے تم کو درخواست کی کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے اتنے دینار ہیں بالکل کھرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر مثقال کے اور جو میں نے تم کو ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست منظور کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا مہر تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینار دے دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے علیحدہ ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہو گئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالبہ ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنا لو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آمنے سامنے سوال و جواب کے وقت اس

قَبْلَ تُصَادُرِنَا عَنْ مَّنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَّجْلِسِنَا الَّذِيْ جَرٰى بَيْنَنَا فِيْهِ اَقَرَّتْ فُلَانَةُ وَفُلَانٌ۔

سے پہلے کی ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم دونوں کے درمیان میں۔

۱۸۷۴: اَلْكِتَابَةُ

باب: غلام یا باندی کو مکاتب کرنا

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا۔ هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوْبِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّيْ كَاتَبْتُكَ عَلٰى ثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضَحٍ جِيَادٍ وَزْنِ سَبْعَةٍ مُّنَجَّمَةٍ عَلَيْكَ سِتُّ سِنِيْنَ مُتَوَالِيَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ تَدْفَعَ اِلَيَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فِيْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْاَحْرَارِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ شَيْئًا مِّنْهُ عَنْ مَّحِلِّهِ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيْقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُكَاتَبَتَكَ عَلَيْهِ عَلَى الشُّرُوْطِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَّنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَّجْلِسِنَا الَّذِيْ جَرٰى بَيْنَنَا ذٰلِكَ فِيْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ یعنی جو غلام یا باندیاں مکاتب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتب بنالو اگر تم کو علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتب بنائے تو یہ اقرارنامہ تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نوبہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتب بنایا تین ہزار درہم کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کھرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادا کیے جائیں قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل' پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم یا خلل کا اظہار کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدۂ کتابت باطل اور کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

۱۸۷۶: تَدْبِيْرٌ

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقَلِّيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر لکھی جو کہ صیقل گر (تلوار تیز

يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءِ ثَوَابِهِ فَأَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِي إِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي أَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيعِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ أَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُوْدِ الْمُسَمِّينَ فِيهِ فَأَقَرَّ عِنْدَهُمْ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَأَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِ أَقَرَّ فُلَانٌ الصَّقَلِيُّ الطَّبَّاخُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلٰى مَا سُمِّيَ وَ وُصِفَ فِيهِ۔

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا باورچی ہے جس کا نام (و پیشہ) یہ ہے اور وہ تا حال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر بنایا خالص اللہ عز وجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا اور میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گر یا باورچی نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

۱۸۷۷: عِتْقٌ

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرٍ وَ ذٰلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاهُ الرُّوْمِيِّ الَّذِي يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِجَزِيْلِ ثَوَابِهِ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَأَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالدَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيْلَ لِي وَلَا لِأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءَ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصَبَتِي مِنْ بَعْدِي۔

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عز وجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عز وجل کے لیے اور آخرت کے اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی ہے میرے مرنے کے بعد۔

(۳۷)

کتاب المحاربة

جنگ کے متعلق احادیثِ مبارکہ

تَحْرِيْمُ الدَّمِ

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا وَ اسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَكَلُوْا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے لئے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم ﷺ اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب منہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دینے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ ابْنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر انکے خون اور مال حرام ہو گئے۔ الا یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

عَلَيْهِمْ مَّا عَلَيْهِمْ۔

۳۹۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

۳۹۷۵: حضرت میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابوحمزہ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیلئے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

۳۹۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْيَ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوگئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبیؐ کو وہ (زکوٰۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)۔

۳۹۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۳۹۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" نہ کہیں پس پھر میں نے کلمہ توحید "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا (اس کلمہ کے کہنے کی وجہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَا لَهُ وَ نَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهِ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنِّيْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے (حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی (وہ لوگ (زکوۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کرونگا' رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ اَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَاَيْنَا ذٰلِكَ رُشْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

۳۹۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عزوجل کے پاس ہوگا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبی سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہو گیا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں ہے اسلئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ

۳۹۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیا تو اس نے مال و

اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ اَبِىْ حَمْزَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا۔

جان کو محفوظ کرلیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

مال و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مؤمن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے یہاں بھی۔

۳۹۸۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا' آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا اُس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کرلیا۔ الّا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان لیا کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّىْ نَفْسَهٗ وَمَا لَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ خَالَفَهٗ

۳۹۸۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کرلیا اُس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچالیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

۳۹۸۲:اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبُ ابْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَاَجْمَعَ اَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۲:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں اور جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں تو ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس پر اُن سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

۳۹۸۳:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۳۹۸۳:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَعْلٰى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۴ :حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

٣٩٨٥: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسىٰ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

٣٩٨٥: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

٣٩٨٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَيَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّمَا يَقُوْلُهَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

٣٩٨٦: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو بچالیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

٣٩٨٧: قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِىْ قُبَّةٍ فِىْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَ قَالَ فِيْهِ اَنَّهُ اُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَحْوَهُ۔

٣٩٨٧: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبے کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تا کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ دراصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

٣٩٨٨: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِىْ قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

٣٩٨٨: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبہ کے اندر تھے پھر اُوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

٣٩٨٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

٣٩٨٩: حضرت نعمان بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اوسؓ

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِيْ قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِيْ وَغَيْرَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَ اَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اَلَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا اَدْرِيْ۔

کو فرماتے سنا کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر ڈالو پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد) کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں۔ جس وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض۔ محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے یَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۰: حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ

۳۹۹۱: حضرت ابو ادریس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا۔

نہیں ہے۔

٣٩٩٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّهُ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

٣٩٩٢: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدم کے پہلے لڑکے (قابیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

١٨٧٩: تَعْظِيْمُ الدَّمِ

باب: قتل گناہِ شدید

٣٩٩٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

٣٩٩٣: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

٣٩٩٤: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔

٣٩٩٤: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

٣٩٩٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

٣٩٩٥: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

٣٩٩٦: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

٣٩٩٦: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مومن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دُنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

٣٩٩٧: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ

٣٩٩٧: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: اَخْبَرَنَا سَرِیْعُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ الْخَصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَاَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَا یُحْکَمُ بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ ثُمَّ ذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِى الدِّمَاءِ۔

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۰۰۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِيْ وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهِ۔

۴۰۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضامندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سمیٹ لے گا۔

۴۰۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهُ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَاتَّقِهَا۔

۴۰۰۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پرودگار اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۴۰۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۴۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول' قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

يَجِیْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْ دَاجُهُ دَمًا فَيَقُوْلُ اَىْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِیْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہو گا اور وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ پھر اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۰۰۷: قَالَ وَاَ خْبَرَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ الْبَصَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ فِیْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَیْءٌ۔

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ: ''وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلہ اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہو گا اور اس کو دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ مبتلا رہے گا ذلیل وخوار (ہو کر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔'' مذکورہ بالا سورۂ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا: ''جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ عزوجل نے اس پر غصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔'' اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہرحال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا ہے اور آیت: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی یعنی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل کرے بہرحال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قوله متعمدا و تمام الاية فجزاء والذى يستحقه بجنايته جهنم الى ان قال و تمسك الخوارج والمعتزله بها فى خلود عن قتل

المؤمن عمدًا فی النار ولا تمسك لهم ینهم الی المراد بالخلود هو المكث الطویل لا الدورم لتظاهر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا یردم عذابهم وما روی عن ابن عباس انی لا توبة لقاتل المؤمن عمدا مدی علی الاقتدار بسنته الله تعالٰی التشدید والتغلیظ' الخ زهر الربٰی علی سنن النسائی ص:۱۶۳' ج ۲۔

۴۰۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِّمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَّكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۴۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ جوشخص کسی مسلمان کوقتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورۂ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۴۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

۴۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ کو وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۰۱۰: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قَوْمًا كَانُوْا قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَكْثَرُوْا وَانْتَهَكُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۴۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کئے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیئے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَالَّذِيْنَ

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ اِلٰى فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ شِرْكَهُمْ اِيْمَانًا وَزِنَاهُمْ اِحْصَانًا وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ الْاٰيَةَ۔

لَا يَدْعُوْنَ تک یعنی اللہ عزوجل تبدیل فرما دے گا اگر وہ لوگ ایمان قبول فرمالیں اور توبہ کرلیں ان کے شرک کو ایمان سے اور ان کے زنا کو پاکی سے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ یعنی: ''اے میرے بندو! جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں)۔''

۴۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَ نَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ۔

۴۰۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس جانب دعوت دیتے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے آخر آیت کریمہ تک سابقہ آیت جیسی۔

۴۰۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَ رَقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ فِيْ يَدِهِ وَ اَوْ دَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسِخَتْ مُنْذُ نَزَلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ۔

۴۰۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مقتول شخص قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا یہاں تک کے عرش کے پاس لے جائے گا۔ راوی نے نقل کیا پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا اور فرمایا: جس وقت سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہے؟

۴۰۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا الْاٰيَةُ كُلُّهَا بَعْدَ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْفُرْقَانِ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ سورۂ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِى الزِّنَادِ۔

۴۰۱۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدٍ فِیْ قَوْلِهٖ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَالَّتِیْ فِیْ تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِثَمَانِيَةِ اَشْهُرٍ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَدْخَلَ اَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدَ بْنَ عَوْفٍ۔

۴۰۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا......﴾ سورۂ فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ......﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۴۰۱۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

۴۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا تو ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ مسلمان کے قاتل کے لئے ہمیشہ دوزخ ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اور آیت کریمہ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ (یعنی سورۂ فرقان کی آیت کریمہ) تو ہم لوگوں کا خوف کم ہوا کیونکہ اس آیت کریمہ سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ روایت اگلی روایت کے خلاف ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا بعد میں نازل ہوئی۔

۱۸۸۰: ذِكْرُ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۴۰۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ اَبَارُهْمٍ السَّمَعِیَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِی الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ

۴۰۱۶: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوۃ ادا کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

يَوْمَ الزَّحْفِ۔

میدانِ جہاد سے بھاگنا)۔

۴۰۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۴۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا' ۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا' ۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴) جھوٹ بولنا۔

۴۰۱۸: اَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

۴۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا' ۲) والدین کی نافرمانی کرنا' ۳) (ناحق کسی کا) خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصراً بیان کی گئی ہے۔

۴۰۱۹: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ اَعْظَمُهُنَّ اِشْرَاكٌ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ مُخْتَصَرٌ۔

۴۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر ؓ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ؓ میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: ۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' ۲) اور ناحق خون بہانا' ۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

۱۸۸۱: ذِكْرُ اَعْظَمِ الذَّنْبِ وَاخْتِلَافِ يَحْيٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى سُفْيَانَ فِىْ حَدِيْثِ وَاصِلٍ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِيْهِ

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں یحییٰ اور عبدالرحمٰن کا سفیان پر اختلاف کا بیان

۴۰۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

۴۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے

اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تُو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضۂ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوّل تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت وعظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جاننا' وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں غیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوس عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللّٰهم احفظنا) (جامی)

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

۴۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشے سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہونگے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَاَنْ تُزَانِیَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ اَنْ يَّاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ

۴۰۲۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

وَالَّذِیْنَ لَایَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِیْ قَبْلَهٗ وَحَدِیْثُ یَزِیْدَ هٰذَا خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت پہلی ہے اور یزید نے اس میں بجائے (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مرتد کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بدنصیب بدبخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو مؤثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہلت دیئے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ (جامی)

۱۸۸۲: ذِکْرُ مَا یَحِلُّ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟

۴۰۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا' ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) اعمش رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اُس شخص کا جو محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَقَفَهٗ زُهَيْرٌ۔

کرے۔

۴۰۲۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلَاثَةٌ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ مَا اُحْصِنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

۴۰۲۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَا عَدُوْنِیْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْزَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِی جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِیْ بِدِيْنِیْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِیَ اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ۔

۴۰۲۶: حضرت ابوامامہ بن سہل اور حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت وہ گھرے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو غداروں اور باغیوں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔ ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احصان کرنے کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں لڑانے کے لئے کوشش کرنے والا انتہائی بدبخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو برحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہو سکتی ہیں تمام تر سلسلہ برباد ہو سکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام قوانین وضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو جزا سزا میں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بینی قلوبکم کا سلسلہ ہے اور قدر و منزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو متحد متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

۱۸۸۳: قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ فِيْهِ

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اس کو قتل کرنا

۴۰۲۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مَرْدَانُبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ يُفَرِّقُ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: میرے بعد نئی نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی اُمت میں پھوٹ ڈالی اور تفرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ اُمت محمدیہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ

۴۰۲۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ بَعْدِىْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِىْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اُمت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اُڑا دو۔

۱۸۸۴: تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ وَ فِيْمَنْ نَزَلَتْ وَ ذِكْرُ اِخْتِلَافُ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ ''اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ ملک بدر کردیئے جائیں'' اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے' یہ اُن کا بیان ہے

۴۰۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِىْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا قَالُوْا بَلٰى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے ان لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو نبی ﷺ کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور

وَاَبْوَالِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَاَخَذُوْهُمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَ اَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْیُنَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِی الشَّمْسِ حَتّٰی مَاتُوْا۔

اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو اُلٹا کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو دھوپ میں ڈلوا دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت وعظمت درحقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جولوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کر گزریں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کیے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑوا کر سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تا کہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غداری کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جامی)

۴۰۳۲: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ الْوَلِیْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُکْلٍ قَدِمُوْا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ یَاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَیَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَقَتَلُوْا رَاعِیَهَا وَاسْتَاقُوْهَا فَبَعَثَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ قَالَ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْیُنَهُمْ وَلَمْ یَحْسِمْهُمْ وَ تَرَکَهُمْ حَتّٰی مَاتُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ الْاٰیَةَ۔

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عُکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گذر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) تلا (داغا) نہیں بلکہ اُن کو اسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''جولوگ اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بایاں پاؤں)۔''

۴۰۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ لَمْ يَحْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ۔

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ بِذَوْدٍ اَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُوْنَ اَلْبَانَهَا وَاَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عُکل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے علاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

۱۸۸۵: ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: زیر نظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَصَلَّبَهُمْ۔

۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُنَاسٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدٍ لَّنَا فَكُنْتُمْ فِیْهَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَامُوْا اِلٰی رَاعِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَتَلُوْهُ وَ رَجَعُوْا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَاَرْسَلَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ۔

عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور مرتد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ اَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَاَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا اِلٰی ذَوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْطَلَقُوْا مُحَارِبِیْنَ فَاَرْسَلَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ اَعْیُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپؐ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپؐ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپؐ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپؐ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَسْلَمَ اُنَاسٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ اِلٰی ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ اَلْبَانِهَا قَالَ حُمَیْدٌ وَ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ وَ اَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهَرَبُوْا مُحَارِبِیْنَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰی بِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْیُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِی الْحَرَّةِ حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے' انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپؐ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپؐ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا اَوْ رِجَالاً مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَخْرُجُوْا فِيْهَا فَيَشْرَبُوْا مِنْ لَبَنِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْاوَ كَانُوْا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلٰى حَالِهِمْ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى نَحْوَهُ۔

۴۰۴۰: عبدالاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُرَيْنَةَ نَزَلُوْا فِي الْحَرَّةِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكُوْنُوْا فِيْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَجِيْءَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَحَدَهُمْ يَكْدُمُ الْاَرْضَ بِفِيْهِ عَطَشًا حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا' اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ' پاؤں کاٹے گئے' ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر رگڑ رہا تھا' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۸۸۶: ذِكْرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلٰى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِيْ

باب: زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف

هٰذَا الْحَدِيثِ

۴۰۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى لِقَاحٍ لَهٗ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُالْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ۔

کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا' پھران کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی جس سے اُن کے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ایک دودھ والی اونٹنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب پئیں' یہاں تک کہ وہ صحیح ہوگئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ' پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ امیر المومنین عبدالملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا اُن کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۴۰۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا ثُمَّ مَرِضُوْا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَكَانُوْا فِيْهَا ثُمَّ عَمَدُوْا اِلَى الرَّاعِیْ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ وَاسْتَاقُوا اللِّقَاحَ فَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اَنَّ مُعَاوِيَةَ

۴۰۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دودھ والی اونٹنیوں میں بھیجا تاکہ وہ ان کا دودھ پئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہوگئی وہ چرواہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹنیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اے خدا اس شخص کو پیاسا رکھ کہ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیاسا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

قَالَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اسْتَاقُوْا اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ۔

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے ملک میں بھگا کر لے گئے۔

۴۰۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَیْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَغَارَ قَوْمٌ عَلٰی لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَهُمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ۔

۴۰۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ اُن کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائیوں سے) اندھی کر دیں گئیں۔

۴۰۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْوَزِیْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰی لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِیَ بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ فَقَطَّعَ النَّبِیُّ ﷺ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی۔

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لیں تو انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں۔

۴۰۴۶: اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰی اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ۔

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اندھا کرایا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَالِمٍ وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَیْنَةَ عَلٰی لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَّهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہنکا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائی پھیری گئی۔

وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ۔

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت محاربہ یعنی: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل ہوئی۔

۴۰۴۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَطَّعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ كُلَّهَا۔

۴۰۴۹: حضرت ابوزناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کاٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عزوجل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل فرمائی۔

۴۰۵۰: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْيُنَ اُولٰئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاةِ۔

۴۰۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصاصاً ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا وَاَلْقَاهَا فِي قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا پھر اسے ایک

اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِي قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اُس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا' یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنِيْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ الْاٰيَةَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يُقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ اَصَابَ۔

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان مبارک میں کہ: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ آخر تک یہ آیت مشرکین کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو ان لوگوں میں سے توبہ کرے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی (اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی)۔

۱۸۸۷: اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۴۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۸: اَلصَّلْبُ

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٌ يُرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ يُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید

رَسُوْلَهٗ فَیُقْتَلُ اَوْ یُصْلَبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ۔

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: اَلْعَبْدُ یَاْبِقُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ جَرِیْرٍ فِیْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الشَّعْبِیِّ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شعبی پر اختلاف

۴۰۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی مَوَالِیْهِ۔

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آ جائے۔

۴۰۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ كَانَ جَرِیْرٌ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ وَاِنْ مَّاتَ مَا تَ كَافِرًا وَاَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِیْرٍ فَاَخَذَهٗ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ۔

۴۰۵۷: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ والیا اور اس کی گردن اُڑا دی (کیونکہ وہ غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ۔

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے)۔

۱۸۹۰: اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰی اَبِیْ اِسْحٰقَ

باب: راوی ابو اسحٰق پر اختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۲: اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَی الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَّوَالِیْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ بِنَفْسِهٖ۔

۴۰۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا' اُس نے اپنا خون خود ہی حلال کر لیا۔

۱۸۹۱: اَلْحُكْمُ فِی الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۴۰۶۴: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّیْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَیْمَانَ الرَّازِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ فَعَلَیْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَیْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَیْهِ الْقَتْلُ۔

۴۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محصن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِثَلَاثٍ اَنْ یَّزْنِیَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ یَقْتُلَ اِنْسَانًا فَیُقْتَلَ اَوْ یَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَیُقْتَلَ۔

۴۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۴۰۶۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِیٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلوایا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ ابْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا بْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جوکوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۹: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۷۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِیْثِ عَبَّادٍ۔

۴۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اُس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۴۰۷۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ عِیْسَی عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۴۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر ڈالو۔

اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَلِيًّا اُتِيَ بِنَاسٍ مِّنَ الزُّطِّ يَعْبُدُوْنَ وَثَنًا فَاَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ زط (نامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ حَدَّثَنِيْ حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ اِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ فَاَلْقٰى لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَاُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ۔

۴۰۷۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) تکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہرحال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۴۰۷۴: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيْسُ بْنُ صَبَابَةَ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ

۴۰۷۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا: یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگر چہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابوجہل عبداللہ بن خطل مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبداللہ بن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریث اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ لیکن حضرت سعد حضرت

الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ اِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا حُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَاَمَّا مَقِيْسُ ابْنُ صُبَابَةَ فَاَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَاَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ فَلَاَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَجَاءَ فَاَسْلَمَ وَاَمَّا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ فَاِنَّهُ اخْتَبَاَ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ حَتّٰى اَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَاْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَاٰنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلَهُ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ۔

عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا اور ابوجہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچا لے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں جا کر ان سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا بیعت فرمانے کے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور آپ کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کو آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے عبداللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ نے ہر ایک مرتبہ اس کو بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں تھا کہ جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر ڈالتا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا' آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ مچولی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شائبہ ہوسکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابوجہل وہ بدبخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت قسم کی تکالیف پہنچا ئیں اس کا لڑکا عکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابوجہل غزوۂ بدر کے روز قتل کیا گیا اور عکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبداللہ بن خطل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہو گیا تھا یعنی مرتد ہو گیا تھا اور عبداللہ بن خطل نے دو باندیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گانے گا کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی ہجو کرتی تھیں اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیمے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شائبہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ مچولی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جامی)

۱۸۹۲: تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق)

۴۰۷۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ سَلُوْلِي رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نَسْاَلَكَ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

۴۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سوید تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہو گیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرلو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: فلاں آدمی اب نادم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کرلیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: کَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ سے لے کر غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک۔'' اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبر سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دلیلیں اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عزوجل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے'' پھر آپ نے اس شخص کو کہلوا دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُوْرَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهِ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ اِلٰى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَ بِهِ اَنْ يُّقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ نحل میں جو آیت کریمہ ہے: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهِ سے لے کر آخر تک یعنی جس کسی نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا تو اس پر اللہ عزوجل کا غصہ ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب ہے یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی اور اس آیت کریمہ کے حکم سے کچھ لوگ مستثنیٰ کر لیے گئے جن کو کہ بعد والی آیت کریمہ: اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ میں بیان فرمایا گیا یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آنے فتنہ میں مبتلا ہونے کے بعد اور ان لوگوں نے جہاد کیا اور صبر اختیار کیا تو تمہارا پروردگار بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغلایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ نے اس (مرتد) کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُس کے لئے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ نے اس کو پناہ دیدی۔

۱۸۹۳: اَلْحُكْمُ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) برا کہنے والے کی سزا

۴۰۷۷: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ رَجُلًا اَعْمٰى فَانْتَهَيْتُ اِلٰى عِكْرِمَةَ فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ

۴۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَسُبُّهٗ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَ قَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِيْ وَكَانَتْ بِيْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَتَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ نابینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتاً چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اُٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا' یہاں تک کہ وہ باندی مرگئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ نکلی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا: میں اس کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ نابینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تنگ آ کر) گذشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مرگئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ''ہدر'' ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دو قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا' دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہرحال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محدثین عظام اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے ''تنبیہ الولاۃ والحکام شاتم علیٰ خیر الانام'' یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ کا یہ نادر و نایاب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایڈوکیٹ اسمٰعیل قریشی کی ایک کتاب ''گستاخ رسول کی سزا'' بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُهٗ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ لَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۰۷۸: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس کو قتل کر ڈالوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا: یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف

۴۰۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَضْرِبَ عُنُقَهٗ اِنْ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ قَالَ اَفَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِيْ قُلْتُ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۴۰۷۹: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِيْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۴۰۸۰: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گذرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۴۰۸۱: اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۴۰۸۱: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ

اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَیِّظٌ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَیَّظُ عَلَیْهِ قَالَ وَلِمَ تَسْاَلُ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِیْ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اُڑا دوں) اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

۴۰۸۲: اَخْبَرَنَا مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی رُجُلٍ غَضَبًا شَدِیْدًا حَتّٰی تَغَیَّرَ لَوْنُهٗ قُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ فَكَانُوْا اَحْبَ عَلَیْهِ اَرَدَ نَذَبْنَ فَنَبَهٗ عَلَی الرَّجُلِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اَبَا بَرْزَةَ وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَخَذَا وَالصَّوَابُ اَبُوْ نَصْرٍ وَاسْمُهٗ حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ خَالَفَهٗ شُعْبَةُ۔

۴۰۸۲: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو برزہ! تمہاری ماں تم پر روئے یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں غلطی ہوگئی ہے اور ابونضرہ کے بجائے ابونصر ٹھیک ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَانَصْرٍ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ اَتَیْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَیْهِ فَقُلْتُ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَانْتَهَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ نَصْرٍ حُمَیْدُ بْنُ هِلَالٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ فَاَسْنَدَهٗ۔

۴۰۸۳: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت سست کہا تو اس نے بھی وہ ہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسندا روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۰۸۴: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یُوْنُسُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّیْقِ فَغَضِبَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ

۴۰۸۴: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسول! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهٗ عَلَیْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَیْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ اَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِیْثِ اَجْمَعَ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا اَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَ نَسِیْتُ الَّذِیْ قُلْتَ قُلْتُ ذَكِّرْنِیْهِ قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ اَرَاَیْتَ حِیْنَ رَاَیْتَنِیْ غَضِبْتُ عَلٰی رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ یَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَ كُنْتَ فَاعِلاً ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِیْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِیَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِیْثُ اَحْسَنُ الْاَحَادِیْثِ وَاَجْوَدُهَا وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو برزہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں اے خلیفہ رسول ﷺ! انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

۱۸۹۵: السِّحْرُ

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِیْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَهُوْدِیٌّ لِصَاحِبِهٖ اذْهَبْ بِنَا اِلٰی هٰذَا النَّبِیِّ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ لَوْسَمِعَكَ كَانَ لَهٗ اَرْبَعَةُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوْا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَاتَوَلَّوْا یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْكُمْ خَاصَّةً یَهُوْدَانُ لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا یَدَیْهِ وَ رِجْلَیْهِ وَقَالُوْ نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَا یَزَالَ مِنْ

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس) چلیں)۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم ﷺ نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اللہ عزوجل نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور تم بے قصور آدمی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ اور تم جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن خاتون پر تہمت زنا نہ لگاؤ اور جہاد کے دن راہ فرار اختیار نہ کرو (بلکہ دشمن کا جم کر مقابلہ کرو) یہ احکام نو ہیں اور ایک حکم خاص تم لوگوں کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہفتہ والے دن ظلم و

ذُرِّيَتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ.

زیادتی نہ کرو اور اس روز مچھلیوں کا شکار نہ کرو (کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دُعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کریں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نو نشانیوں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لاٹھی کا معجزہ' (۲) ید بیضاء' (۳) طوفان' (۴) ٹڈیاں اور جوئیں' (۵) خون' (۶) قحط' (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ میں مذکورہ بالا نو نشانیوں کا تذکرہ ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دُنیا میں آخری نبی بن کر آنے کی خوش خبری دی تھی۔ شروحاتِ حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

۱۸۹۶: اَلْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

باب: جادوگر سے متعلق حکم

۴۰۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مَيْسَرَةَ الْمُنْقَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ.

۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادوگر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کسی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

دورِ جاہلیت کے گنڈے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گنڈے وغیرہ ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جھاڑ پھونک اور دعاء وتعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وھطًا من اصحاب رسول اللہ صل۲ انطلقوا فی سفرة سافروھا حتی نزلوا بحی من احیآء العرب فاستضافوھم فابوا ان یضیفوھم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شی ؛ ینفعه شی فقال بعضهم لو آتیتم ھولاء الرھط الذین قد نزلوا بكم لعله ان یكون عند بعضهم شی فاتوھم فقالوا یاایها الرھط ان سیدنا لذغ فسعینا له بكل شی لا ینفعه شی فهل عند لعد منكم شی فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولكن واتقم قد استضقناكم فلم تضیفونا فما انا براق لكم حتی تجعلوا لنا جعلا فصالحوھم علی فطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقراء الحمدلله رب العالمین حتی لكانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابه فلبة قال فاوفوھم جعلهم الذی صالحوھم علیه فقال بعضهم اقسموا فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتذكر له الذی كان فننظرما یامرنا فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر والا فقال وما یدریك النهارقیة اصبتم اقتسموا واضربوا الی معهم بسهم)) بخاری شریف ص ۸۵۵ ج ۲ مطبوعہ اصح المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۂ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

۱۸۹۷: سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

۴۰۸۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِي يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَاشْتَكَى لِذٰلِكَ اَيَّامًا فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ عَقَدَلَكَ عُقَدًا فِيْ بِئْرِ كَذَا وَ كَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجِيْءَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُوْدِ وَلَا رَاٰهُ فِيْ وَجْهِهٖ قَطُّ۔

باب: اہلِ کتاب کے جادوگروں سے متعلق حدیث رسول ﷺ

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لبید بن عاصم تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چند روز تک مریض رہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم ﷺ اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

اور نہ اس نے آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے:((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی انه لیخیل الیه انه فعل الشی وما فعله حتی اذا کان ذات یوم عندی دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت یا عائشة ان الله قد افتانی فیما استفتیة جاء نی رجلان جلس احدهما عند راسی والاخر عند رجلی ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال و من طبه قال لبید بن الاعصم الیهودی قال فیما ذا قال فی مشط و مشاطة وجف طلعة ذکر قال این هوا قال فی بئر ذروان فذهب النبی صلی الله علیه وسلم فی اناس فی اصحابه الی البئر فقال هذه البئر التی اریتها و کان ماء ها نقاعة الحناء و کان نخلها رؤس الشیاطین فاستخرجه))۔[مسلم شریف باب السحر ص:۳۵]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا نر کھجور کے غلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنویں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہر حال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرانا حرام ہے۔ بہر حال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرما دیا اور اسی وقت سورۂ ناس اور سورۂ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیارہ آیات کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورۃ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفایاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ محدث دار العلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آ گئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں' تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سیّد انظر شاہ مدظلہ بیان' سورۂ ناس)۔

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيْثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوْسَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ح وَاَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ابْنُ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوْسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَاْتِيْنِي فَيُرِيْدُ مَالِيْ قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَاِنْ نَاَى السُّلْطَانُ عَنِّيْ قَالَ قَاتِلْ دُوْنَ مَالِكَ حَتّٰى تَكُوْنَ مِنْ شُهَدَاءِ الْاٰخِرَةِ اَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن مخارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آ جائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا: تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: اردگرد کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچا لو گے۔

۴۰۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُهَيْدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِيَ عَلٰى مَالِيْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

۴۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آ جائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ قُهَيْدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ اَبِي

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لینے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَأَيْتَ اِنْ عُدِىَ عَلٰى مَالِىْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِى الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِى النَّارِ۔

فرمایا: اس کو اللہ کی قسم دے دو۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ نہ مانے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم پھر اس کو خدا کی قسم دے دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ یہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو تو ایسی صورت میں اس سے جھگڑا کرنا چاہیے (بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو) اور ایسی صورت میں اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ شخص قتل ہو گیا تو وہ دوزخ رسید ہو گا۔

۱۸۹۹: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ

باب: اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے

۴۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۲: حضرت عبداللہ بن صفوان ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے جنگ کرے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۳: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے ظلم سے مارا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۴۰۹۴: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُعَيْرُ ابْنُ الْخِمْسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ حَسَنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ۔

۴۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک مال کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی ؒ نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۴۰۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۷: حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہوگیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۴۰۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

۴۱۰۰: حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے خطاء ہے۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی' پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدان جہاد میں شہید ہوا اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل و کفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے: ((المبطون شهيد والغريق شهيد)) [الحدیث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ

باب: جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے

۴۱۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

۴۱۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے بال بچوں یعنی اپنے اہل و عیال (کی حفاظت) کے لیے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لیے مارا جائے وہ شہید

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ

باب: جو شخص ظلم دُور کرنے کے لئے جنگ کرے؟

۴۱۰۳: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۳: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے کرتے جان دے دے تو وہ شہید کے حکم میں ہے)۔

۱۹۰۳: مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اُس سے متعلق

۴۱۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لاگو نہیں ہوگا۔

۴۱۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۱۰۵: حدیث کا مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۴۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۴۱۰۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۴۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفریہ فعل کا ارتکاب کیا بہرحال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جدالمکرم مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اوّل کے ساتھ ہے۔

۴۱۰۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِیٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِیْ تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِی مُجَاشِعٍ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِی كِلَابٍ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِی نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوْا يُعْطِیْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرَ الْعَيْنَيْنِ نَاتِیءَ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِیْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِیْ فَسَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِیءِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۴۱۰۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبیؐ کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس اور قبیلہ بنی شجاع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عنبسہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علاثہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی نبھائی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ نومسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار بھرے ہوئے تھے اور داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گذارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم اُن کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جانور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

وہ لوگ مسلمان کو قتل (تک) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصة الباب ☆ درحقیقت مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور تھا اور باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف خدا رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تاکہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس یہی لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہو سکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اوپر سے مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور علماء حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ (جامی)

۴۱۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نوعمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیات قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیر آر پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے دن اجر و ثواب ہے۔

۴۱۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَسَالُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنِيْ وَ رَاَيْتُهُ بِعَيْنِيْ

۴۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو تمنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند احباب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهٗ فَاَعْطٰى مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَآءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَآئِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ شَرِيْكٌ ابْنُ شِهَابٍ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْمَشْهُوْرِ۔

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کوتقسیم فرمادیا جوکہ دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جولوگ پیچھے کی طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ نے مال انصاف سے تقسیم نہیں فرمایا وہ ایک سانولے (یعنی گندمی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخر دور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس طریقہ سے خارج ہونگے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کے تقاضہ کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامنی دیانت داری اور سچائی اور احکام الٰہیہ کی پابندی تمام اہلِ اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت بجالانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا بلکہ دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرتا ہو پاکدامنی راست گوئی دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام پر کاربند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الٰہیہ کی کماحقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہوگا نہ اس آدمی کو خود کہنا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

۱۹۰۴: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

۴۱۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهٗ فُسُوْقٌ۔

۴۱۱۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہ کبیرہ) ہے۔

۴۱۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُبْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ فَقَالَ لَهٗ اَبَانَ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اَمَا سَمِعْتَهٗ اِلَّا مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهٗ مِنَ الْاَسْوَدِ وَهُبَيْرَةَ۔

۴۱۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۵: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ

۴۱۱۶: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

مَنْصُوْرًا وَّ سُلَيْمَانَ وَ زُبَيْدًا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ اَتَّهِمُ مَنْصُوْرًا اَتَّهِمُ زُبَيْدًا اَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَتَّهِمُ اَبَا وَائِلٍ۔

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو بُرا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن میں تہمت لگاتا ہوں حضرت ابو وائل پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۴۱۱۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهٗ كُفْرٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائل سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۴۱۱۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔

۴۱۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سِبَابُهٗ فُسُوْقٌ۔

۴۱۲۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

۱۹۰۵: اَلتَّغْلِيْظُ فِيْمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟

۴۱۲۱: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

۴۱۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام کو قتل

الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِىْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِىْ لِذِىْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّىْ وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبِيَّةٍ اَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

کرے اور مؤمن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصبیت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھر قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۴۱۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِىِّ۔

۴۱۲۲: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے) لڑے اپنی قوم کے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الٰہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلوانے اور مجاہد ثابت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۲: تَحْرِيْمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا

۴۱۲۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيْعًا فِيْهَا۔

۴۱۲۳: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا بھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (الا یہ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۴۱۲۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلاَنِ الْمُسْلِمَانِ السِّلاَحَ اَحَدُهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَهُمَا فِی النَّارِ۔

۴۱۲۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا وار کارگر ہوگیا)۔

۴۱۲۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۲۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں (بندوق' پستول' چاقو وغیرہ) لے کر برسرپیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہوگیا)

۴۱۲۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِی النَّارِ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

۴۱۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْمِصِّیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا یُرِیْدُ قَتْلَ صَاحِبِهٖ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی

۴۱۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

قَتْلِ صَاحِبِهٖ۔

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْخَلِيْلُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

۴۱۲۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۲۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

۴۱۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۳۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسرپیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہونگے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ

۴۱۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی ابتداء کرڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسرپیکار رہو)۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث نمبر: ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد طریقہ سے تحریر فرمایا ہے: (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں' (۲) یا تو اس جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے' (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ((من ترك الصلوة فقد كفر)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اُس نے کفر کیا' (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے' (۵) یا مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دینِ اسلام پر قائم رہنا' (۶) کفر سے مراد تکفر یعنی ہتھیار پہننا مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الربی حاشیہ سنن نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لا تصيرو كفارًا اى كالكفار يضرب استينافًا بيان صرورتهم كالكفرة اوالمراد لا ترتد و عن الاسلام الىٰ ما كنتم عليه من عبادة الاصنام حال كونكم كفارًا صارا بعضكم رقاب بعضم والاول اقرب. (سندی حاشیہ نسائی ج ۲' ص: ۱۷۶)

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَنَايَةِ أَبِيْهِ وَلَا جِنَايَةِ أَخِيْهِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ (یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسلاً ہے۔

۴۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ أَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ أَخِيْهِ۔

۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور (قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ' بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہوگا (بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہوگی (تشریح سابقہ روایت میں گذر چکی)

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِى كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

بعد کافر ہو جاؤ آخر تک حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت ٹھیک ہے (یعنی قابل عمل ہے)

۴۱۳۶: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۶: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۴۱۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۷: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کا ناحق قتل کرو)۔

۴۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِى حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی باہمی قتل وقتال کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدرومنزلت ہے اور ہر مومن ومسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی عزت وآبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جامی)

۴۱۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَیْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ قَیْسٍ قَالَ بَلَغَنِیْ اَنَّ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِیَنَّكُمْ بَعْدَ مَا اَرٰی تَرْجِعُوْنَ بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر فرمایا: دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیامت کا دن ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارو۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْمُحَارَبَة

بحمداللہ کتاب المحاربہ مکمل ہوئی

۳۹

أول كتاب قسم الفئ

فئی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۱۴۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ تُرَاهُ قَالَ هُوَلَنَا لِقُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا فَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهٗ وَكَانَ الَّذِيْ عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعِيْنَ نَاكِحَهُمْ وَ يَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِيَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۴۱۴۰: حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس نے کہلوایا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرمادیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی مدد کریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۴۱۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هُرْمُزَ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ قَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ

۴۱۴۱: حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مال غنیمت اور مال فی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

اَیِّمَنَا وَیُحْذِیَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَ یَقْضِیَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَاَبَیْنَا اِلاَّ اَنْ یُسَلِّمَهُ لَنَا وَاَبٰی ذٰلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَیْهِ۔

چھوڑ دیا۔

۴۱۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ یَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَزَارِیُّ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ اِلٰی عُمَرَ ابْنِ الْوَلِیْدِ كِتَابًا فِیْهِ وَ قَسْمُ اَبِیْكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهٗ وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِیْكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَفِیْهِ حَقُّ اللّٰهِ وَ حَقُّ الرَّسُوْلِ وَذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِیْكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَكَیْفَ یَنْجُوْمَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهٗ وَاِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِی الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَیْكَ مَنْ یَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوْءِ۔

۴۱۴۲: حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے (جو خلیفہ عادل تھے قبیلہ بنی اسید میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تمہارے والد ولید بن عبدالملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے لیکن درحقیقت تمہارے والد کا حصہ ایک مسلمان کے برابر تھا اور پانچویں حصہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حق تھا تو تمہارے والد پر دعویٰ کرنے والے قیامت کے دن کتنے لوگ ہوں گے اور ایسے آدمی کی کس طریقہ سے نجات ہوگی کہ جس کے اس قدر تعداد میں دعویٰ دار ہوں اور تم نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں وہ سب کے سب بدعت ہیں اور میں نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں جو کہ تمہارے لمبے لمبے (بال) پکڑ کر کھینچے تا کہ تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ اور گمراہی سے باز رہو۔ (یہ جملے تنبیہ کے طور پر فرمائے تھے)۔

باجہ ستار کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باجہ ستار وغیرہ کو بدعت فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اسلام میں نئی ایجاد ہیں اور بدعت ہیں اور بدعت کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اور لازم نہ ہو اس کا لازم سمجھ کر کرنا۔ بہرحال بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ......)) [الحدیث]

۴۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ جُبَیْرَ ابْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ جَاءَ هُوَ وَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُكَلِّمَانِهٖ فِیْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَیْنٍ بَیْنَ بَنِی هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِی الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَیْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: غزوۂ حنین میں جو مال آپ نے تقسیم فرمایا تھا قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کو تقسیم کیا تھا (اس پر انہوں نے کہا) جو مال قبیلہ بنی مطلب کو دیا جو کہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم کو کچھ نہیں عطا فرمایا حالانکہ ہم لوگ بھی آپ سے وہ ہی رشتہ داری رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دونوں کے دونوں الگ الگ نہیں ہوئے اور

قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا اَرٰی هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَیْئًا وَّاحِدًا قَالَ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ یَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبَنِیْ عَبْدِشَمْسٍ وَلَا لِبَنِیْ نَوْفَلٍ مِّنْ ذٰلِکَ الْخُمُسِ شَیْئًا کَمَا قَسَمَ لِبَنِیْ هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ۔

اسلام اور دورِ جاہلیت میں ایک ساتھ شامل رہے حضرت جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوعبدشمس اور قبیلہ بنونوفل کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عطا نہیں فرمایا جیسے کہ بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا۔

۴۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِی الْقُرْبٰی بَیْنَ بَنِیْ هَاشِمٍ وَ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَتَیْتُهُ اَنَا وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنِی الْمُطَّلِبِ لَا نُنْکِرُ فَضْلَهُمْ لِمَکَانِکَ الَّذِیْ جَعَلَکَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْهُمْ اَرَاَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ اَعْطَیْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْکَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ لَمْ یُفَارِقُوْنِیْ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَاحِدٌ وَ شَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۴۱۴۴: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو تقسیم کیا تو میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! قبیلہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تو ہم لوگ انکار نہیں کر سکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان میں سے بنایا۔ لیکن آپ نے قبیلہ بنو مطلب کو تو عطا فرمایا اور ہم کو نہیں دیا اور جبکہ ہم اور وہ لوگ تو برابر ہیں ایک درجہ کے اعتبار سے اور آپ نے فرمایا: قبیلہ بنو مطلب مجھ سے الگ نہیں ہوئے نہ تو دورِ جاہلیت میں نہ ہی دورِ اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور آپ نے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طریقہ سے ملے ہوئے جس طریقہ سے کہ یہ انگلیاں (ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں)

۴۱۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ یَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو اِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَزَارِیُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَیَّاشٍ عَنْ سُلَیْمَانَ اَبْنِ مُوْسٰی عَنْ مَکْحُوْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَ بَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِیْرٍ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا یَحِلُّ لِیْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ قَدْرُ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَیْکُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اسْمُ اَبِیْ سَلَّامٍ مَمْطُوْرٌ وَهُوَ حَبَشِیٌّ وَاسْمُ اَبِیْ

۴۱۴۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوۂ حنین والے دن اونٹ کا ایک بال لے لیا اور فرمایا: اے لوگو! میرے واسطے درست نہیں ہے اس مال میں سے (کچھ لے لینا) جو کہ اللہ عزوجل نے تم کو عطا فرمایا اس بال کے برابر لیکن پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو واپس کر دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس میں یتامیٰ' مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام اہلِ اسلام کے نفع کے لئے ہوتے ہیں اس میں خرچ ہوتا ہے۔

أُمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَاللّٰهُ تَعَالىٰ أَعْلَمُ۔

۴۱۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى بَعِيْرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ۔

۴۱۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اس کے کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں کے درمیان میں پکڑا پھر فرمایا میرے لیے فے میں سے اس قدر بھی نہیں ہے اور نہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی تم کو ہی (واپس) دے دیا جاتا ہے۔

۴۱۴۷: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُوْلِهِ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُوْتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۴۱۴۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنونضیر کے مال اللہ عزوجل نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فے کے طور سے دے دیئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچہ حاصل فرماتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں خرچہ فرماتے سامان جہاد میں سے۔

مالِ غنیمت اور مالِ فئے:

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مال فئے اور ایک مال غنیمت۔ مال فئے اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مال غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مال فئے ہے۔ (جاحی)

۴۱۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ۔

۴۱۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا تاکہ مانگنے کے لئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور خیبر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں اور کنبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۴۱۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ وَ خُمُسُ رَسُوْلِهٖ وَاحِدٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ مِنْهُ وَيُعْطِیْ مِنْهُ وَ يَضَعُهٗ حَيْثُ شَاءَ وَ يَصْنَعُ بِهٖ مَا شَاءَ۔

۴۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربیٰ کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچ فرماتے اور جو دِل چاہتا وہ خرچ فرماتے۔

۴۱۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِی ابْنَ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ هٰذَا مَفَاتِحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰهِ قَالَ اخْتَلَفُوْا فِیْ هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَهْمِ الرَّسُوْلِ وَسَهْمِ ذِی الْقُرْبٰى فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ قَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰى لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ فَاجْتَمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰى اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِی الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَا فِیْ ذٰلِكَ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔

۴۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عزوجل کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دُنیا اور آخرت اللہ عزوجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصہ میں۔ بعض حضرات نے فرمایا رسول ﷺ کا حصہ رسول ﷺ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربیٰ کا حصہ رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے ملا کرتا تھا) اور بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ ملنا چاہیے پھر آخر کار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہوگئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچ کرنا چاہیے وہ اسی میں خرچ ہوتا رہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں۔

۴۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

۴۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یحییٰ بن جزار سے دریافت کیا آیت کریمہ: وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا یعنی کل مال کا بیسواں حصہ۔

۴۱۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِیُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَصَفِیِّهٖ فَقَالَ اَمَّا سَهْمُ النَّبِیِّ ﷺ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمَّا سَهْمُ الصَّفِیِّ فَغُرَّةٌ تُخْتَارُ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ شَاءَ۔

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ سے متعلق دریافت کیا گیا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو ایک مؤمن کے حصہ کے بقدر ہی تھا اور صفی کے لئے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمائیں۔

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ کہلاتا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمالیں جیسے کہ غلام' باندی' گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ حکم صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مالِ غنیمت میں سب شرکاء جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُوبْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدٍ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ الشِّخِّیْرِ قَالَ بَیْنَا اَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهٗ قِطْعَةُ اَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِیْ هٰذِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ یَقْرَاُ قَالَ قُلْتُ اَنَا اَقْرَاُ فَاِذَا فِیْهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ ﷺ لِبَنِیْ زُهَیْرِ بْنِ اُقَیْشٍ اَنَّهُمْ اِنْ شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِیْنَ وَاَقَرُّوْا بِالْخُمُسِ فِیْ غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِیِّ ﷺ وَصَفِیِّهٖ فَاِنَّهُمْ اٰمِنُوْنَ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔

۴۱۵۳: حضرت یزید بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مربد میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ ٹکڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر کی جانب سے قبیلہ بنو زہیر بن اقیس کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَ نَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ خُصَیْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِیْ لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ وَقَرَابَتِهٖ لَا یَاْكُلُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَیْئًا فَكَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِیْ قَرَابَتِهٖ خُمُسُ الْخُمُسِ

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لے لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایانِ شان نہیں ہے (کیونکہ بنی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ خاندان

وَلِلْيَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِيْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ لِلّٰهِ اِبْتِدَاءُ كَلَامٍ لِاَنَّ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَعَلَّهٗ اِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ بِذِكْرِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا اَشْرَفُ الْكَسْبِ وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ اِلٰى نَفْسِهٖ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّهَا اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ قَدْ قِيْلَ يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ فَيُجْعَلُ فِي الْكَعْبَةِ وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِيْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْاِمَامِ يَشْتَرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالسِّلَاحَ وَيُعْطِيْ مِنْهُ مَنْ رَاٰى فِيْهِ غَنَاءً وَ مَنْفَعَةً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْقُرْآنِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُو الْمُطَّلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيْرُ وَ قَدْ قِيْلَ اِنَّهٗ لِلْفَقِيْرِ مِنْهُمْ دُوْنَ الْغَنِيِّ كَالْيَتَامٰى وَابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ اَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَقَسَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمْ وَلَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا خِلَافَ نَعْلَمُهٗ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ رَجُلٍ لَوْ اَوْصٰى بِثُلُثِهٖ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ وَاَنَّ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى فِيْهِ سَوَاءٌ اِذَا كَانُوْا يُحْصَوْنَ فَهٰكَذَا كُلُّ شَيْءٍ صُيِّرَ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اِلَّا اَنْ يُبَيِّنَ

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے تھے اور مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ آخر تک کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہ ہی حصہ اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور حضرات اہل حدیث اور اہل علم اور فقہاء کرام اور قرآن کریم کے قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں (یعنی مال غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم لوگ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو چیز کسی کی اولاد کو دلائی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِهٖ وَاللّٰهُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ وَسَهْمٌ لِلْیَتَامٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَسَهْمٌ لِابْنِ السَّبِیْلِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَلَا یُعْطٰی اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ مِسْكِیْنٍ وَسَهْمُ ابْنِ السَّبِیْلِ وَقِیْلَ لَهٗ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ وَالْاَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ یَقْسِمُهَا الْاِمَامُ بَیْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ الْبَالِغِیْنَ۔

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور یتامیٰ کا حصہ اُن یتامیٰ کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیئے جائیں گے یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا مسافر کا اب باقی چار خمس مالِ غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرے گا ان مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

۴۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِیٌّ اِلٰی عُمَرَ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ هٰذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ بَیْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا اَفْصِلُ بَیْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِیُّ وَلِیَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ مِنْهَا قُوْتَ اَهْلِهٖ وَجَعَلَ سَائِرَهٗ سَبِیْلَهٗ سَبِیْلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِیَهَا اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ ثُمَّ وُلِّیْتُهَا بَعْدَ اَبِیْ بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِیْهَا الَّذِیْ كَانَ یَصْنَعُ ثُمَّ اَتَیَانِیْ فَسَاَلَانِیْ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَیْهِمَا عَلٰی اَنْ یَلِیَاهَا بِالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِیْ وُلِّیْتُهَا بِهٖ فَدَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا وَاَخَذْتُ عَلٰی ذٰلِكَ عُهُوْدَهُمَا ثُمَّ اَتَیَانِیْ یَقُوْلُ هٰذَا اقْسِمْ لِیْ بِنَصِیْبِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ وَاِنْ شَاءَ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَیْهِمَا عَلٰی اَنْ یَلِیَاهَا بِالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ وَلِیَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِیْ

۴۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جھگڑا کرتے ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنونضیر اور غزوۂ خیبر کا خمس کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے متولی رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی راہ خدا میں خرچہ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے متولی رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیا کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرما دیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

وُلِّيْتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا وَاِنْ اَبَيَا كُفِيَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ هٰذَا لِهٰٓؤُلَاءِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ هٰذِهٖ لِهٰٓؤُلَاءِ وَمَآ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًى عَرَبِيَّةً فَدَكُ كَذَا وَكَذَا فَمَآ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِيْنَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا لَهٗ فِيْ هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ اَوْ قَالَ حَظٌّ اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَيَاْتِيَنَّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهٗ اَوْ قَالَ حَظُّهٗ۔

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ دونوں پھر واپس آ گئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھ جائیں (اور جو مال ہے وہ میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مالِ غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامیٰ مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور مؤلفۃ قلوب اور غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی حضرت نے صدقہ و خیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء و مساکین اور تمام اہلِ اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مالِ غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حق ہے پھر ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل و قتال کے بغیر جو مال ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا: البتہ یہ مال خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلاں اور فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامیٰ اور مساکین کا اور مسافروں کا ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جوان سے پہلے دارالاسلام میں آ چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہلِ اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا نظم ہمیشہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جو ارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو وجوہات تھیں جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

آخر کتاب قسم الفیء ، آخر قسم الفیء

(۳۹)

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۹۰۸: اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

۴۱۵۶: اَخْبَرَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۴۱۵۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۴۱۵۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَ ذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۱۵۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

۱۹۰۹: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے

۴۱۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

۴۱۵۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرِهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلَى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

۴۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۰: اَخْبَرَنِي هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنَّ اَبَاهُ الْوَلِيْدَ حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكَارِهِنَا وَعَلَى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلَى اَنْ نَقُوْلَ بِالْعَدْلِ اَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

۴۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی' آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْاَثَرَةِ

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۴۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيْدِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَمَّا سَيَّارٌ فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ وَاَمَّا يَحْيَى فَقَالَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارٌ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ حَيْثُمَا كَانَ وَ ذَكَرَهُ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ اِنْ كُنْتُ زِدْتُ فِيْهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ اَوْ عَنْ يَحْيَى۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع واطاعت پر بیعت کی' آسانی ودشواری اورخوشی ورنج ہرایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم جھگڑا نہیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

۴۱۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگر چہ تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلافِ شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے

۴۱۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم ﷺ سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہلِ نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ قَالَ جَرِيْرٌ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرنے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَیْعَةِ عَلٰی اَنْ لَّانَفِرَّ

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّانَفِرَّ۔

۴۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَیْعَةِ عَلَی الْمَوْتِ

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَیِّ شَیْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِیَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

۴۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبیؐ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَیْعَةِ عَلَی الْجِهَادِ

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَخِیْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلَى بْنَ اُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ اَبِیْ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

۴۱۶۷: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرما لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہوگئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار و مشرکین کے علاقوں سے اہل اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دار الحرب سے ہجرت کا ہے اور دار الحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر ازروئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگئی ہو ایسی ہی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ''کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہیں تھی کہ تم وہاں پر ہجرت کر جاتے۔'' گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا ازبس ضروری ہے اگرچہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سادہ و غلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جامی)

۴۱۶۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَمِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِىُّ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تُبَايِعُوْنِىْ عَلَى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِىْ فِىْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ خَالَفَهٗ اَحْمَدُ ابْنُ سَعِيْدٍ۔

۴۱۶۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان) سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے باز آ جائے تو) پھر دُنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی پر حد لگ جانے اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترکہ گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ گود لے کر اپنا بچہ ظاہر کرتی تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا یعنی تم لوگ زیور نکالتے ہو اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زیور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحاتِ حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۴۱۶۹: اَخْبَرَنِی اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَیْلٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی مَا بَایَعَ عَلَیْهِ النِّسَاءُ اَنْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِکَ شَیْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ کَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ۔

۴۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا: کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا اب ارتکاب کرے پھر دُنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص یہ نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرمادے یا اس کو دِل چاہے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

۱۹۱۷: بَابُ الْبَیْعَةِ عَلَی الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۷۰: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ جِئْتُ اُبَایِعُکَ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَکْتُ اَبَوَیَّ یَبْکِیَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَیْهِمَا فَاَضْحِکْهُمَا کَمَا اَبْکَیْتَهُمَا۔

۴۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ والدین کو راضی کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

۱۹۱۸: بَابُ شَانِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۴۱۷۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَزِیْدَ اللَّیْثِیِّ عَنْ اَبِیْ

۴۱۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس اونٹ موجود

سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور بستیوں کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور احباب سب کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کرو وہ سوچ کر کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ رہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِيْ

باب: بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۴۱۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ فَاَمَّا الْبَادِيْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَّاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا۔

۴۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت ثواب ہے۔

۱۹۲۰: بَابُ تَفْسِيْرِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا مفہوم

۴۱۷۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لِاَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ

۴۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے

مِنَ الْاَنْصَارِ مُهَاجِرُوْنَ لِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَشِرْكٍ فَجَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

تھے (عقبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ منیٰ کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے)۔

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۴۱۷۴: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عِيْسٰى بْنِ سَمِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِىْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا۔

۴۱۷۴: حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتا دیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِىْ اِنْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے متعلق حدیث

۴۱۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِىْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ اَبِىْ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

۴۱۷۵: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۴۱۷۶: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلّٰى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۶: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

ہجرت اور جہاد:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں صرف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت بند ہوئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں بال بچے سب چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ ہی ثواب ملے گا۔

۴۱۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۴۱۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عن يَحْيَى بْنِ هَانِيءٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۴۱۷۹: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِيْ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ۔

۴۱۷۹: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ہمارے میں سے ہر ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہو گی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۴۱۸۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَ فَدْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ اَصْحَابِيْ فَقَضٰى

۴۱۸۰: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولاً فَقَالَ حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَاقُوتِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ

باب: ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا ناپسند

۴۱۸۱: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا قَالَ جَرِيرٌ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ اُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِيمَا اَحْبَبْتُ وَفِيمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَ تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيرُ اَوْ تُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۸۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے سننے اور ہر ایک حکم کی فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتا ہوں چاہے وہ حکم مجھ کو پسند ہوں یا ناپسند ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے جریر رضی اللہ عنہ تم اس کی طاقت رکھتے ہو تم اس طریقہ سے کہو کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں فرماں برداری کروں گا پھر تم بیعت کرو اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۱۹۲۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

باب: کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق

۴۱۸۲: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۴: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي نُخَيْلَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُبَايِعُ

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى أُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أُبَايِعُكَ عَلٰى أَنْ تَعْبُدَاللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ تُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

بیعت کروں اور آپ اچھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے' نماز ادا کرو گے' زکوٰۃ دو گے' مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۴۱۸۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شِهَابٌ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ أَيْدِيْكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِيْهِ فَهُوَ طَهُوْرُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

۴۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے چوری نہیں کرو گے زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو مکمل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کر لے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف فرما دے۔

۱۹۲۵: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۴۱۸۶: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيْئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِيْ فَأَسْعِدِيْهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دور جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جا رہی ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں (اس نوحہ میں شرکت کے لیے) گئی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۴۱۸۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ

۴۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْعَةَ عَلٰى اَنْ لَا نَنُوْحَ۔

شرکت) نہیں کریں گے۔

۴۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَاهَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ مِثْلَ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۴۱۸۸: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام کی۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہم نے کہا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔ آپ نے فرمایا: میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ بِهٖ عَاهَةٌ

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟

۴۱۸۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيْدِ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ۔

۴۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شرید کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص کوڑھی تھا آپ نے اس سے کہلوایا کہ جاؤ تم جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کوڑھی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۴۱۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَى النَّبِيِّ

۴۱۹۰: حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ لَبًّا يَعْنِىْ فَلَمْ يُبَايِعْنِىْ۔

نہیں ملایا۔

۱۹۲۸: بَابُ بَيْعَةِ الْمَمَالِيْكِ

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

۴۱۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِىَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِىُّ ﷺ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ۔

۴۱۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ ﷺ خود دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

۱۹۲۹: بَابُ اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

۴۱۹۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِىَّ وَعَكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِىُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِىْ بَيْعَتِىْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِىُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِىْ خَبَثَهَا وَ تَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

۴۱۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخار آ گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل کچیل کو نکال دیتا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

۱۹۳۰: بَابُ الْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا

۴۱۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِىْ فِى الْبُدُوِّ۔

۴۱۹۳: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

۱۹۳۱: بَابُ الْبَيْعَةُ فِيْمَا يَسْتَطِيْعُ الْاِنْسَانُ

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا اسْتَطَعْتَ وَ قَالَ عَلِيٌّ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم کو قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۴۱۹۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِيْنَ نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۴۱۹۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِیْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۹۶: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلا دیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے' میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۴۱۹۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ۔

۴۱۹۷: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْاِمَامَ وَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

۴۱۹۸: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُوْنَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ اِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ

۴۱۹۸: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیمہ کھڑا کرتا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ اِذْ نَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلٰى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ فَيُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمْرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

گھاس کھلا رہا تھا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھلائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ملنے نہیں پائے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مؤمن کہے گا کہ میں اب ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک آ گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

١٩٣٣: بَابُ الْحَضِّ عَلٰى طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۴۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

۴۱۹۹: حضرت یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام حکمران ہو لیکن اللہ کی کتاب کے مطابق وہ حکم کرے تو تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

۱۹۳۴: بَابُ التَّرْغِيبُ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

باب: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق

حدیث

۴۲۰۰: اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَطَاعَنِي فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيرِي فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى اَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

۴۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی' اُس نے میری نافرمانی کی۔

۱۹۳۵: بَاب قَوْلُهُ تَعَالٰى وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو

۴۲۰۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

۴۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو فرماں برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ٹکڑے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

۱۹۳۶: بَاب التَّشْدِيدُ فِي عِصْيَانِ الْاِمَامِ

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۴۲۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ اَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَاَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَاَطَاعَ الْاِمَامَ وَاَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَاِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ اَجْرٌ كُلُّهُ وَاَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى

۴۲۰۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرے اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دکھلانے یعنی ریاکاری کے لئے جہاد کرے اور نام آوری کے لیے جنگ کرے اور اپنے امام (اور حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلائے (اس کا مطلب

الْإِمَامَ وَ اَفْسَدَفِي الْإِمَامَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

یہ ہے کہ عوام پر ظلم وستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے غرباء کو ایذا پہنچائے) تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

۱۹۳۷: بَابُ ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ

باب: امام کے لئے کیا باتیں لازم ہیں؟

۴۲۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَ يُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ اَمَرَ بِغَيْرِهِ فَاِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا۔

۴۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس کے نظم وانتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی وجہ سے لوگ آفات سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال ہوگا۔

۱۹۳۸: بَابُ النَّصِيْحَةُ لِلْإِمَامِ

باب: امام سے اخلاص قائم رکھنا

۴۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَاَلْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِيْ حَدَّثَ اَبِيْ حَدَّثَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ ریاکاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم رکھے)۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت خلوص (اور سچائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

۴۲۰۶: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عِجْلاَنَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے بلاشبہ دین نصیحت ہے)۔

۴۲۰۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ وَ عَنْ سُمَيٍّ وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

۱۹۳۹: بَاب بِطَانَةُ الْاِمَامِ

باب: امام کی طاقت کا بیان

۴۲۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمُرَ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ وَالٍ اِلاَّ وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لاَ تَاْلُوْهُ خَبَالاً فَمَنْ وُقِىَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِىَ وَهُوَ مِنَ الَّتِىْ تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۴۲۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بطانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ تو بچ گیا اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب بلانے والی ہے)۔

۴۲۰۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ

۴۲۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْخَيْرِ وَ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَ تَحُضُّهٗ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بلاتی ہے لیکن اللہ عزوجل کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ لیکن اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرما دیا ہے۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بطانہ دراصل کپڑے کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہر حال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت ودیعت کی ہوئی ہوتی ہیں اور رسول کریم ﷺ کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شر کی قوت خیر کی قوت کے ماتحت تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بُعِثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كَانَ بَعْدَهٗ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

۴۲۱۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: دُنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصلتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بُری عادت سے محفوظ رہا تو وہ بچ گیا۔

۱۹۴۰: بَابُ وَزِيْرُ الْاِمَامِ

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ خَيْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِيْرًا صَالِحًا اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ۔

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے حکمران ہو پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (صاحب بصیرت، عقل مند اور منصف مزاج، معاملہ فہم) اور اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلائے گا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند مدبر مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت باثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک وملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل احمق حقوق انسانی سے ناآشنا انسانیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خودغرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے رسوائی ذلت شکست وریخت اس کا عقد دین جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل وانصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیے گئے ہیں لاچار ضعیف کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم کو ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے باغی اور ان کو دقیانوسی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۴۱: بَابُ جَزَاءِ مَنْ أَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَأَطَاعَ

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۴۲۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْأَيَامِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَأَرَادَ نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ أَبُوْمُوْسٰى فِي حَدِيثِهِ قَوْلًا حَسَنًا وَ قَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

۴۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۴۲۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

۴۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کا حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلاَّ اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلاَ سَمْعَ وَلاَ طَاعَةَ۔

چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن لے اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلافِ شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اوّلاً 'افہام وتفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلاف شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود ناکامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلافِ شرع کام کرے یا خلافِ شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دِل سے ہی اس کو بُرا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کی حدیث ((و ذلك اضعف الايمان)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۱۹۴۲: باب ذِكْرُ الْوَعِيْدِ لِمَنْ اَعَانَ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس سے متعلق

۴۲۱۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

۴۲۱۴: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمراں ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم و زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

۱۹۴۳: باب مَنْ لَّمْ يُعِنْ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں اس کا اجر وثواب

۴۲۱۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ

۴۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِیِّ عَنْ کَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَیْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَیْسَ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ۔

قسم کے تھے یعنی عربی اور عجمی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے باشندے اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار کون؟) آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے سنا میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے پھر ان کے جھوٹ کو سچ کرے اور ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہے اور نہ ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا۔

۱۹۴۴: باب فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ

باب: جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت

۴۲۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کہنا ظالم حکمران کے سامنے۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آ جانا یقینی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

۱۹۴۵: باب ثَوَابُ مَنْ وَفٰی بِمَا بَایَعَ عَلَیْهِ

باب: جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اجر

۴۲۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے زنا کاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (دُنیا میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

۱۹۴۲:بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

باب:حکومت کی بُری خواہش سے متعلق

۴۲۱۸: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۴۲۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ حکومت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت مدد کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہرحال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اُس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھیانک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنا محض اس لئے ہو کہ نااہل جاہل دین دشمن احکامات الٰہیہ سے ناآشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضائقہ نہیں محض بادشاہ کہلوانے تشہیر کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

اٰخر کتاب البَیعۃ

۴۰

کتاب العقیقة

عقیقہ کے آداب واحکام

۴۲۱۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِیْقَةِ فَقَالَ لَا یُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا یُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهٖ فَلْیَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَبِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِیْعًا۔

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اُس عقیقہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

عقیقہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں عقیقہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق الوالدین استعمال ہوتا ہے اور عقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو عقیقہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جانے لگا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں ۱۴ ویں یا ۲۱ ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور عقیقہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جانے والی بکریاں

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیقہ میں جو بال کاٹے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیقہ کرنے سے بچہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

۴۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا۔

۱۹۴۸: بَابُ الْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ

باب: لڑکے کی جانب سے عقیقہ

۴۲۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ حَبِيْبُ وَ يُوْنُسُ وَقَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

۴۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو دور کرو۔

۴۲۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاؤُسٍ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۲: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۱۹۴۹: بَابُ الْعَقِيْقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۳: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۵۰: بَابُ كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۴۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۲۴: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُبَیْدِاللّٰہِ وَھُوَ ابْنُ اَبِی یَزِیْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ بِالْحُدَیْبِیَةِ اَسْاَلُہٗ عَنْ لُحُوْمِ الْھَدْیِ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ عَلَی الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَی الْجَارِیَةِ شَاةٌ لَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ میں) اور لڑکی پر ایک بکری مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری)۔

۴۲۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰہِ بْنُ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ کُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ لَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

۴۲۲۵: حضرت ام کرزؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عقیقہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔ مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۲۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ ھُوَ ابْنُ طَھْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ بِکَبْشَیْنِ کَبْشَیْنِ۔

۴۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیقہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیقہ میں ذبح فرمائے)۔

۱۹۵۱: مَتٰی یُعَقُّ

باب: عقیقہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۴۲۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَھُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ عَنْ سَعِیْدٍ اَنْبَاَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کُلُّ غُلَامٍ رَھِیْنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ تُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ سَابِعِہٖ وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ وَیُسَمّٰی۔

۴۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے اور قربانی کی جائے (یعنی عقیقہ کیا جائے) اس کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

بچہ کے گروی ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہن رکھی ہوئی چیز یا گروی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہئے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغر سنی میں ہی

فوت ہو گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا عقیقہ نہ کیا ہوگا۔ قوله كل غلام اريد بها مطلق المولود ذكر آكان او انثى رهين. اى مرهون والناس خير كلام فعن احمد هذا فى الشفاعة يريد انه اذا لم يعق عنها فمات طفلا لم يشفع فى والدين الخ

(زہر الربی' ص: ۱۸۸ علی نسائی' مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

۴۲۲۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهُ فِي الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو عقیقہ کی حدیث تو انہوں نے کس سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے)۔

(۴۱)

کتاب الفرع والعتیرۃ

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۴۲۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے۔

۴۲۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثْتُ اَبَا اِسْحٰقَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۳۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی جیٹھے بچے کو کہا جاتا ہے یہ پہلے پہل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا دور جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سو اونٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وھی اول ولد تنتج الناقۃ و فی شرح السنۃ کانوا یذبحونہ لھتھم فی الجاھلیۃ و قد کان المسلمون یفعلونہ فی بدء الاسلام ثم نسخ ولا عتیرۃ وھی نشاۃ تذبح فی رجب یتقرب بھا اھل الجاھلیۃ والمسلمون فی صدر الاسلام ۔ زہر الربی حاشیہ نسائی شریف ص ۱۸۸ ج ۲ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَضْحَاةً وَ عَتِيْرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُ اَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ فِيْ رَجَبَ۔

۴۲۳۱: حضرت مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عتیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابن عون عتیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ وَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفَرَعَ قَالَ حَقٌّ فَاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَكْرًا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُكْفِئَ اِنَاءَكَ وَ تُوَلِّهَ نَاقَتَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِيْرَةُ قَالَ الْعَتِيْرَةُ حَقٌّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيٌّ الْحَنَفِيُّ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ اَحَدُهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَ بِشْرٌ وَ شَرِيْكٌ وَ آخَرُ۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لیے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کاٹنے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں سوکھ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو اُلٹ کر رکھ دو گے (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عتیرہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زُرَارَةَ بْنِ كَرِيْمِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْحٰرِثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَيْتُهُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ عضباء تھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے واسطے دعاء مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

اَرْجُوْا اَنْ یَخُصَّنِیْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِیْ فَقَالَ بِیَدِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ یُفَرِّعْ فِی الْغَنَمِ اُضْحِیَتُهَا وَقَبَضَ اَصَابِعَهٗ اِلَّا وَاحِدَةً۔

آدمی نے عرض کیا: عتیرہ اور فرع میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرمالیں علاوہ ایک انگلی کے۔

عضباء کی تشریح:

عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھدے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضبا، وهو علم لها منقولًا ناقة عضباء ای مثقوقة الاذن و قال بعد فهم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشری ای ان قال وهی قصيرة اليد نهايه بحوالہ زہر الربٰی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر امطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۴: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَرَارَةَ السَّهْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّهِ الْحٰرِثِ ابْنِ عَمْرٍو ح وَاَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی ابْنُ زُرَارَةَ السَّهْمِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّهِ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِیَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِاَبِیْ اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّیْ اسْتَغْفِرْلِیْ فَقَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۴۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' میرے لئے دعائے مغفرت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۱۹۵۳: باب تَفْسِیْرُ الْعَتِیْرَةِ

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۴۲۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِیْلٌ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ نُبَیْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اَیِّ

۴۲۳۵: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

غرباء ومساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔

۴۲۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ وَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَ رُبَّمَا ذَكَرَ اَبَا قِلَابَةَ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْبَحُوْا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَا شِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ۔

۴۲۳۶: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منیٰ میں آواز دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور روزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۴۲۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَاَحْسَبُنِيْ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَ اَدَّخِرُوْا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ غَنَمُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهٖ عَلَى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ

۴۲۳۷: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ ھذیل کا فرد تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تاکہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھا لو یا صدقہ کر دو تاکہ تمام محتاجوں کو مل جائے اور کوئی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنا دیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑ دو اور یہ دن ۱۰' ۱۱' ۱۲ ذی الحجہ ہیں کھانے اور پینے کے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے لیکن

خَيْرٌ۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۱۹۵۴: بَابُ تَفْسِيْرُ الْفَرَعِ

باب: فرع کے متعلق احادیث

۴۲۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَانَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً يَعْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْهَا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۳۸: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دِل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ فَلَقِيْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

۴۲۳۹: حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس قدر ہو سکے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا کھلاؤ۔

۴۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ وَ عَنْ وَكِيْعِ ابْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَنَاْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ وَكِيْعُ ابْنُ عُدُسٍ فَلَا اَدَعُهُ۔

۴۲۴۰: حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رجب میں ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھایا کرتے تھے اور جو کوئی ہمارے پاس آتا تھا ہم لوگ اس کو کھلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت وکیع نے بیان کیا کہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہِ رجب کی قربانی کو)۔

۱۹۵۵: باب جُلُودُ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال سے متعلق

۴۲۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَكْلَهَا۔

۴۲۴۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اسکی کھال' بال یا سینگوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۴۲۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ اَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا حُرِمَ اَكْلُهَا۔

۴۲۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ يَعْنِيْ يَزِيْدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوْا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوْا بِهِ قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِمَ اَكْلُهَا۔

۴۲۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۴: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ

۴۲۴۴: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مرگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع کیوں

مُنْذُجِيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَاَّ دَفَعْتُمْ اِهَابَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

نہیں اُٹھایا؟

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی ہے اگر چہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی ہی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اس طرح سے کام میں لائی جاسکتی ہے جس طرح سے مذبوحہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں) پڑھ لیں۔ (جامی)

۴۲۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ مَيْتَةٍ فَقَالَ اَلَا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے جو کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ اَلَا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردار بکری کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهَا حَتّٰى صَارَتْ شَنًّا۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہوگئی۔

۴۲۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہوگئی تو وہ کھال پاک ہوگئی۔

۴۲۴۹: اَخْبَرَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّا نَغْزُوا هٰذَا الْمَغْرِبَ وَاِنَّهُمْ اَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُوْرٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَاْيِكَ اَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی مما لک جاتے ہیں وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جواباً) کہا: جس چیز پر دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا: یہ تم اپنی عقل و فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۴۲۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّقِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَاَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِيْ اِلَّا فِيْ قِرْبَةٍ لِيْ مَيْتَةٍ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۰: حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو وہ پانی مردار جانور کی مشک میں ہے (یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تو وہ کھال دباغت سے پاک ہو گئی۔

۴۲۵۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا۔

۴۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کرنے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ (کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۴: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی پاکی اس کی (کھال کی) دباغت کرنا ہے۔

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهٖ جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟

۴۲۵۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهٗ عَنِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا اَنَّهٗ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِصَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

۴۲۵۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک بکری کو گدھے کی طرح سے گھسیٹتے ہوئے نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پاک کر دیتا پانی اور قرظ (نامی گھاس یا چھال وغیرہ کہ جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

۴۲۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۶: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر فرمایا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ نہ فائدہ حاصل کرو مردے کی کھال یا پٹھے سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ کو لگ جائیں گی کہ آج کل نمک وکیمیکل وغیرہ سے دباغت دی جاتی ہے وہ بھی درست ہے)۔

۴۲۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تحریر فرمایا: تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردار کی کھال یا پٹھے سے۔

۴۲۵۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی جُهَيْنَةَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ

۴۲۵۸: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردہ کی کھال یا پٹھے سے نفع نہ حاصل کرو۔

بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَصَحُّ مَا فِیْ هٰذَا الْبَابِ فِیْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ حَدِيْثُ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

مردار کی کھال سے متعلق امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گذر چکی ہے) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قال عبدالرحمن اصح ما فی هذا الباب فی جلود الميتة اذا دبغت حديث الزهری عن عبيدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن ميمونة (متن سنن نسائی شریف)

۱۹۵۷: بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا

۴۲۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ۔

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

۱۹۵۸: بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰی عَنْ

۴۲۶۰: حضرت ابوملیح سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ وَمَیَاثِرِ النُّمُوْرِ۔

۴۲۶۱: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے چرچاموں (بچھونا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْ کَرِبَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّکُوْبِ عَلَیْهَا قَالَ نَعَمْ۔

۴۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی تم کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

بَابُ النَّهْیُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِ الْمَیْتَةِ

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَکَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَ الْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ یَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَّلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

۴۲۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے شراب مردار سور اور بتوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی تو استعمال ہوتی ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کر دے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلایا پھر اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت لگائی۔

۱۹۶۰: بَابُ النَّهْیُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث

۴۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

۴۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی انہوں نے کہا کہ

بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي اَذَابُوْهَا۔

اللہ عزوجل سمرہ کو تباہ کر دے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل یہودیوں کو تباہ کر دے جس وقت ان پر چربی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت کیا)۔

۱۹۶۱: بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

باب: اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟

۴۲۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ۔

۴۲۶۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ چوہے کو (گھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی گھی کھا لو۔

گھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ گھی جما ہوا ہے تو اس کے اثرات تمام گھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے گھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر گھی بہنے والا ہے تو چوہا گرنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیلی بحث ہے۔

اگر مزید تفصیل مقصود ہو تو اردو مذکورہ کتاب ''بہشتی زیور ص: ۵۷'' حصہ اول میں تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

۴۲۶۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاَلْقُوْهُ۔

۴۲۶۶: اس روایت کا مضمون حسب سابق ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ گھی جما ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ چوہا اور جو اس کے چاروں طرف گھی ہے اس کو نکال کر پھینک دو۔

۴۲۶۷: اَخْبَرَنَا خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بُوْذَوَيْهِ اَنَّ مَعْمَرًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ اِنْ كَانَ

۴۲۶۷: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر وہ گھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام گھی خراب ہو گیا)۔

جَامِدًا فَالْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ اِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

۴۲۶۸: اَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْخَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

۴۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے۔)۔

۱۹۶۲: باب الذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۴۲۶۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

۴۲۶۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْعَقِيْقَةِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

(۴۲)

کتاب الصید والذبائح

شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۹۶۳: بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الصَّيْدِ

باب: شکار اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا

۴۲۷۰: اَخْبَرَنَا الْإِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ يَاْكُلْنَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهَا قَتَلَ۔

۴۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار کو کتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھا گئے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھا ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار کس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ وہ کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا (مثلاً مشرکین و کفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

۱۹۶۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُس چیز کو کھانے کی ممانعت

۴۲۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَ قِيْذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَخَذَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَاِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيْتَ اَنْ يَكُوْنَ اَخَذَ مَعَهُ فَقَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ۔

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھالو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوذہ ہے (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھالو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑ لیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

معراض اور موقوذۃ کی تحقیق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترچھے پن سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ المعراض بكسر ميم خشبة ثقليته او عصاً في طرفها حديدة او يسهم لا ريش له بان نفذ في اللحم و قطع شيئًا من الجلد...... زہر الربیٰ علی النسائی ص: ۱۹۲' ج ۲ اور موقوذہ وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر' لاٹھی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۶۵: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۴۲۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالصَّمَدِ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَاْخُذُ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا

۴۲۷۲: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر پر کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر وہ تیر آڑا

تَاكُلْ۔

لگے تو نہ کھاؤ۔

۱۹۶۶: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق

۴۲۷۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِیُّ الْمُحَارِبِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِیْ وَ اَصِيْدُ بِكَلْبِی الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِی الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ۔

۴۲۷۳: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کرلو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

۱۹۶۷: بَاب اِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۴۲۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ اَبُوْ صَالِحٍ الْمَكِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كِلَابِی الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَیَّ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِّنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْزِقُ قَالَ اِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاكُلْ۔

۴۲۷۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گذر چکی ہے) پھر وہ (نوک سے) گھس جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض ترچھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

۱۹۶۸: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهٖ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۴۲۷۵: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَخَالَطَتْہُ اَکْلُبٌ لَمْ تُسَمِّ عَلَیْھَا فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھَا قَتَلَہٗ۔

۴۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑ دو پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

۱۹۶۹: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا غَیْرَہٗ

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ

۴۲۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَسَمَّیْتَ فَکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ کَلْبًا اٰخَرَ مَعَ کَلْبِکَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑ و تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ وَھُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَکَانَ لَنَا جَارًا وَ دَخِیْلًا وَ رَبِیْطًا بِالنَّھْرَیْنِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِیْ اَیُّھُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دُنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترک دنیا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو پکڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِہٖ

۴۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

ذٰلِكَ

۴۲۷۹: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الْغَیْلَانِیُّ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِیْ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّیْتَ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰی نَفْسِهٖ وَاِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهٗ غَیْرَهٗ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِهٖ۔

۴۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑو بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار کو کھالو اور اگر جو کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے کھانے کے لیے ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا) اور جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر)۔

۴۲۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ اَبِی السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِیِّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ وعَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِیْ كَلْبًا آخَرَ لَا اَدْرِیْ اَیُّهُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِهٖ۔

۴۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کے کتے پر۔

۱۹۷۰: باب الْكَلْبُ یَاْكُلُ مِنَ الصَّیْدِ

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟

۴۲۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ اَنْبَاَنَا زَكَرِیَّا وَ عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِیْذٌ قَالَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ كَلْبِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَهٗ كَلْبًا غَیْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ

۴۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر (وہ تیر) نوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر ترچھا پڑے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار دے البتہ اگر اس میں سے وہ شکار کھالے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰی غَيْرِهٖ۔

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمِ الطَّائِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْهِ وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے شکار نہ کھائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر کتا وہ شکار کھا لے (یا مُنہ مارے) تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے واسطے پکڑا نہ کہ تمہارے واسطے۔

۱۷۱: بَابُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۴۲۸۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ السَّبَّاقِ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰی اِنَّهٗ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيْرِ۔

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ہم (ملائکہ رحمت) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَثْنٰی مِنْهَا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے

فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْمَا شِيَةٍ۔

جائیں۔

۴۲۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَا شِيَةٍ۔

۴۲۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے سب قسم کے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا' سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةُ الْكِلَابِ الَّتِي اَمَرَ بِقَتْلِهَا

باب: آپ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟

۴۲۸۷: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْاَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَاَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ اَوْ صَيْدٍ اَوْ مَا شِيَةٍ فَاِنَّهٗ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم لوگ ان کتوں میں سے ایک کالے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالو کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

۱۹۷۳: بَابُ اِمْتِنَاعُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُوْلِ بَيْتٍ فِيْهِ كَلْبٌ

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہونا

۴۲۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔

۴۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یا دکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی جنبی شخص ہو۔

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہو گیا البتہ بلاضرورت شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الاختلاف حسب اختلاف الزمان فاولًا فی امر الکلاب حتی امر بقتلی ثمّ فسخ القتل و بین انه یتقص من

الاجر قیراطان ثم خفف من ذالك الی قیراط. زہر الربیٰ حاشیہ نسائی ص ۱۹۴ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کیمرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب التصویر احکام التصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنبی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کرلے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلاضرورتِ شرعی کتا پالنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گلے کی حفاظت یا شکار کرنے یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۴۲۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

۴۲۸۹: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا تصویر ہو۔

۴۲۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ مَيْمُوْنَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهٗ مَيْمُوْنَةُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِيْ اَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِيْ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهٗ كَذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَاَمَرَبِهٖ فَاُخْرِجَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِهٖ مَاءً فَنَضَحَ بِهٖ مَكَانَهٗ فَلَمَّا اَمْسٰى لَقِيَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ

۴۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کے وقت غمگین اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرا اترا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تخت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گذشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ تَلْقَانِی الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ قَالَ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۹۷۴: بَابُ الرُّخْصَةُ فِیْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ اِلَّا ضَارِيًا اَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ۔

۴۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ السَّعْدِیُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِیْ زُهَيْرٍ الشَّنَائِیُّ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَا يُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

۴۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ) کتا پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔

۱۹۷۵: بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

باب: شکار کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت سے متعلق

۴۲۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۴۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

۴۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَا شِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ۔

ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۱۹۷۶: بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَا شِیَةٍ اَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ۔

۴۲۹۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۲۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَا شِیَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ۔

۴۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۷: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَیَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَیْسَ بِكَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا مَا شِیَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ كُلَّ یَوْمٍ۔

۴۲۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتا پالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۲۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَا شِیَةٍ اَوْ كَلْبَ صَیْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ۔

۴۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا شکار کا کتا (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتا پالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیت کا کتا وہ بھی معاف ہے (یعنی باغ' باغیچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتا اگر کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

۱۹۷۷: باب النَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۴۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۴۲۹۹: حضرت ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اُجرت اور نجومی کی اُجرت لینے (دینے) سے۔

۴۳۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

۴۳۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اُجرت نجومی کی اور طوائف کی۔

کتے کی فروخت اور نجومی کی اجرت:

کتے کی خرید و فروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ **قوله عن ثمن الكلبالي ان قال و قد وردت فيه احاديث كثير و فما كان على هذا الحكم فثمنه حرام ثم لما ابيح الانتفاع بالكلب لاصطياد** ...... زہر الربیٰ علی النسائی ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النهي عن ثمن الكلب خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اُجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیع سے متعلق بحث سابق میں بھی گذر چکی ہے اور نجومی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ فال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا پنڈت اور سفلی عمل کر کے اُجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اُجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اُجرت بھی حرام ہے۔

۴۳۰۱: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

۴۳۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی کتے کی قیمت اور اُجرت اور مزدوری پچھنے لگانے والے کی (یعنی سینگی لگانے کی)۔

۱۹۸۷: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّيْدِ

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۴۳۰۲: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِيْثُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ۔

۴۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بلی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۴۳۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اَفْتِنِيْ فِيْ قَوْسِيْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَاِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ اَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِيْ قَدْ اَنْتَنَ قَالَ ابْنُ سَوَاءٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْ اَبِيْ مَالِكٍ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب تیر کمان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا تیر مارے اس کو کھالو۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو آ رہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی حماد بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہرحال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيحيروى ابوحنيفه فى سنروه عن الهتيم عن عكرمت عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم فى كلب صيد و هذا سند جيد' الخ (زہر الربی علی النسائی ص: ۱۹۰' ج ۲)

١٩٧٩: اَلْاِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

۴۳۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابُوْا اِبِلًا وَّغَنَمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ اَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوْا وَ نَصَبُوْا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ فَبَيْنَمَاهُمْ كَذٰلِكَ اِذْنَدَّ بَعِيْرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ اِلَّاخَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تھامہ میں ہے رفاف عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تاکہ سب کے حالات سے باخبر رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے تھے تو انہوں نے مالِ غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مالِ غنیمت تقسیم ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے دیگیں چڑھا دیں۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیگیں الٹ دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر و متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس پر رسول کریم نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ' گائے' بیل' بکرا' بکری' دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اسکے تیر مارو پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اسلئے کہ اگر اپنے اختیار سے کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے بسم اللہ پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت کو شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

١٩٨٠: فِي الَّذِيْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟

۴۳۰۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْقُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِىْ مَاءٍ وَلَا تَدْرِى الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ۔

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیر مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھالو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَ كَلْبَكَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَاِنْ بَاتَ عَنِّىْ لَيْلَةً يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ شَيْءٍ غَيْرَهُ فَكُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِى الْمَاءِ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیر سے شکار مر جائے تو تم اس کو کھالو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھالو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اُس کو نہ کھاؤ۔

۱۹۸۱: فِى الَّذِىْ يَرْمِى الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ

باب: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۴۳۰۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ الصَّيْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا يَرْمِى الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِى الْاَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيْهِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيْهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے درندے (شیر اور بھیڑیئے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھالو۔

۴۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاِسْمَاعِيْلُ

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَیْتَ سَهْمَكَ فِیْهِ وَلَمْ تَرَفِیْهِ اَثَرًا غَیْرَهٗ وَعَلِمْتَ اَنَّهٗ قَتَلَهٗ فَكُلْ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَطْلُبُ اَثَرَهٗ بَعْدَ لَیْلَةٍ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِیْهِ سَهْمَكَ وَلَمْ یَاْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک رات گذرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی دوسرے درندے نہ نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھا لو (یعنی وہ شکار حلال ہے۔)۔

۱۹۸۲: اَلصَّیْدُ اِذَا اَنْتَنَ

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟

۴۳۱۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاوِیَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الَّذِیْ یُدْرِكُ صَیْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْیَاْكُلْهُ اِلَّا اَنْ یُنْتِنَ۔

۴۳۱۰: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد پائے تو اس کو تم کھا لو لیکن جب اس میں بدبو پیدا ہو جائے (تو تم وہ شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّیَّ بْنَ قَطَرِیٍّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَیَاْخُذُ الصَّیْدَ وَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّیْهِ بِهٖ فَاُذَكِّیْهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ اَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ نے فرمایا: جس چیز سے دل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون بہا دو۔

۱۹۸۳: صَیْدُ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۴۳۱۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ فَاٰكُلُ مِنْهُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِي الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّي اَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَرَقَ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھلائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑو اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) گھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھا لو اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

۱۹۸۴: مَا اَصَابَ بِعَرْضٍ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: جس جانور پر آڑا معراض پڑے

۴۳۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

۱۹۸۵: مَا اَصَابَ بِحَدٍّ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے متعلق حدیث

۴۳۱۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّرَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحْصَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۴۳۱۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَغَيْرُهٗ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

۴۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

سے لگے تو تم اس کو کھالو اور اگر آڑا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

۱۹۸۶: اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۴۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتَتَنَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى۔

۴۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت (دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ آفت میں مبتلا ہوگا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت مزاج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی' انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دھن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہِ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۹۸۷: اَلْاَرْنَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۴۳۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَّاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّيْ اَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

۴۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ (خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ رات میں)۔

۴۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَنَا اُتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تُدْمَى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ اِنَّهُ قَالَ كُلُوْا فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيْضِ الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۴۳۱۸: حضرت ابوحوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھالو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ویں ۱۴ویں اور ۱۵ویں تاریخ چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوگا۔

۴۳۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلَى اَبِيْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِيْ بِفَخِذَيْهَا وَ وَرِكَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهُ۔

۴۳۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرالظہران نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین میرے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۴۳۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَاصِمٍ وَ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ مَا اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا۔

۴۳۲۰: حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پتھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھالو۔

۱۹۸۸: اَلضَّبُّ

باب: گوہ سے متعلق حدیث

۴۳۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا

۴۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا

اُحَرِّمُهٗ۔

ہوں۔

۴۳۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰی فِی الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۳: كَثِیْرُ بْنُ عُبَیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِیْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِضَبٍّ مَشْوِیٍّ فَقُرِّبَ اِلَیْهِ فَاَهْوٰی اِلَیْهِ بِیَدِهٖ لِیَاْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ یَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ یَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ فَاَهْوٰی خَالِدٌ اِلَی الضَّبِّ فَاَكَلَ مِنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْظُرُ۔

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مَیْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ وَهِیَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَاْكُلُ شَیْئًا حَتّٰی یَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَلَا تُخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا یَاْكُلُ فَاَخْبَرْنَهٗ اَنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهٗ قَالَ خَالِدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طَعَامٌ لَیْسَ فِیْ اَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ اِلَیَّ فَاَكَلْتُهٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَنْظُرُ وَ حَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَیْمُوْنَةَ وَكَانَ فِیْ حَجْرِهَا۔

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرما لیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو بتلا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھا لیا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَتْ خَالَتِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَقِطًا وَسَمْنًا وَ اَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْاَضُبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلٰی مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْكَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰی مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پنیر گھی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے پنیر اور گھی تو تناول فرما لیا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دستر خوان مبارک پر کس طریقہ سے کھائی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ اَكْلِ الضِّبَابِ فَقَالَ اَهْدَتْ اُمُّ حُفَيْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَ تَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰی مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَمَرَ بِاَكْلِهِنَّ۔

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اُم حفید رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور پنیر اور گوہ بھیجا اور آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اُسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دستر خوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ اَتَيْتُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخَذَ عُوْدًا يَعُدُّ بِهِ اَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّةً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ اَیُّ الدَّوَابِّ هِیَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَكَلُوْا مِنْهَا قَالَ فَمَا اَمَرَ بِاَكْلِهَا وَلَا نَهٰی۔

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بھون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی انگلیاں شمار کرنا شروع فرما دیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرما دی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

وَدِيْعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہوگئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔ میں واقف نہیں ہوں شاید ہوسکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے ہو۔

۴۳۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيْعَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۴۳۲۹: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک اُمت ہے جو کہ مسخ ہوگئی تھی اور اللہ عز وجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گوہ ہوگا یا کوئی اور دوسرا جانور ہوگا)۔

۱۹۸۹: اَلضَّبُعُ

باب: بجو سے متعلق حدیث

۴۳۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِىْ بِاَكْلِهَا فَقُلْتُ اَصَيْدٌ هِىَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

بجو سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بجو حرام ہے: و قال ابوحنيفه و اصحابه هو حرام و به قال سعيد بن المسيب والثورى۔ البتہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ وهو حلال عند الشافعي و احمد...... زہر الربی علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۴۳۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ۔

۴۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے (یعنی جو کہ دانتوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر' بھیڑیا' بلی وغیرہ)۔

۴۳۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ و مُحَمَّدُ بْنُ

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْمُثَنّٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے۔

۴۳۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النُّبْطٰی وَلَا یَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِیْ نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

۴۳۳۳: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی مجثمہ (یعنی وہ جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گولیوں سے نشانہ بنایا جائے)۔

۱۹۹۱: اَلْاِذْنُ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی وَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَ اَذِنَ فِی الْخَیْلِ۔

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غزوۂ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت (کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۴۳۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِیْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں کھایا کرتے تھے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۴۳۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

۴۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال نہیں ہے گھوڑے اور خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۴۳۳۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۴۳۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالَ قَالَ لَا۔

۴۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا خچروں کا؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

حدیث

۴۳۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَ مَالِكٌ

۴۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

وَاُسَامَةُ عَنْ ابْنِ شهاب عَنِ الْحَسَنِ و عَبْدُاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

۴۳۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے روز۔

۴۳۴۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لیکن اس روایت میں خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ نَضِيْجًا وَنِيْئًا۔

۴۳۴۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ الْحُمُرَ فَاَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا فَاَكْفَاْنَاهَا۔

۴۳۴۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے غزوۂ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے آواز لگائی کہ رسول کریمؐ نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا)۔

۴۳۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَخَرَجُوْا اِلَيْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيْ فَلَمَّا رَاَوْنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ وَ رَجَعُوْا اِلَى

۴۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے روز صبح ہی صبح پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی کھیتی کرنے کے لیے اسلحہ لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لشکر اور تمام دوڑتے ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَاَصَبْنَا فِيْهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ۔

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیبر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیبر کا قلعہ آخرکار فتح ہو گیا اور خیبر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیئے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاکی ہے۔

گدھے کا گوشت:

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ ولا يحل ذوناب ولا الحشرات والحمر والاهليه بخلاف الوحشية خانها وبنها حلال و قوله بخلاف الوحشية و ان صارت اہلیة و وقع على الاكاف. فتاویٰ شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۴۳۴۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوْا فِيْهَا حُمُرًا مِّنْ حُمُرِ الْاِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَاَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَاَذَّنَ فِي النَّاسِ اَلَا اِنَّ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۴۳۴۸: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۴۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۳۴۹: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۱۹۹۴: بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

۴۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ۔

۴۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۳۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ اَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ فَيُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ يَّاْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِىْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ هٰذَا الْحِمَارُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ يُقَسِّمُهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

۴۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحا مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک (یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بہز کا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاَتٰى بِهِ اَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوْا لَنَا فَاَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۴۳۵۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ کھالیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے (اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو ہدیہ دے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۹۹۵: بَاب اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی اُتِیَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُهَا تَاْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اٰكُلَهُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُهُ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۴۳۵۳: حضرت زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کے پاس ایک (پکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہوگیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نزدیک آجاؤ اور اس کو کھالو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقُدِّمَ طَعَامُهُ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرَ كَاَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ۔

۴۳۵۴: حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آ گیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تُو نزدیک آ جا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگرچہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے: فيه جواز اكل الدجاجة الانسيته و وحشية وهو بالاتفاق الا عن بعض على سبيل الورع الّا ان بعضهم استثنى الجلالة وهو ما ياكل الا قذرًا' الخ زہر الربیٰ علی سنن نسائی ص: ۱۹۹' ج ۲۔

۴۳۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر والے دن ہر ایک پنجے والے درندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور پنجہ سے شکار کرے۔

۱۹۹۶: اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

باب: چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِي بِهَا۔

۴۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا کہ تُو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلاوجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

۱۹۹۷: بَاب مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۴۳۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ۔

۴۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۴۳۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهٗ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۴۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامانِ سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان ناکافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہوگیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریا نے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۴۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِنْ وَدَكٍ وَنَزَلَ فِيْ حَجَّاجِ عَيْنِهٖ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَكَانَ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِيْنَا الْقَبْضَةَ ثُمَّ صَارَ اِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا۔

رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلے کے لوٹنے کو (اس جگہ لفظ خبط سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ ایسی بھوک لگی کہ آخر کار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر سمندر نے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فربہ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابوعبیدہؓ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک مٹھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

۴۳۶۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهُ

۴۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہوگئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریا نے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

فَنَهَانَا اَبُوْعُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلُوْا فَاَكَلْنَا مِنْهُ اَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ بَقِىَ مَعَكُمْ شَىْءٌ فَابْعَثُوْا بِهٖ اِلَيْنَا۔

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کے راستہ میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۴۳۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَ زَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا اَنْ جُزْنَاهُ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِىُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبَطَ بِقِسِيِّنَا وَنَسَفُّهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى سُمِّيْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ اَجَزْنَا السَّاحِلَ فَاِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيْبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَاْكُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّوْنَ كُلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيْقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ فِىْ مَوْضِعِ عَيْنِهٖ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَرَحَلَ بِهٖ اَجْسَمَ بَعِيْرٍ مِّنْ اَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَاَجَازَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِيْرَاتِ قُرَيْشٍ وَ ذَكَرْنَا لَهٗ مِنْ اَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ

۴۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیلا کر دیا (اس لیے کہ جلدی ہی واپسی کی امید تھی) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک مٹھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نہ ملی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخرکار یہاں تک نوبت آ گئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھانک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام جیش خبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک ٹیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ عنبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے اور راہ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطراری حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تاکہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آ گئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کی؟ ہم نے عرض کیا: قریش کے

رَزَقَكُمُوْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

قافلوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: اَلضِّفْدَعُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۴۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِيْ دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهٖ۔

۴۳۶۲: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا ناجائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا ٹرٹر کرنا دراصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا ناجائز ہوا۔

ہاں! پری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹ : اَلْجَرَادُ

باب: ٹڈی سے متعلق حدیث شریف

۴۳۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَ هُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳: حضرت ابو یعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۴۳۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۴: حضرت ابو یعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث

۴۳۶۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۴۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک اُمت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَیْتِهِنَّ فَحُرِّقَ عَلٰی مَا فِیْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً وَقَالَ الْاَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ یُسَبِّحْنَ۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلایا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهٗ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

۴۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اسی مضمون کی روایت مذکور ہیں۔

(۴۳)

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۴۳۶۸: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰی هِلَالَ ذِی الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰی یُضَحِّیَ۔

۴۳۶۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عید الاضحیٰ کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَقْلِمْ مِّنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا یَحْلِقْ شَیْئًا مِّنْ شَعْرِهٖ فِیْ عَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِی الْحِجَّةِ۔

۴۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک۔ (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے)۔

۴۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عُثْمَانَ الْاَحْلَافِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَدَخَلَتْ اَیَّامُ الْعَشْرِ فَلَا یَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ فَذَکَرْتُهٗ لِعِکْرِمَةَ فَقَالَ اَلَا یَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَالطِّیْبَ۔

۴۳۷۰: حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روز آ جائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۳۷۱: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرِهٖ شَيْئًا۔

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کتروائے)۔

۲۰۰۲:بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاُضْحِيَّةَ

باب: جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟

۴۳۷۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ ذَكَرَ آخَرِيْنَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ تُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ وَ تَقُصُّ شَارِبَكَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: مجھ کو ماہ ذی الحجہ دس تاریخ میں بقر عید کرنے کا حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے اس روز کو اس امت کے لئے عید بنایا۔ اس نے عرض کیا: اگر میرے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی قربانی کے مطابق نصاب موجود نہ ہو) لیکن ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (اس لیے کہ ایک ہی جانور موجود ہے کہ جس کی قربانی کرنے سے دشواری ہو گی) لیکن تم اپنے بال اور ناخن کتروا لو اور مونچھ کے بال مونڈ لو بس یہی تمہاری قربانی ہے اللہ عزوجل کے نزدیک۔

عیدالضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تاکہ حجاج کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا يوخذ من شعر والخ جمله الجمهور على النتيزيهه قيل التنشبيه مالمحرم الخ زہر الربیٰ ص: ۲۱۷ حاشیہ نسائی شریف۔

واضح رہے کہ بکرا' بکری' گائے' بیل' بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے کے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل مبارک تھا۔

۲۰۰۳:بَابُ ذَبْحُ الْاِمَامِ اُضْحِيَّتَهٗ بِالْمُصَلّٰى

باب: امام کا عیدگاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۴۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ

۴۳۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ قَدْ كَانَ اِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

۲۰۰۴: بَابُ ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلّٰى

باب: لوگوں کا عیدگاہ میں قربانی کرنا

۴۳۷۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ اَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَاٰى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقرعید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کر لے۔

نماز عیدالاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نماز عیدالاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں کے لوگ نماز عیدالاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نماز عیدالاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نماز عید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور دیہی علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نماز عید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۰۵: بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءِ

باب: جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ کانے جانور کی قربانی

۴۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ عَنْ اَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ مَوْلٰى بَنِيْ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِيْ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ

۴۳۷۶: حضرت ابوضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا نام عبید بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيْ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ قُلْتُ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَاَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۶: بَابُ الْعَرْجَاءِ

باب: لنگڑے جانور سے متعلق

۴۳۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالُوْا اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِيْ مَا كَرِهَ اَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَضَاحِيْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِيْنَ فِي الْاَضَاحِيْ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

۴۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۷: بَابُ الْعَجْفَاءِ

باب: قربانی کے لیے دبلی گائے وغیرہ

۴۳۷۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

۴۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَكَرَ آخَرَ وَ قَدَّمَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ وَاَصَابِعِي اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهِ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي۔

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

۲۰۰۸: بَابُ الْمُقَابَلَةُ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرْفُ اُذُنِهَا

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو اس کا حکم

۴۳۷۹: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو ''مقابلہ'' سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابرہ سے منع کیا اور بتراء سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابَرَةُ وَهِيَ مَا قُطِعَ مِنْ مُؤَخَّرِ اُذُنِهَا

باب: مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق

۴۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۸۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء مقابلہ مدابرہ شرقاء اور خرقاء جانور کی قربانی نہ کریں۔

۲۰۱۰: بَابُ الْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ اُذُنُهَا

باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق

۴۳۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

۴۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ مدابرہ شرقاء اور جدعا (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۱۱: بَابُ الشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوْقَةُ الْاُذُنِ

باب: جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اس کا حکم

۴۳۸۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُضَحِّيْ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

۴۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء کی۔

۴۳۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

۴۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان اچھی طرح دیکھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور گزشتہ حدیث میں مذکور جملہ ((وَ اَنْ لَا تُضَحِّيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور ''بتراء'' وہ جانور ہے کہ جس کی دُم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

۲۰۱۲: بَابُ الْعَضْبَاءُ

باب: قربانی میں عضباء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی) سے متعلق

۴۳۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

۴۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ ابْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُضَحِّيْ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ اِلَّا عَضَبَ النِّصْفِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھا یا آدھے سے کم سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے)۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ

باب: قربانی میں تو مسنہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْيَنَ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔

۴۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مُسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مُسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کرلو۔

۴۳۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ اَضَاحِيَّ فَاَصَابَتْنِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

لو۔

۴۳۸۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَذَعٍ مِّنَ الضَّانِ۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۴۳۹۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقرعید کے دن آ گئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک مُسنہ خریدنے لگا قربانی کے لیے ایک آدمی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آ گیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعہ دے کر مُسنہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آ سکتا ہے کہ جس کام پر ثنی (مُسنہ) آ سکتا ہے۔

مُسنہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں مُسنہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر کے نصاب میں ایک دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہوگا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے' بیل' بھینس میں دو سال اور بھیڑ' بکرا' بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمریں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل' بھینس' گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ' دنبہ چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔

والمثني من الابل خمس سنين و طعن في السادسة و من البقر سنتان و طعن في الثالثة و من الغنم سنةً و طعن في الثانية۔ شرح المؤطا علی حاشیہ نسائی ص: ۲۰۳' ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبحوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے مُسنہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری' بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں ثنی اور مُسنہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ

۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو بقرعید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک مُسنہ

سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ قَبْلَ الْاَضْحٰی بِیَوْمَیْنِ نُعْطِی الْجَذَعَتَیْنِ بِالثَّنِیَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِیُ مَا تُجْزِیُ مِنْهُ الثَّنِیَّةُ۔

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر ثنیٰ کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔

۲۰۱۴: بَابُ الْکَبْشِ

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۴۳۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ قَالَ اَنَسٌ وَاَنَا اُضَحِّیْ بِکَبْشَیْنِ۔

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی بھیڑوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

املح سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ املح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّی النَّبِیُّ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ذَبَحَهُمَا بِیَدِهٖ وَسَمّٰی وَ کَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰی صِفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو املح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ اَضْحٰی وَانْکَفَاَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۶: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ

۴۳۹۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَاَنَّهُ يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُذَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَمْشِىْ فِىْ سَوَادٍ وَ يَاْكُلُ فِىْ سَوَادٍ يَنْظُرُ فِىْ سَوَادٍ۔

۴۳۹۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینگ والا تھا اور موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کالے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِى الضَّحَايَا

باب: اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی ہے؟

۴۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِىْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْبَرُ عِلْمِىْ اَنِّىْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ وَحَدَّثَنِىْ بِهٖ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِى ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِى الْبَعِيْرِ عَنْ عَشَرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران عیدالاضحی کا دن آ گیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

۲۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِي الضَّحَايَا

۴۴۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ نَشْتَرِكُ فِيْهَا۔

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی ہے؟

۴۴۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

۲۰۱۷: بَابُ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْاِمَامِ

۴۴۰۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَاَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ فَذَكَرَ اَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَضْحٰى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۴۴۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبلہ کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جلدی سے قربانی کر لی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۴۴۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَ نَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ

۴۴۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقر عید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحی) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِئَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نمازِ عید الاضحی سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث: ۴۳۷۴ میں گذر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر و ثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ گذشتہ احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل و احکام ''تاریخ قربانی'' مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مفتی دار العلوم دیو بند کی کتاب ''قربانی'' میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۴۰۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهٗ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۴۴۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر سے کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۴۰۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

يَحْيىٰ عَنْ يَحْيىٰ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ يَحْيىَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِيَارٍ اَنَّهٗ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّعِيْدَ قَالَ عِنْدِىْ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا وَفِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعَةً فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّذْبَحَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے جو میرے خیال میں دومسنوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبیداللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذعہ کے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو ذبح کرو۔

۴۴۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَضْحٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَا هُمْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۵: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقرعید کی۔ لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقرعید سے قبل۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے نام پر۔

۲۰۱۸: بَابُ اِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۴۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهٗ اَصَابَ اَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيْدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهٖ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اصْطَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَاٰكُلُ قَالَ كُلْ۔

۴۴۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ نے دوخرگوش پکڑے اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز (یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھالو۔

۴۴۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ

۴۴۰۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار) پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت دیدی۔

فَذَبَحُوْهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي اَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ اِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُوْدِ

۴۴۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّيَّ بْنِ قُطْرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرْسِلُ كَلْبِيْ فَاٰخُذُ الصَّيْدَ فَلَا اَجِدُمَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاَذْبَحُهٗ بِالْمَرْوَةِ وَبِالْعَصَا قَالَ اَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعٰى فِيْ قِبَلِ اُحُدٍ فَعُرِضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتِدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِّنْ خَشَبٍ اَوْ حَدِيْدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۴۴۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون بہادو کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۴۴۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہو گیا (یعنی وہ علیل ہو گئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھونٹی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھونٹی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ

۴۴۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ اِلَّا بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

۲۰۲۱: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالسِّنِّ

۴۴۱۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام

مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے حبشیوں کی۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ حبشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت سے اجتناب ضروری ہے ۔(جامی)

۲۰۲۲: بَابُ الْاَمْرِ بِاِحْدَادِ الشُّفْرَةِ

باب: چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق

۴۴۱۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۱۲: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سب پر احسان فرض قرار دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ ذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۴۱۳: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ عَسْقَلَانُ بَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۴۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۴: بَابُ ذَكَاةِ الَّتِي قَدْ نَيَّبَ فِيهَا السَّبُعُ

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح کرنا

۴۴۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي اَكْلِهَا۔

۴۴۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اس کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرما دی۔

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرُ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبِئْرِ الَّتِي لَا يُوصَلُ اِلَى حَلْقِهَا

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۴۱۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَاَجْزَاَكَ۔

۴۴۱۵: حضرت ابوعشراء سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرُ الْمُنْفَلِتَةِ الَّتِي لَا يُقْدَرُ عَلَى اَخْذِهَا

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ

۴۴۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ قَالَ فَاَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَهْبًا فَنَدَّ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ النَّعَمِ اَوْ قَالَ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

۴۴۱۶: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے خون بہہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال غنیمت ملا) اس میں ایک اونٹ بگڑ گیا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو)۔

۴۴۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَالدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَةَ اِبِلٍ اَوْ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۴۴۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۴۴۱۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ اِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۱۸: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے پر احسان لازم فرمایا ہے (مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں پر رحم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم بالکل اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری' چاقو جب ذبح کرو تو اس کو تیز کر لو اور تم جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا

۴۴۱۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ

۴۴۱۹: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم وکرنا چاہیے) تو جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کرلو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۴۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ لِيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۱: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلمفرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (یعنی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری چاقو تیز کرلو اور جانور کو تم آرام پہنچاؤ۔

۲۰۲۸: بَابُ وَضْعُ الرِّجْلِ عَلٰى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۴۴۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ يُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۴۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت تکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۴۴۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّىْ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَ كَانَ يُسَمِّىْ وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

۴۴۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینگ دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

۲۰۳۰: بَابُ التَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۴۲۴: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ يَعْنِى ابْنَ صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِى النَّبِىَّ ﷺ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّىْ وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

۴۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پہلو پر رکھے ہوئے۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهٖ

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَأُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّىْ وَيُكَبِّرُ۔

۴۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینگ دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهٖ

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے

۴۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ

۴۴۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضَ بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ۔

۲۰۳۳: بَابُ نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے تو اس کو نحر کرے تو درست ہے

۴۴۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَكَلْنَا لَحْمَهُ خَالَفَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

۴۴۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبدہ بن سلمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا وَ نَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

۴۴۲۸: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے دورِ نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۳۴: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عز و جل کے کسی دوسرے کے واسطے

۴۴۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ حَيَّانَ يَعْنِيْ مَنْصُوْرًا عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهُ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

۴۴۲۹: حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پوشیدہ باتیں بتلاتے تھے جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں بتلاتے تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ کو کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عز و جل لعنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عز و جل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عز و جل کے علاوہ کے لئے اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عز و جل لعنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی کو مٹائے۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گناہ گار شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: تعاونو علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا سڑک پر لگے ہوئے نشان مٹائے۔

۲۰۳۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ إِمْسَاكِهِ

باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ چھوڑنا ممنوع ہے

۴۴۳۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

۴۴۳۱: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى اَنْ يُّمْسِكَ اَحَدٌ مِّنْ نُّسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۴۴۳۱: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

۴۴۳۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۲۰۳۶: بَابُ الْاِذْنُ فِیْ ذٰلِكَ

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو کھانا

۴۴۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا۔

۴۴۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ (اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۴۳۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَاسَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضًا لِمَا كَانُوْا نُهُوْا عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۴۴۳۴: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن نعمان تھا اور وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَكَانَ اَخَا اَبِيْ سَعِيْدٍ لِاُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَقَدَّمُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهٰی عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِيْهِ اَمْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَهٗ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَاْكُلَهٗ وَنَدَّخِرَهٗ۔

۴۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

قربانی کا گوشت:

بلا ضرورت شرعی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ بنانا مکروہ ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عبارت ملاحظہ ہو: قوله نهاكم قال جماهير و العلماء يباح الاكل والامساك و بعد الثلاث والنهى منسوخ ص:۲۰۷ ج ۲ زہر الربی علی النسائی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روى الامام ابوحنيفه عن علقمتا عن عبدالله بن بريده رضى الله عنه عن ابيهه ان النبى صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن لحوم الاضاحى ان امسكوها فوق ثلاثة ايام ليوسع موسعكم على فقير فكلوا و تزودو۔

(ص:۲۰۸ زہر الربی علی النسائی)

۴۴۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَمْسِكُوْا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَاَمْسِكُوْا۔

۴۴۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا' زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو' تیسرے نبیذ بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۴۳۷: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

۴۴۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مشکیزہ کے اور زیارت قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ وَّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ مَا بَدَا لَكُمْ وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَمَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دِل چاہے قبور کی زیارت کا تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں پیو لیکن تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

٢٠٣٧: بَابُ الْاِدِّخَارِ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا

٤٤٣٨: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ اَضَاحِيْهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِيْ نَهَيْتَ مِنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

٤٤٣٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عیدالاضحی کے دن غرباء و محتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آ گئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرما دیا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو مجمع کہ آ کر جمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

٤٤٣٩: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ اَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَاَحَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اٰلَ مُحَمَّدٍ ﷺ يَاْكُلُوْنَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ مَاْدُوْمٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٤٤٣٩: حضرت عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی تکلیف کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو ہنسی آ گئی اور انہوں نے کہا محمد ﷺ کی آل نے تین روز مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

٤٤٤٠: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

٤٤٤٠: حضرت عابس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ

الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَاْكُلُهٗ۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پائے اٹھا کر رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا کرتے تھے)۔

۴۴۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِمْسَاكِ الْاُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوا وَاَطْعِمُوْا۔

۴۴۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور کھلاؤ (جس وقت تک دل چاہے)۔

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُوْدِ

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۴۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّیَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهٗ قُلْتُ لَا اُعْطِیْ اَحَدًا مِّنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ۔

۴۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر والے دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ سے۔

۲۰۳۹: بَابُ ذَبِيْحَةُ مَنْ لَّمْ يُعْرَفْ

باب: وہ جانور جس جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا يَاْتُوْنَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِیْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوْا۔

۴۴۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم کھاتے وقت خدا کا نام لے لو اور کھا لو۔

۲۰۴۰: بَابُ تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

باب: آیت وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی تفسیر وتشریح

۴۴۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آیت کریمہ: وَلَا تَاْكُلُوْا

يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ اَبِىْ وَكِيْعٍ وَهُوَ هٰرُوْنُ بْنُ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الابواب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((اِلَّا فِىْ سِقَاءٍ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ بناتے تھے ان میں اب نبیذ بنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلَّ مُسْكِرٍ)) کا مطلب ہے کہ شراب اور اس جیسی تمام ہی نشہ لانے والی اشیاء سے بچو جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے افیون' چرس' گانجا' بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابق: ۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھر والوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل وعیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس وجہ سے وہ حرام ہوا۔

ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

باب: مجثمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا

۴۴۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

۴۴۴۵: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجثمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر جائے)۔

۴۴۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِى ابْنَ اَيُّوْبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فِىْ دَارِ الْاَمِيْرِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۴۴۶: حضرت ہشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّىُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُنَاسٍ وَّهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا

۴۴۴۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

مثلہ کیا ہے؟

شریعت میں مثلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹنا یا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کو زخمی کرنا بہرحال مثلہ کرنے کی سخت ممانعت فرمادی گئی۔

بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۴۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جاندار کو نشانہ بنائے (یعنی تیر یا گولی وغیرہ سے)۔

۴۴۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِى الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ۔

۴۴۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرے۔

۴۴۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جان دار کو نشانہ (یعنی اس کو باندھ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۴۴۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا بِغَيْرِ حَقِّهَا

باب: جو کوئی بلاوجہ کسی چڑیا کو ہلاک کرے؟

۴۴۵۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَاَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا اَنْ تَذْبَحَهَا فَتَاْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعُ رَاْسَهَا فَيُرْمٰى بِهَا۔

۴۴۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

۴۴۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلَفٍ يَعْنِى ابْنَ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْاَحْوَلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِىْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِىْ لِمَنْفَعَةٍ۔

۴۴۵۳: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرنے سے مقصد کھانا ہو تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مار دینا مکروہ اور گناہ ہے۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق

۴۴۵۴: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَرَّةً عَنْ اَبِيْهِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوْبِهَا وَعَنْ اَكْلِ لَحْمِهَا۔

۴۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خیبر والے دن منع فرمایا بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پسینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت

۴۴۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۴۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: مجثمہ سے اور جلالہ (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاکی کھاتا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاکی ہو چکا ہے وہ جانور گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا' مفتی بہ قول یہی ہے اور لفظ مجثمہ تشریح سابق میں گذر چکی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اگر مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

آخر کتاب الضحایا

(۴۴)

کتاب البیوع

خرید وفروخت کے مسائل واحکام کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۰۴۵: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسْبِ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۴۴۵۶: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ۔

۴۴۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا بہر حال مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام کا تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۴۴۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۴۴۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدن سے کھاؤ۔

۴۴۵۸: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

۴۴۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ وَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۴۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

۴۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۲۰۴۶: باب اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۴۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَهٗ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُّشْتَبِهَاتٍ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ اِنَّهٗ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّرْتِعَ فِيْهِ وَاِنَّ مَنْ يُّخَالِطِ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَّجْسُرَ۔

۴۴۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا' چوری' شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم لوگوں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش بنائی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء ہیں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے گرد یعنی اللہ تعالیٰ کی روش سے دور نہ رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیک ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشکوک کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۴۴۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

۴۴۶۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ اَيْنَ اَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ۔

اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاكُلُوْنَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهٖ۔

۴۴۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

۲۰۴۷: بَابُ التِّجَارَةِ

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۴۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلَ لَا حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ۔

۴۴۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرے گا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فلاں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لکھنے والے لیکن وہ نہیں مل پائے گا۔

۲۰۴۸: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِيْ مُبَايَعَتِهِمْ

باب: تاجروں کو خرید و فروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا چاہیے؟

۴۴۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَ كَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۴۴۶۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان سے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نفع کے بدل نقصان ہوگا۔

۲۰۴۹: بَاب الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۴۴۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

۴۴۶۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جتلانے والا (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ' گناہ کبیرہ ہیں)۔

۴۴۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْ شَيْئًا اِلَّا مَنَّهُ وَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْكَذِبِ۔

۴۴۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ' کبیرہ گناہ ہیں)۔

۴۴۶۷: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

۴۴۶۷: حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۴۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ۔

۴۴۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)

۲۰۵۰: باب الْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيعَةِ فِي الْبَيْعِ

باب: دھوکہ دُور کرنے کے لئے قسم کھانے سے متعلق

۴۴۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنْهُ وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لِدُنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ۔

۴۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیاداری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۴۴۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالتِ قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خاص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد و رفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہرحال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱:باب الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ

باب: جوشخص فروخت کرنے میں بچی قسم کھائے تو اس کو صدقہ دینا

۴۴۷۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَ نَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَ يُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا بِهٖ اَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۴۴۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اورلوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو دلال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجار تجویز کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کردو۔

۲۰۵۲:باب وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

باب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۴۴۷۱: اَخْبَرَنَا اَبُوالْاَشْعَثِ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۴۴۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

۲۰۵۳:باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ فِيْ لَفْظِ حَدِيْثِهٖ

باب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف

۴۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ

۴۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط لازم کر لی گئی ہے یعنی سامان کی واپسی

مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

کا اقرار کرلیا گیا ہو تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۴۴۷۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ خِيَارًا۔

۴۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بِالْوَضَّاحُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (فسخ کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۴۴۷۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْبَيِّعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے' جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخِرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں' یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کرلے۔

۴۴۷۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخِرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ

۴۴۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۴۴۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ كَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی)۔

۴۴۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ۔

۴۴۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس وقت کوئی چیز اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تاکہ وہ فسخ نہ کر سکے)

۴۴۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

۲۰۵۴: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف

۴۴۸۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا

۴۴۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

ہے لیکن فسخ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔)

۴۴۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ بَیِّعَیْنِ فَلَا بَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَابَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَکْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ بَیِّعَیْنِ لَا بَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ عَنْ بَهْزِبْنِ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلُّ بَیِّعَیْنِ فَلَا بَیْعَ بَیْنَهُمَا حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَیْعَ الْخِیَارِ۔

۴۴۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ۔

۴۴۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار ہے۔

۴۴۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ حَتّٰی

۴۴۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

يَتَفَرَّقَا اَوْ يَاْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوِيَ وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کر لیں۔

۴۴۸۹: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَاْخُذُ اَحَدُهُمَا مَارَضِيَ مِنْ صَاحِبِهٖ اَوْ هَوِيَ۔

۴۴۸۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

۲۰۵۵: بَابُ وُجُوْبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِاَبْدَانِهِمَا

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک اِن کو اختیار ہے

۴۴۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَسْتَقِيْلَهٗ۔

۴۴۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جائز نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ فسخ نہ کریں۔

۲۰۵۶: بَابُ الْخَدِيْعَةِ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا

۴۴۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ۔

۴۴۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۴۴۹۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّي لَا اَصْبِرُ

۴۴۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

عَنِ الْبَيْعِ قَالَ إِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

دھوکہ نہیں ہے۔

۲۰۵۷: بَاب الْمُحَفَّلَةِ

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق

۴۴۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ الشَّاةَ أَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا۔

۴۴۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۰۵۸: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ أَنْ يَّرْبِطَ أَخْلَافَ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ وَتُتْرَكُ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدَ مُشْتَرِيهَا فِي قِيمَتِهَا لِمَا يَرَى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا

باب: مصراۃ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ روز قبل اُس کا دودھ نہ نکالنا تا کہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اُس کی زیادہ بولی (قیمت) لگے

۴۴۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعُ تَمْرٍ۔

۴۴۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ ملو اور نہ بند کرو دودھ اونٹ اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو یعنی باہر گاؤں

وغیرہ سے جو شخص غلّہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے کو بستی کے نرخ کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلّہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۴۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنِ ابْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِیَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْیُمْسِکْهَا وَاِنْ کَرِهَهَا فَلْیَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۴۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو کوئی دودھ ٹھہرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلَاثَةَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ یُّمْسِکَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۴۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیہوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیہوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۵۹: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب: فائدہ اُسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۴۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ وَ وَکِیْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۴۴۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ ضمان کے ساتھ ہے۔

ایک قانونِ شریعت اور فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہم نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا' خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اُجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سود مند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج:۴ پہ متعلقہ حصے کا۔ (جامی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِيِّ

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے

۴۴۹۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ مُهَاجِرٌ لِلْاَعْرَابِيِّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا۔

۴۴۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تلقی سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریہ اور بخشش سے اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لا کر فروخت کرنے جو شخص آ رہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص بستی اور شہر کے نرخ کم بتلا کر اس سے سامان غلّہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ۔

۴۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ ابْنُ نُوْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

۴۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۴۵۰۲: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی باہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عزوجل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۴۵۰۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۴۵۰۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّيْ وَاَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی غرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیہوں چاول وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جامی)

''نجش'' کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیع کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

۲۰۶۲ : باب التَّلَقِّيْ

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق

۴۵۰۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ۔

۴۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تلقی سے یعنی آگے جا کر قافلہ کی ملاقات سے (اس کی تفسیر گذر چکی)

۴۵۰۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوْقَ فَاَقَرَّبِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ نَعَمْ۔

۴۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آ جائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۴۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارٌ۔

۴۵۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ؐ نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۴۵۰۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جُرَيْجٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوْسِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

۴۵۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آبادی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فسخ کرے اور اپنا مال واپس لے لے۔

۲۰۶۳: باب سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۴۵۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۴۵۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ نجش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يُسَاوِمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (نکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تاکہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آنا تھا اور نکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپ سی بھائی چارگی کے جذبہ کے پیش نظر چند زرّیں و رہنما اصول تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے بستی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ بستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہو گا اس لیے بستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل شکنی ہو گی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری سے بچانے کے لیے یہ حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کا رشتہ نکاح جا رہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کا رشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرمادیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

۲۰۶۴: باب بَيْعُ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے متعلق

۴۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔

۴۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۴۵۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَبْتَاعَ اَوْ يَذَرَ۔

۴۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۲۰۶۵: باب النَّجْشُ

باب: نجش کی ممانعت

۴۵۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۴۵۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ۔

نے نجش سے منع فرمایا۔

۴۵۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَزِيْدُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰى لِتَكْفِيَ مَا فِيْ اِنَائِهَا۔

۴۵۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَزِيْدُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْاَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِيءَ بِهٖ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا۔

۴۵۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۲۰۶۶: بَاب الْبَيْعُ فِيْمَنْ يَّزِيْدُ

باب: نیلام سے متعلق

۴۵۱۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَخْضَرُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيْمَنْ يَزِيْدُ۔

۴۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کمبل نیلام فرمایا۔

۲۰۶۷: بَاب بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ

باب: بیع ملامسہ سے متعلق احادیث

۴۵۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حِبَّانَ وَاَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۴۵۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

خلاصة الابواب ☆

نجش اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں نجش سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آ کر اسے بہکانا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلوانا اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اٹل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جامی)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث:۴۵۱۵ میں جو بیع من مزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہر حال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا چھولیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے چھولیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "قوله فنهى عنها كلها فى الصحيحين من حديث ابى هريره نهى رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة زاد مسلم اما الملامسة فان للمس كل منهما توب صاحبه بغير تامل لليزم الامس البيع من غير خيارهى عند الروية"...... (رد المحتار الشامی ص:۱۰۹ ج ۲ نعمانیہ دیوبند اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار، فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا پھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب وقبول کرتے اور نہ کسی فریق کو خیار رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "والمنابزة ان ينبذ كل و احد منهما توبه الى الاخره ولان ينظر كل واحد منهما الى ثوب صاحبه على جعل النبذ بيعا و هذه بيوعا يتعارفونها فى الجاهلية" الخ (رد المحتار ص:۱۰۹، ج ۲ نعمانیہ دیوبند)

۲۰۶۷: تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۴۵۱۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ اِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهٗ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ۔

۴۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) ملامسہ سے وہ کپڑے کا چھونا ہے اور اس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابذہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو اُلٹا کرے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

۲۰۶۹: بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۴۵۱۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ۔

۴۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

۴۵۱۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۴۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ملامسہ اور منابذہ سے۔

۲۰۷۰: بَابُ تَفْسِيْرِ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۴۵۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى بْنِ بَهْلُوْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَتَبَايَعَ

۴۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملامسہ سے اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهٖ بِيَدِهٖ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبُذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَنْبُذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ۔

جانب پھینکے اور اس پر بیع ہو۔

۴۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُّقَلِّبَهٗ۔

۴۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو اُلٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَّمَسَّهٗ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرَهٗ وَلَا يُقَلِّبَهٗ اِذَا مَسَّهٗ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے دوقسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دوقسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیع ملامسہ اور بیع منابذہ میں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع صحیح ہوگئی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا اُلٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیع لازم ہوگئی اور دوقسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے باندھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِيَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دوقسم کی بیع سے منع فرمایا۔ ایک تو بیع ملامسہ سے اور دوسری بیع منابذہ سے اور یہ دونوں بیع دورِ جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ

۴۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوقسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیع منابذہ سے دوسرے بیع

حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ اَمَّا الْبَیْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُلَامَسَةَ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَبِیْعُكَ ثَوْبِیْ بِثَوْبِكَ وَلَا یَنْظُرُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰی ثَوْبِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ یَلْمِسُهٗ لَمْسًا وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّقُوْلَ اَنْبِذُ مَا مَعِیَ وَ تَنْبِذُ مَا مَعَكَ لِیَشْتَرِیَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَلَا یَدْرِیْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا كَمْ مَعَ الْاٰخَرِ وَنَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

ملامسہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے شخص کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

۲۰۷۱: بَاب بَیْعُ الْحَصَاةِ

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۴۵۲۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ۔

۴۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

۲۰۷۲: بَابُ بَیْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهٗ

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے پہلے

۴۵۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

۴۵۲۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بائع کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

۴۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے بہتر ہونے کی حالت کا علم نہ ہو (یعنی جس وقت تک پھل کے پک جانے کا علم ہو اس وقت ان کی فروخت کی جائے)۔

۴۵۲۸: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۴۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُ وَ صَلَاحُهُ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً۔

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدلہ پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاؤُسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُ وَ صَلَاحُهُ۔

۴۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

۴۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ یُّبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَ اَنْ لَا یُبَاعَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاهِمِ وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

۴۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) منابرۂ مزابنہ اور محاقلہ سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۴۵۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَایَا۔

۴۵۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

خلاصۃ الباب ☆ درختوں پر کچے پھلوں اور بیع کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر ہے ویسے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیڑا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہٰذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

<u>مخابرہ' مزابنہ' محاقلہ کیا ہے؟</u>

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اُجرت یا کرایہ وغیرہ پر دی جائے یعنی ایک شخص کسی

کوزمین دے تا کہ وہ زمین کے اندر ہل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اُجرت مجہول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیع مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سومن آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سومن آم ان مجہول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کمی بیشی لازما ہو گی اور محاقلہ یہ ہے کہ گیہوں کی مقدار کا اندازہ کیا کہ گیہوں کی بالیوں میں سے کتنے من غلہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیہوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عریہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جامی)

۴۵۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یُطْعَمَ۔

۴۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

۲۰۷: بَابُ شِرَاءِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُہَا عَلٰی اَنْ یَّقْطَعَہَا وَلَا یَتْرُکُہَا اِلٰی اَوَانِ اِدْرَاکِہَا

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں گے

۴۵۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَہٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ حُمَیْدٍ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ بَیْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْہِیَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا تُزْہِیَ قَالَ حَتّٰی تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰہُ الثَّمَرَۃَ فَبِمَ یَاْخُذُ اَحَدُکُمْ مَالَ اَخِیْہِ۔

۴۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کے رنگ پُرکشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پُرکشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

۲۰۷۴: بَاب وَضَعُ الْجَوَائِحِ

۴۵۳۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۴۵۳۵: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ اَخِيْهِ وَ ذَكَرَ شَيْئًا عَلٰى مَا يَاْكُلُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ۔

۴۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْاَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

۴۵۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اُس کی تلافی

۴۵۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

۴۵۳۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخر کار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

۴۵۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

۴۵۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی' اُن پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب لے لو جو کچھ تم کو مل گیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے اس پر قناعت کرو دراصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آ جائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

۲۰۷۵: بَاب بَيْعُ الثَّمَرِ سِنِيْنَ

۴۵۳۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْكٍ قَالَ قُتَيْبَةُ عَتِيْكٌ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيْقٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

۴۵۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِيْنَ۔

٢٠٧٦:بَاب بَيْعُ الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا

٤٥٣٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

٤٥٣٩: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

٤٥٤٠: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَ فِلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

٤٥٤٠: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریدار کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

٢٠٧٧:بَاب بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ

باب: تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق

٤٥٤١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَ بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

٤٥٤١: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ کی ممانعت فرمائی اور (بیع) مزابنہ' درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنا' ناپ کر۔

٤٥٤٢: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

٤٥٤٢: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) محاقلہ اور بیع مزابنہ کی ممانعت فرمائی۔

٤٥٤٣: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

٤٥٤٣: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۴۵۴۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

۴۵۴۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گذر چکی)۔

۲۰۷۸: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا تُبَاعُ بِخَرْصِهَا۔

۴۵۴۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۴۵۴۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۲۰۷۹: بَابُ بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۴۵۴۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۴۵۴۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۴۵۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْ سُقٍ۔

۴۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۴۵۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۵۴۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تا کہ اس کو لوگ فروخت کر کے تر کھجور کھا سکیں۔

۴۵۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ۔

۴۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) مزابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۴۵۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

۴۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے۔

۲۰۸۰: باب اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

باب: تر کھجور کے عوض خشک کھجور

۴۵۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۴۵۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرما دیا۔

۲۰۸۱: باب بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

فروخت کرنا

۴۵۵۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

۴۵۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ناپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں اندیشہ ہے کمی زیادتی کا) تر کھجور کی فروخت' خشک کھجور کے بدلہ۔

تر کھجور کی فروخت' خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ تر کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب تر کھجور رکھ دی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت ناجائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۸۲: باب بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا

۴۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ۔

۴۵۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلّہ کا ایک ڈھیر غلّہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلّہ کے عوض۔

۲۰۸۳: باب بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

باب: غلّہ کے عوض غلّہ فروخت کرنا

۴۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

۴۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی۔ مزابنہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اُتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہو تو اس کو غلّہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۴۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت سے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ۔

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اشرفی کے عوض (بیع درست ہے)۔

۲۰۸۴: باب بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ

باب: بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں

۴۵۵۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۴۵۵۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ممانعت فرمائی کھجور کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پر کشش رنگین نہ ہو جائیں اور (گیہوں کے) بالی فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۴۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰى نَزِيْدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔

۴۵۵۹: حضرت ابوصالح نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صیحانی اور عذق کے عوض جس وقت تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ فروخت کرو پھر اس کے عوض صیحانی اور عذق (کھجور کی اقسام) خرید لے۔

۲۰۸۵: باب بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۴۵۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَهٗ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ

۴۵۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں جس کو جنیب کہتے ہیں لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بلکہ تمام کھجور کو پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنیب خرید لیں۔

مِنْ هٰذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

۴۵۶۱: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا قَالُوا ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ۔

۴۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ''ریان'' (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں ''بعل'' کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضرورت ہو تو وہ خرید لے۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَبِيْعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۴۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دور نبوی ﷺ میں ملواں کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خریدا کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۴۵۶۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۴۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ''ملواں کھجور'' دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم بعوض ایک درہم کے۔

۴۵۶۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِالْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۴۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ''برنی'' کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ اَتٰى بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِشْتَرَيْتُهٗ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو صاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بخ ثو' یہ تو بالکل سود ہے' نزدیک نہ جا (ہرگز) اُس کے قریب بھی نہ پھٹک۔

۴۵۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۴۵۶۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے' چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض سود ہے لیکن نقد اور گیہوں' گیہوں کے بدلہ ہے لیکن نقد در نقد اور جَو' جَو کے عوض سود ہے لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

۲۰۸۶: باب بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۴۵۶۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ۔

۴۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض اور نمک' نمک کے عوض' بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جنس بدل جائے (یعنی گیہوں' یا چاول کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)

۲۰۸۷: باب بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

باب: گیہوں کے عوض' گیہوں فروخت کرنا

۴۵۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَتِيْكٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا

۴۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو' چاندی کے عوض اور گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى۔

سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جَو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۴۵۶۸: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدٍ وَ قَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلْهُ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض' چاندی کو چاندی کے عوض' کھجور کو کھجور کے عوض' گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جَو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے)۔

۲۰۸۱: بَابُ بَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

باب: جَو کے عوض' جَو فروخت کرنا

۴۵۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ

۴۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ
قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ سَوَاءً
بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ
فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبِيْعَ الذَّهَبَ
بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ
بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ
فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَحِبْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ
ذٰلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ
لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنْ رَغِمَ
مُعَاوِيَةُ خَالَفَهُ قَتَادَةُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ
اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو
گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح
جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع
فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں
سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک
نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن
برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض
فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے
عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم
زیادہ جس طرح سے دل چاہے)۔

۴۵۷۰: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ
ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ
عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ
اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اَلَا اِنَّ
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ
الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا
بَاْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ
اَكْثَرُهُمَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيْئَةُ اَلَا اِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ
وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ
الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا
وَلَا يَصْلُحُ نَسِيْئَةً اَلَا وَاِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا
بِمُدْيٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ

۴۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ (بدری) سے روایت ہے کہ اور
رسول کریمؐ کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر
کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی
کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت
رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی
کہ جن سے میں واقف ہوتا یاد رکھو کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض
برابر برابر تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی
کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی
کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم
ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقدا نقد لازم ہے ایک اب دے
اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیہوں کو
گیہوں کے عوض فروخت کرو اور جو کو جو کے عوض برابر برابر ناپ کر اور
اگر جو کو گیہوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا
کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھار کا معاملہ کرنا
درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلع ہو جاؤ جو کھجور کو کھجور کے

اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

عوض میں فروخت کرو برابر ناپ کر یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر ناپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۴۵۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهُ وَعَیْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهُ وَعَیْنُهُ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِزْ دَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ یَذْكُرْ یَعْقُوْبُ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ۔

۴۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا' سونے کے عوض فروخت کرو اور سکّہ برابر برابر چاندی' چاندی کے عوض دوٗ چاندی سکّہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی' زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۴۵۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّبِهِمْ فِی السُّوْقِ فَقَامَ اِلَیْهِ قَوْمٌ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا اَتَیْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَیْرُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ غَیْرُهٗ قَالَ فَاِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَیْمَانُ اَوْ قَالَ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَالْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَاءٌ۔

۴۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالمتوکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گذرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض برابر' برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا' گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع صرف' شریعت کی اصطلاح میں چاندی' سونا یعنی نقدین کی بیع کو' چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ)) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان' حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۴۵۷۳: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَاَنْبَاَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الذَّهَبُ الْکِفَّةُ بِالْکِفَّةِ وَلَمْ یَذْکُرْ یَعْقُوْبَ الْکِفَّةُ بِالْکِفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اِنَّ هٰذَا لَا یَقُوْلُ شَیْئًا قَالَ عُبَادَةُ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَا اَکُوْنَ بِاَرْضٍ یَکُوْنُ بِهَا مُعَاوِیَةُ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

۴۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا' ایک پلڑا' دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو کچھ نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ یہ فرماتے تھے۔

۲۰۸۹: باب بَیْعُ الدِّیْنَارِ بِالدِّیْنَارِ

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ تَمِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا۔

۴۵۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ' روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا' کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

۲۰۹۰: باب بَیْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ

باب: روپیہ' روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ قَیْسٍ الْمَکِّیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا ﷺ اِلَیْنَا۔

۴۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کمی' زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۴۵۷۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

۴۵۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر پس جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

۲۰۹۱: بَاب بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۴۵۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوْا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

۴۵۷۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض' لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہو نقد کے عوض فروخت نہ کرو۔

۴۵۷۸: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاِسْمٰعِيلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوْا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ۔

۴۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگرچہ کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۴۵۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

۴۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

۲۰۹۲: بَاب بَيْعُ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع

۴۵۸۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا اَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ

۴۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے موجود تھے اور یہ ہار بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سونا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

دِيْنَارًا فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منظور ہو)۔

۴۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا۔

۴۵۸۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوۂ خیبر کے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور نگ تھے۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کرلو (یعنی اس کا سونا تم الگ کرلو اور اس کے نگینے الگ کرلو پھر اس کو فروخت کرو)۔

۲۰۹۳: باب بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۵۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِيْ وَرِقًا بِنَسِيْئَةٍ فَجَاءَ نِيْ فَاَخْبَرَنِيْ فَقُلْتُ هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ بِعْتُهُ فِي السُّوْقِ وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ اَحَدٌ فَاَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَ مَا كَانَ نَسِيْئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِيَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۵۸۲: حضرت ابومنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آ کر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۴۵۸۳: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنِ دِيْنَارٍ وَ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ

۴۵۸۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دور نبوی میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَاِنْ كَانَ نَسِيْئَةً فَلَا يَصْلُحُ۔ ہے۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں ہے۔

۴۵۸۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاِنَّهُ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَعْلَمُ فَسَاَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَاِنَّهُ خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَعْلَمُ فَقَالَا جَمِيْعًا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۴۵۸۴: حضرت ابوالمنہال ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم ؓ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں (یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم ﷺ نے چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع فرمایا)۔

۲۰۹۴: باب بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

باب: چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۵: وَفِيْمَا قُرِئَ عَلَيْنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۸۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح چاہے۔

۴۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَبِيْعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبَايَعُوا

۴۵۸۶: حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے جس طریقہ سے

الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔

دل چاہے۔

۴۵۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبًا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۵۸۷: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود نہیں ہے لیکن اُدھار میں۔

۴۵۸۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ يَقُوْلُ اَشَيْئًا وَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

۴۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سود نہیں ہے لیکن ادھار میں (اگر چہ اس کو برابر فروخت کرے)۔

۴۵۸۹: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَ اٰخُذُ الدَّرَاهِمَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكَ اِنِّيْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَ اٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۴۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بقیع میں تو میں اشرفیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں مناقعہ میں تو اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

۲۰۹۵: باب اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینے سے متعلق

۴۵۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِیْعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا بَایَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ لَبْسٌ۔

۴۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: ''جس وقت تم فروخت کرو تو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حساب صاف کر کے علیحدہ ہو۔

۴۵۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مُوْسَی بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهٗ كَانَ یَكْرَهُ اَنْ یَّاْخُذَ الدَّنَانِیْرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِیْرِ۔

۴۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ مکروہ خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۴۵۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ هَاشِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا یَعْنِیْ فِیْ قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِیْرِ وَالدَّنَانِیْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

۴۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہ ہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۴۵۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الْهُذَیْلِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ فِیْ قَبْضِ الدَّنَانِیْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَنَّهٗ كَانَ یَكْرَهُهَا اِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۳: حضرت ابراہیم بُرا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۴۵۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُوْسَی بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّهٗ كَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا وَاِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں خیال کرتے تھے۔

۴۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ جُبَیْرٍ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَجَدْتُهٗ فِیْ هٰذَا الْمَوْضِعِ۔

۴۵۹۵: مضمون سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۹۶: بَابُ اَخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۴۵۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّي اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۴۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ٹھہر جائیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہو ایک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

۲۰۹۷: بَابُ الزِّيَادَةُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۴۵۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ دَعَا بِمِيْزَانٍ فَوَزَنَ لِيْ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۴۵۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۲۰۹۸: بَابُ الرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولتے وقت جھکتا دینا

۴۵۹۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِّنْ هَجَرَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى وَ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَاشْتَرٰى مِنَّا سَرَاوِيْلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

۴۵۹۹: حضرت سوید بن قیسؓ سے روایت ہے اور ہجر (نامی جگہ) سے مخرفہ عبدی کپڑا لے کر آئے تو رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہوا وزن کرلو (یعنی جب تول کردو تو زیادہ دو)۔

۴۶۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۴۶۰۰: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَاَرْجَحَ لِيْ۔

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پائجامہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا تول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

۴۶۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُلَائِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمِكْيَالُ عَلٰى مِكْيَالِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْوَزْنُ عَلٰى وَزْنِ اَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحَاقَ۔

۴۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہلِ مکہ کا۔

۲۰۹۹: بَاب بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى

باب: غلّہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا نہ ناپ نہ کر لے

۴۶۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلّہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا تول نہ دے۔

۴۶۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

۴۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کرلے۔

۴۶۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ۔

۴۶۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

۴۶۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَالَّذِيْ قَبْلَهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

۴۶۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کر لے (جب تک بیع نہ کرے)۔

۴۶۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى الطَّعَامُ۔

۴۶۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلّہ ہے۔

۴۶۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَحْسَبُ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

۴۶۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلّہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۴۶۰۸: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتّٰى تَشْتَرِيَهُ وَ تَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غلّہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کرلو۔

۴۶۰۹: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۶۰۹: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۶۱۰: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ قَالَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِّنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

۴۶۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلّہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ تم اس پر قبضہ نہ کرلو۔

۲۱۰۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتُرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَ

باب: جو شخص غلّہ ناپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۴۶۱۱: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلّہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۲۱۰۱: بَابُ بَيْعِ مَا يُشْتَرٰى مِنَ الطَّعَامِ جُزَافًا قَبْلَ اَنْ يُّنْقَلَ مِنْ مَّكَانِهٖ

باب: جوشخص غلّہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اُٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۴۶۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِىْ ابْتَعْنَا فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ۔

۴۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں غلّہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلّہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۴۶۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَعْلَى السُّوْقِ جُزَافًا فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِىْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔

۴۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بازار کی بلندی پر غلّہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلّہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۴۶۱۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الرُّكْبَانِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْا فِىْ مَكَانِهِمُ الَّذِىْ ابْتَاعُوْا فِيْهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ اِلٰى سُوْقِ الطَّعَامِ۔

۴۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلّہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلّہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۴۶۱۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ

۴۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دورِ

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلّہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اُسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھر نہ لے آئیں۔

۲۱۰۲:باب الرَّجُلُ يَشْتَرِي الطَّعَامَ اِلٰى اَجَلٍ وَيَسْتَرْهِنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلّہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۴۶۱۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّ رَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

۴۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلّہ اُدھار خریدا اور آپ نے اپنی زمین اُس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

۲۱۰۳:باب الرَّهْنُ فِي الْحَضَرِ

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۴۶۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ مَشٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ وَ اَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ۔

۴۶۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹی اور بُو والی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے جَو لے لیے۔

۲۱۰۴:باب بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو

۴۶۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

خلاصة الباب ☆ ((بیع مالیس عندك)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز پڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شروع کر دیں سب صورتیں ناجائز ہیں۔ (جامی)

۴۶۱۹: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ عُثْمَانُ هُوَ مُحَمَّدُ ابْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۴۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملک ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اُڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی' میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

۲۱۰۵: بَابُ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ

باب: غلّہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۴۶۲۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلَفِ قَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ لَا أَدْرِي أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا وَابْنُ أَبْزَى قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

۲۱۰۶: بَابُ السَّلَمِ فِي الزَّبِيبِ

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۲: أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ

۴۶۲۲: حضرت ابن ابی مجالد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے آپس میں

وَقَالَ مَرَّةً عَبْدُاللّٰهِ وَ قَالَ مَرَّةً مُحَمَّدٌ قَالَ تَمَارٰى اَبُوْ بُرْدَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ فِى السَّلَمِ فَاَرْسَلُوْنِىْ اِلَى ابْنِ اَبِىْ اَوْفٰى فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى عَهْدِ اَبِىْ بَكْرٍ وَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ فِى الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اِلٰى قَوْمٍ مَا نُرٰى عِنْدَهُمْ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بحث کی تو مجھ کو لوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیع سلم کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی ابزیٰ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان کیا۔

۲۱۰۷: باب السَّلَفُ فِى الثِّمَارِ

باب: پھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِى الثَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ فَنَهَا هُمْ وَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِىْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف سے کرتے تھے۔ کھجور میں ۲ سال ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت کی اور فرمایا: جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ پیمائش مقرر کرے (زیادہ وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

۲۱۰۸: باب اِسْتِسْلَافُ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهٗ

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاَتَاهُ يَتَقَاضَاهُ بَكْرَهٗ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهٗ بَكْرًا فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ اَعْطِهِ فَاِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِيْنَ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۴: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے سلم کی ایک نوجوان اونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ اونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب تھا اس کو دینا کہا) پھر وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ اور اس کے لیے ایک اونٹ کا جوان بچہ خرید دو وہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک رباعی اونٹ یعنی ساتویں سال میں لگ ہو۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو وہی دے دو اور مسلمان بھی بہتر وہی ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو جو ادا کرنا ہے اس سے زیادہ یا اعلیٰ قسم کا مال دے)

۴۶۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى

۴۶۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول کریم ﷺ کے ذمہ ایک اونٹ تھا وہ شخص آپ کے پاس (اونٹ کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا: دے دو (یعنی وہ اونٹ ادا کر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْ فَيْتَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

دو۔ لوگوں کو نہ ملا مگر زیادہ دانت کا اونٹ۔ اس (واجب) اُونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی اُونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اُونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اُونٹ دلوا دیا۔)

۴۶۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ هَانِيءٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عِرْبَاضَ ابْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهٗ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَجَلْ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا نَجِيْبَةً فَقَضَانِيْ فَاَحْسَنَ قَضَائِيْ وَجَاءَهٗ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ سِنِّيْ فَقَالَ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک "بختی" اُونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اُونٹ ہے) ادا کروں گا۔ آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے عمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اُونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اُونٹ دے دو۔ لوگوں نے اس کو ایک بڑا اُونٹ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے اُونٹ سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرضہ لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرضہ ادا کرے)۔

۲۱۰۹: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب: جانور کے عوض اُدھار فروخت کرنا

۴۶۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

۴۶۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھا فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

۲۱۱۰: بَابُ بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں فروخت کرنا

۴۶۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي

۴۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ۔

اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آ گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

۲۱۱۱: بَابُ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا۔

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا سود ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۴۶۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۲۱۱۲: بَابُ تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۴۶۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ جَزُوْرًا إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے یہ ایک دور جاہلیت کی بیع تھی کہ ایک شخص ایک اُونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو گی پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

۲۱۱۳: بَابُ بَيْعِ السِّنِيْنَ

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۴۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

۴۶۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۴: بَابُ الْبَيْعِ اِلَى الْاَجَلِ الْمَعْلُوْمِ

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۶۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِىْ حَفْصَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ وَكَانَ اِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيْهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَ قَدِمَ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِمَالِىْ اَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّىْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ اَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ۔

۴۶۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادریں تھیں قطر (نامی بستی) کی آپ جس وقت بیٹھتے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

۲۱۱۵: بَابُ سَلَفٍ وَ بَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَبِيْعَ السِّلْعَةَ عَلٰى اَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

۴۶۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

۴۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ۔

کہ اس کو تم ڈھلوا دینا اور اس کو تم سلوا دینا اور اس شے کے نفع سے کہ جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملے ((وَ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مالم يضمن)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۶: باب شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ اِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَاِلٰى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے (زائد)

۴۶۳۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۴۶۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَّ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّاحِدٍ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

۲۱۱۷: باب بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَهُوَ اَنْ يَّقُوْلَ اَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

وَبِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ نَسِیئَةً

سو روپے میں

۴۶۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

۴۶۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۸: باب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى تُعْلَمَ

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی ممانعت

۴۶۴۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

۴۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلت' مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۴۶۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ وَاَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے اور معاومہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی ثنیا سے اور اجازت عطا فرمائی عرایا کی۔

۲۱۱۹: باب النَّخْلُ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي ثَمَرَهَا

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں؟

۴۶۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِي اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

ہو جائیں تو اسی کو ملیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۶۴۰ نمبر والی حدیث میں جو لفظ مثنیا آیا ہے اس سے مراد استثناء ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مستثناء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرتا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح اندازہ نہ ہو۔

۲۱۲۰: بَاب الْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي مَالَهُ

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط مقرر کرے

۴۶۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلاً بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ اِلاَّ اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پیوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو ملیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

۲۱۲۱: بَاب الْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

باب: بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث

۴۶۴۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعْدٌ اَنَّ ابْنَ يَحْيَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَعْيَا جَمَلِيْ فَاَرَدْتُ اَنْ اُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَغَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ اَتُرَانِيْ اِنَّمَا مَا

۴۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اُونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے اس اُونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اُونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اُونٹ لے کر

كَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ دَرَاهِمَكَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اُونٹ کی قیمت وصول نہیں کی (میں لوٹ کر جانے لگا تو) آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے اُونٹ کی کم قیمت لگائی تھی کیونکہ تمہارا اُونٹ لے لوں پس تم اپنا اُونٹ لے لو اور روپیہ بھی لے لو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ معلوم ہوا وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مارنے کی وجہ سے وہ تھکا ہوا اُونٹ تیز چلنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اس میں تیزی اور چستی آ گئی اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حُسنِ اخلاق بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی چیز بھی (یعنی اُونٹ بھی) واپس کیا اور اس کی رقم بھی واپس فرما دی۔

۴۶۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَاُزْحِفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتّٰى كَانَ اَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا اَرٰى جَمَلَكَ اِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَقْدَمَ فَبِعْتُهٗ وَكَانَتْ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَلٰكِنِّيْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُهٗ بِالتَّعْجِيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اُصِيْبَ وَ تَرَكَ جَوَارِيَ اَبْكَارًا فَكَرِهْتُ اَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَ تُؤَدِّبُهُنَّ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لِيْ ائْتِ اَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ اَخْبَرْتُ خَالِيْ

۴۶۴۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے اُونٹ پر جہاد کیا پھر آپ نے حدیث بیان فرمائی اس کے بعد بیان کیا کہ اُونٹ تھک گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا وہ اُونٹ تیز ہو گیا یہاں تک کہ تمام لشکر سے آگے ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہارا اُونٹ تیز ہو گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرا اُونٹ تیز ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور تم اس پر چڑھ جاؤ (یعنی اس پر سوار ہو جاؤ) مدینہ منورہ تک پہنچنے تک میں نے اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اگرچہ مجھ کو اُونٹ کی سخت ضرورت تھی لیکن مجھ کو شرم محسوس ہوئی آپ سے (کہ آپ فرما رہے ہیں فروخت کرنے کے لئے اور میں اس کو نہ دوں) جس وقت جہاد سے فراغت ہو گئی اور ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے آپ سے آگے جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باکرہ لڑکی سے کیا ہے (یعنی کنواری لڑکی سے کیا ہے) یا غیر کنواری سے میں نے عرض کیا غیر کنواری یعنی ثیبہ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد عبداللہ قتل کر دیئے گئے تھے اور وہ کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تھے۔ تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس میں ایک کنواری لڑکی لاؤں۔ اس وجہ

بِبَيْعِي الْجَمَلَ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلَ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

سے میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب سکھلائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس رات میں جائیں۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اُونٹ فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اُونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اُونٹ بھی واپس فرما دیا اور ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مال غنیمت میں سے)۔

۴۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَ كُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ فَقَالَ مَالَكَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قُلْتُ اَعْيَا بَعِيْرِيْ فَاَخَذَ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ زَجَرَهٗ فَاِنْ كُنْتُ اِنَّمَا اَنَا فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِيْ رَاْسُهٗ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَدْ اَخَذْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَاِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ فَاْتِنَا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهٗ اُوْقِيَّةً وَزِدْهُ قِيْرَاطًا قُلْتُ هٰذَا شَيْءٌ زَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِيْ فَجَعَلْتُهٗ فِيْ كِيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِيْ حَتّٰى جَاءَ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَاَخَذُوْا مِنَّا مَا اَخَذُوْا۔

۴۶۴۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اُونٹ پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ جو تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اُونٹ تھک چکا ہے۔ آپ نے اس کی دُم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ (اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُونٹ کو کیا ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! آپ اُونٹ ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچو تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔ چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اُونٹ آپ کے پاس لے گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہر حال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کرے گئے اس روز مدینہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۴۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَدْرَكَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سَوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُنِيْهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ اَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَيَّاتَهُ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَعْطِهٖ ثَمَنَهُ فَلَمَّا اَدْبَرْتُ دَعَانِيْ فَخِفْتُ اَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

۴۶۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا' میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (بُرے) اُونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اُونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہو کر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اُونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۴۶۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهُ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ۔

۴۶۴۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اُونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اُونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عزوجل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابونضر ونے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

۲۱۲۲: بَابُ الْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط باطل ہو گی

۴۶۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۴۶۴۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کوخریدا ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا' شوہر کی جانب سے۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دِل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۴۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ۔

۴۶۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم لوگ وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۴۶۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۴۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزاد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا: یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس بیع درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

۲۱۲۳: بَابُ بَیْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ اَنْ تُقْسَمَ

۴۶۵۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰی تُقْسَمَ وَ عَنِ الْحَبَالٰی اَنْ یُوْطَاْنَ حَتّٰی یَضَعْنَ مَافِیْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

باب: غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل

۴۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک تقسیم نہ ہو اور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش ہو اور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا کہ شیر' بھیڑیا' چیتا وغیرہ)۔

۲۱۲۴: بَابُ بَیْعُ الْمُشَاعِ

۴۶۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شِرْکٍ رَبْعَةٍ اَوْ حَائِطٍ لَا یَصْلُحُ لَهٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَهٗ فَاِنْ بَاعَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰی یُؤْذِنَهٗ۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۴۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرلے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

۲۱۲۵: بَابُ التَّسْهِیْلُ فِیْ تَرْکِ الْاِشْهَادِ عَلَی الْبَیْعِ

۴۶۵۴: اَخْبَرَنَا الْهَیْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ اَنَّ الزُّهْرِیَّ اَخْبَرَهٗ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ اَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ اَعْرَابِیٍّ وَاسْتَتْبَعَهٗ لِیَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَاَسْرَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبْطَاَ الْاَعْرَابِیُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ یَتَعَرَّضُوْنَ لِلْاَعْرَابِیِّ فَیَسُوْمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری نہیں

۴۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی

ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهُ بِهٖ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهٗ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهٗ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ بِعْتُكَهٗ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بِعْتَهٗ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو میں (دوسرے شخص کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اس کی آواز سن کر کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ! کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم ﷺ کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ لوگ ہو گئے اور دونوں کے درمیان بحث و مباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہؓ کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ صرف اور صرف حضرت خزیمہؓ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول اللہ ﷺ سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابیؓ رسول ﷺ کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم ﷺ پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہؓ کی خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اِخْتِلَافِ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

باب: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ

۴۶۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

بْنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَمَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتْرُكَا۔

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والا شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

۴۶۵۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَ بِكَذَا وَ قَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِیَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يَّسْتَحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارَ الْمُبْتَاعُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوعبید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بائع نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے دل چاہے چھوڑ دے۔

۲۱۲۷: بَاب مُبَايَعَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید وفروخت کرنے سے متعلق

۴۶۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِیٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ وَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهٗ رَهْنًا۔

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غلہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِیٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ لِاَهْلِهٖ۔

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھر والوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

۲۱۲۸: باب بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۴۶۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَ هْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ۔

۴۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی عذرہ کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غرباء فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۴۶۶۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحِمِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۴۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتانا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید لیا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی بچوں پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز و اقارب پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غرباء پر خرچ کرے۔

۴۶۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَابْنُ اَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

۴۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

۲۱۲۹: بَاب بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کوفروخت کرنا

۴۶۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ اَوْثَقُ۔

۴۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہوتو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دوں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تاکہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہوسکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کر دو ترکہ اس کو ملے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تاکہ میں بدلِ کتابت ادا کرسکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کر دو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

۲۱۳۰: بَابُ الْمُكَاتَبِ يُبَاعُ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْئًا

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدلِ کتابت میں کچھ بھی نہ دیا ہوتو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

۴۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا: اے

يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں' لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بریرہ رضی اللہ عنہا کا لینا (حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خریدنا) مت چھوڑ نا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگر چہ وہ ایک سو ہی شرائط (مقرر کردہ) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ شایان شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۲۱۳۱: بَابُ بَيْعُ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۴۶۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اُس کے ہبہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۴۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

۲۱۳۲: باب بَيْعُ الْمَاءِ

باب: پانی کا فروخت کرنا

۴۶۶۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى السِّيْنَانِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۴۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

۴۶۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اِيَاسَ بْنَ عُمَرَ وَ قَالَ مَرَّةً ابْنَ عَبْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَيْبَةُ لَمْ اَفْقَهْ عَنْهُ بَعْضَ حُرُوْفِ اَبِى الْمِنْهَالِ كَمَا اَرَدْتُ۔

۴۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

۲۱۳۳: باب بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۴۶۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ عَنْ اِيَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَ بَاعَ قَيِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۴۶۶۹: حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیم نے بچا ہوا وابط کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو برا خیال کیا۔

۴۶۷۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ اَبَا الْمِنْهَالِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اِيَاسَ بْنَ عَبْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۴۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ ''واھط'' طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جگہ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا چشمہ وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا نل وغیرہ ہو تو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہرحال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

۲۱۳۴: باب بَيْعُ الْخَمْرِ

باب: شراب فروخت کرنا

۴۶۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَا رَّوَلَمْ اَفْهَمْ مَا سَارَّ كَمَا اَرَدْتُ فَسَاَلْتُ اِنْسَانًا اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ اَمَرْتُهُ اَنْ يَّبِيْعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهِمَا۔

۴۶۷۱: حضرت ابن وعلہ مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انگور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں شراب کی مشکیں تحفہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دونوں مشک کا مُنہ کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰيَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۴۶۷۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیاتِ کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۲۱۳۵: باب بَيْعُ الْكَلْبِ

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ

۴۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور نجومی شخص کی آمدنی سے۔

۴۶۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ۔

۴۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتُثْنِيَ

باب: کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟

۴۶۷۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا مُنْكَرٌ۔

۴۶۷۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے اور بلی کی قیمت سے لیکن شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخِنْزِيْرِ

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۴۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ يَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَّلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔

۴۶۷۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

۲۱۳۸: باب بَيْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ

باب: اُونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر چڑھانے کی اُجرت لینا

۴۶۷۷: اَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَ بَيْعِ الْاَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ اَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اُجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے تاکہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

۴۶۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ح وَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کودوانے کی) یعنی نر کو مادہ سے جفتی کو ممنوع فرمایا۔

۴۶۷۹: اَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصَّعِقِ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا نُكْرَمُ عَلَى ذٰلِكَ۔

۴۶۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صعق کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے مذکر (نر کو) مادہ پر کودوانے کی اُجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ کچھ ملتا ہے۔

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پچھنے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نر کو کودوانے کی مزدوری سے۔

۴۶۸۱: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ

۴۶۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو کودوانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جانور سے جفتی

ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

کرنے کی اُجرت کو) ناجائز فرمایا۔

۴۶۸۲: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۲: حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور نر کے کودوانے کی اُجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

۲۱۳۹: بَابُ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ فَيُفْلِسُ وَيُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۴۶۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرِیءٍ اَفْلَسَ ثُمَّ وَجَدَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ سِلْعَتَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰى بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

۴۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۴۶۸۴: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حُسَيْنٍ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ بِعَيْنِهٖ وَ عَرَفَهٗ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِیْ بَاعَهٗ۔

۴۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۴۶۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَمْرُو ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ

۴۶۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

اُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۱۴۰: بَاب الرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟

۴۶۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ بْنُ سِمَاكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّهُ اِذَا وَجَدَهَا فِي يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

۴۶۸۶: حضرت اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر دل چاہے تو اس قدر قیمت دے دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور دل چاہے تو چور کا تعاقب کرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی حکم فرمایا۔

۴۶۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ ذُؤَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ حَارِثَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ اَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاَنَّهُ اِذَا كَانَ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِيْ سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِيْ سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ اِنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدٌ

۴۶۸۷: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے دل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور دل چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے

تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّي اَقْضِيْ فِيْمَا وُلِّيْتُ عَلَيْكُمَا فَاَنْفُذُ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهٖ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا اَقْضِيْ بِهٖ مَاوُلِّيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔

لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو مقرر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمراں رہونگا۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ مال کا مالک اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ چور گرفتار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے شروحات حدیث میں متعلقہ دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں اس جگہ تفصیل کا موقعہ نہیں ہے۔

۴۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ وَ يَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهٗ۔

۴۶۸۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان اپنی شے کا حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو پائے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب کرے۔

۴۶۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

۴۶۸۹: حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کا نکاح دو ولی (الگ الگ) دو اشخاص سے کردیں یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اس شخص نے دو اشخاص کے ہاتھ ایک شے فروخت کیا تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے فروخت کی تو اسی کو وہ شے ملے گی۔

۲۱۴۱: بَابُ الْاِسْتِقْرَاضُ

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۴۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ

۴۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا اللہ عزوجل تمہارے مکان اور مال دولت میں برکت عطا فرمائے اور قرض کا بدلہ یہ ہے کہ انسان قرض دینے والے کا شکریہ کرے اور اس کو رقم بھی (وقت

اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ۔

پر) دے۔

۲۱۴۲: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الدَّيْنِ

باب: قرض داری کی مذمت

۴۶۹۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَاَلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ اُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

۴۶۹۱: حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۶۹۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَهٰهُنَا مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ اَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ اَنْ تَكُوْنَ اَجَبْتَنِيْ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُنَوِّهْ بِكَ اِلَّا بِخَيْرٍ اِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَاْسُوْرًا بِدَيْنِهِ۔

۴۶۹۲: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس مقام پر فلاں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے پہلے دو بار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطلع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقروض ہونے کی وجہ سے)۔

۲۱۴۳: بَابُ التَّسْهِيْلِ فِيْهِ

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق حدیث شریف

۴۶۹۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ وَلَامُوْهَا وَ وَجَدُوْا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا اَتْرُكُ الدَّيْنَ وَ قَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ

۴۶۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عز وجل واقف ہے وہ اس

ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهٗ يُرِيْدُ قَضَاءَهٗ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُّؤَدِّيَهٗ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۶۹۴: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے مؤمنین کی ماں! آپ (بہت قرضہ لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: جو شخص قرضہ لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

۲۱۴۴: بَاب مَطْلُ الْغَنِيِّ

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق

۴۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

۴۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا بار کسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرضہ ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مال دار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرعی میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضامندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مال دار کا طاقت کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۴۶۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِيْ دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ۔

۴۶۹۶: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

نادہندہ مقروض کی سزا: مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرضہ ادانہ کرے تو ایسے نادہندہ شخص کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کیا جاسکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۴۶۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِي دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مُسَيْكَةَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَ عُقُوْبَتَهٗ۔

۴۶۹۷: حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۲۱۴۵: بَابُ الْحَوَالَةُ

باب: قرضدار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے

۴۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

۴۶۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دار کا پیچھا چھوڑ دے۔

۲۱۴۶: بَابُ الْكَفَالَةِ بِالدَّيْنِ

باب: قرض کی ضمانت

۴۶۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٖ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

۴۶۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

۲۱۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں

۴۷۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۷۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرضہ ادا کرتے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۱۴۸: بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت

۴۷۰۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَ كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

۴۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ شخص سہولت سے مل سکے وہاں پر وہ وصول کرے اور جس جگہ دشواری ہو مفلس ہو تو چھوڑ دے اور درگذر کرو اور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درگذر فرمائے۔ جس وقت وہ شخص مر گیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں لیکن میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جس وقت اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرما دے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرما دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۴۷۰۲: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

۴۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرما دے۔ جس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔

۴۷۰۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوخَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَ قَاضِيًا مُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ۔

۴۷۰۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرتے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔

۲۱۴۹: بَاب الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِيْءْ اَنَا وَ عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی (پکڑ کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ عَبْدٍ اُتِمَّ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک (اپنا حصہ آزاد کرے) تو دوسرے کو حصہ کو بھی (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

۲۱۵۰: بَاب الشِّرْكَةُ فِي الرَّقِيْقِ

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيْمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِّنْ مَالِهِ۔

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

۲۱۵۱: بَاب الشِّرْكَةُ فِي النَّخِيْلِ

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ ان کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

سے دریافت نہ کر لے (اس لیے کہ اگر شریک وہ شے یا کھجور کا درخت وغیرہ خریدنا چاہے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

۲۱۵۲: باب الشِّرْكَةُ فِي الرِّبَاعِ

باب: زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

۴۷۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۲۱۵۳: باب ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

۴۷۰۹: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اسکے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہوسکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ

۴۷۱۰: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيْهَا شَرِكَةٌ وَّلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

نہ ہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیگر احادیث میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

۴۷۱۱: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۴۷۱۱: حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

(۴۵)

کتاب القسامة والقود والديات

قسامت کے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۱۵۴: باب ذِكْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

باب: دورِ جاہلیت کی قسامت سے متعلق

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذِ أَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ

۴۷۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں جو پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تھی کہ قبیلہ) بنی ہاشم میں سے ایک آدمی نے قریش کے ایک آدمی کی ملازمت کی یعنی قبیلہ قریش کی ایک شاخ میں سے وہ شخص تھا وہ اس کے ساتھ گیا اونٹوں میں وہاں پر ایک شخص ملا جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے کہا تم رسّی سے میری مدد کرو تاکہ میں اپنے برتن کو باندھ لوں ایسا نہ ہو کہ اونٹ چلنے لگ جائے (اور برتن نیچے گر جائے) چنانچہ اس قبیلہ بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسّی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ جس وقت تمام لوگ نیچے اترے اور وہ اونٹ باندھنے لگے تو ایک اونٹ خالی رہا (اس کے باندھنے کے لئے رسّی نہیں تھی) جس نے ملازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیسا اونٹ ہے یہ اونٹ کیوں نہیں باندھا گیا؟ نوکر نے کہا اس کی رسّی نہیں ہے۔ اس نے کہا رسّی کہاں چلی گئی ہے۔ نوکر نے کہا مجھے ایک شخص ملا قبیلہ بنی ہاشم میں سے کہ جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی اس شخص نے فریاد کی اور کہا کہ تم میری مدد کرو ایک رسّی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ لوں۔ یہ بات پیش نہ آ جائے کہ اونٹ روانہ ہو جائے تو میں نے باندھنے کی رسّی اس کو دے

أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَ رُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَاآلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوْكَ فَنَادِ يَاآلَ هَاشِمٍ فَإِذَا جَابُوْكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُوْطَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ ذَا أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِيْنًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِي كَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ قَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوْا هٰذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذِهِ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُوْ طَالِبٍ قَالَ هٰذَا أَبُوْ طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُوْ طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَأً وَإِنْ شِئْتَ يَحْلِفْ خَمْسُوْنَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيْزَ ابْنِي هٰذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِيْنَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِيْنَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوْا فَكَانَ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُوْنَ رَجُلًا حَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

دی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک لاٹھی نوکر کے ماری جس کی وجہ سے وہ مر گیا۔ وہاں پر ایک شخص آیا یمن کے لوگوں میں سے تو اس شخص نے (یعنی اس ملازم نے) اس سے دریافت کیا تم اس موسم میں مکہ مکرمہ جاؤ گے؟ اس شخص نے کہا میں نہیں جاؤں گا اور ہوسکتا ہے کہ میں جاؤں۔ اس نوکر نے کہا میری جانب سے تم ایک پیغام پہنچا دو گے جس وقت کہ تم پہنچو۔ اس شخص نے کہا جی ہاں۔ اس پر ملازم نے کہا جس وقت تم موسم میں جاؤ گے تو تم پکار کر کہو کہ اے اہل قریش! (موسم سے مراد حج کا موسم ہے) جس وقت وہ جواب دیں تو تم پکارو اور آواز دو کہ اے ہاشم کی اولاد۔ جس وقت وہ جواب دیں تو تم ابوطالب پوچھو کہ پھر ان سے کہہ دو کہ فلاں نے (اس کا نام لیا کہ جس شخص نے اس کو ملازم رکھا تھا) مجھے ایک رسی کے لئے مار ڈالا۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو گیا۔ جس وقت وہ شخص کہ جس نے کہ نوکر رکھا تھا مکہ مکرمہ میں آیا تو ابو طالب نے اس سے دریافت کیا ہم لوگوں کا آدمی کس جگہ گیا۔ اس نے کہا میں نے اس کی اچھی طرح سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں راستہ میں اتر گیا اور اس کو دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا اس کے لیے یہی شایان شان تھا (یعنی تم سے اسی بات کی امید تھی جو تم نے کیا یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح سے دفن کیا) پھر ابوطالب چند دن ٹھہرے کہ اس دوران وہ یمن کا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام پہنچانے کے لئے اور عین موسم پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے قریش کے لوگو! لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس نے کہا ابوطالب کہاں ہیں؟ جب اس نے ابوطالب سے کہا فلاں آدمی نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا تھا کہ فلاں آدمی نے اس کو قتل کر ڈالا ایک رسی کے واسطے۔ یہ بات سن کر ابوطالب اس آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تین باتوں میں سے ایک بات تم کرو اگر تمہارا دل چاہے تو ایک سو اونٹ دے دو دیت کے۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو غلطی سے مار دیا (یعنی تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا) اور اگر تمہارا دل چاہے تو تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں اس بات پر کہ تو نے اس کو

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِیَۃِ وَالْاَرْبَعِیْنَ عَیْنٌ تَطْرِفُ۔

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اُس کے بدلے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابو طالب کے پاس جس کی اس کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک لڑکا تھا اس نے کہا اے ابو طالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس لڑکے کو منظور کر لو۔ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلواؤ۔ ابو طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو طالب تم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اُونٹ کے عوض تو ہر ایک شخص کے حصہ میں دو دو اُونٹ آ گئے تم دو اُونٹ لے لو اور منظور کر لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت زبردستی قسمیں دو گے۔ ابو طالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا خدا کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال نہیں گذرا کہ ان اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات) دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

۲۱۵۵: بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۴۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَ يُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۷۱۴: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے کہ دورِ جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیبر کے یہود

فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضٰى بِهَا بَيْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ۔

پر۔

۴۷۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِيْ جُبِّ الْيَهُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْيَهُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا۔

۴۷۱۶: حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسامت دورِ جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول کریم ﷺ نے اس کو باقی رکھا اس انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر دیا پہلے مقتول کے ورثہ کو قسم دینا قسامت میں۔

۲۱۵۶: باب تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی جائے گی

۴۷۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَ تَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب چلے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے۔ یہ بات سن کر حضرت محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل مل کر آئے حضرت محیصہ نے پہلے گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اُس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقعہ دو) آخر حضرت حویصہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم ﷺ نے

ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

حضرت حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھا) آپ نے فرمایا تو یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم جانتے ہیں کہ کس نے مارا ہے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں اور وہ جھوٹی قسم بھی کھا لیں گے اس پر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات ماری تھی۔

٤٧١٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ وَ رِجَالٌ كُبَرَاءُ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ وَ قَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ

۴۷۱۸: حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب روانہ ہوئے کچھ تکالیف کی وجہ سے جو کہ ان کو لاحق تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ مل کر آئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے پہلے گفتگو فرمانا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے گفتگو کرنے دو۔ آخر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے جنگ کے لیے کہہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں

مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا: کیا یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ کس نے قتل کیا) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں پھر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اُونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات مار دی تھی۔

۲۱۵۷: بَابُ ذِكْرُ اخْتِلاَفِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيْهِ

باب: راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف

۴۷۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ وَ حَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِيْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا بِمُحَيِّصَةَ يَجِدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَ تَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ عَقْلَهٗ۔

۴۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی جگہ پر علیحدہ ہو گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کا خون بہا لیتے ہو یا تم کو تمہارا قاتل مل گیا ہے ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فِيْ حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهِ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُمِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ۔

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہلؓ کو قتل کر دیا گیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبیؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبیؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِيْ دَمِهِ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضرویات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محیصہؓ نے عبداللہ بن سہلؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اسکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں

فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ اور حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل ؓ اور حضرت محیصہ بن مسعود ؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں (اپنی ضروریات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت محیصہ ؓ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ ؓ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل ؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن ؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِىَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَاجَتِهِمَا

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ اور حضرت محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل ؓ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمن بن سہلؓ جو کہ سب

فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخُوا لْمَقْتُوْلِ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَ حُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِيْ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِيْ فَرِيْضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِيْ مِرْبَدٍ لَّنَا۔

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریمؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَجَاءَ اَخُوْهُ وَ عَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فِيْ قَلِيْبٍ مِّنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ قَالُوْا نَتَّهِمُ الْيَهُوْدَ قَالَ اَفَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ قَالُوْا وَ كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَالَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ

۴۷۲۴: حضرت بشیر بن یسارؓ اور حضرت سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہؓ جو عبداللہ بن سہلؓ کے بھی چچا تھا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰنؓ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: بڑے کا احترام وخیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہلؓ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریقہ سے رضامند ہوں گے وہ تو مشرک

فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔ "اَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔"

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ خَالَفَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ۔

۴۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مارے اور قتل کر دیئے گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ نے کہا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ

۴۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا یا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بڑائی کا خیال کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ لا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے

لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَبْطُلَ دَمُهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ۔

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو حلف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہود کی قسم پر رضامند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اُونٹ میں سے ایک سو اُونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۴۷۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ اَدْفَعْهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ اَيْنَ اُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَالَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا۔

۴۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رسّی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدھی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

۲۱۵۸: بَابُ الْقَوَدِ

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۴۷۲۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ دِيْنَهُ الْمُفَارِقُ۔

۴۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں' ایک جان کے عوض جان' دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۴۷۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ

۴۷۲۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ۔

میں حاضر کیا گیا۔آپ نے اس شخص کومقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس شخص کوقتل کرنے کی نیت سے اس کو نہیں مارا تھا۔آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے پھر تُو اس کوقتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اِس کو چنانچہ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رسّی میں بندھا ہوا تھا وہ اپنی رسّی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رسّی والا کہا جانے لگا۔

۴۷۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِيْءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِيْ قَتَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ لَهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

۴۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کو مقتول کا وارث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔آپ نے فرمایا کیا تم اس کو معاف کرتے ہو۔اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ قتل کرو۔ جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رسّی کھینچتا ہوا چل دیا۔

۲۱۵۹: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيْهِ

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

۴۷۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جِيْءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ

۴۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا ہوا لایا ایک رسّی سے باندھ کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث سے فرمایا کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم اس کی دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔ جس

الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَاعَنْهُ وَ تَرَكَهُ فَاَنَا رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

وقت وہ اُس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کرو گے تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا جَامِعُ ابْنُ مَطَرٍ الْحَبَطِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ يَحْيٰى هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِيْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ اُرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ اِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهٖ حَتّٰى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ اَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رسّی پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبیؐ نے فرمایا: تو اس کو معاف کر دے۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماردی وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے اگر تم اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

مِثْلُهُ قَالَ نَعَمِ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رسّی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

۴۷۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ سِمَاكٍ ذَكَرَ اَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا اَخِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَخْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اِلَّا فَاْسِيْ وَكِسَائِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى بِالنِّسْعَةِ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَاَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوْا وَيْلَكَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ اَخَذْتُهُ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

۴۷۳۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رسّی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کمبل اور کلہاڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی ان کو اس قدر پرواہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں) یہ سن کر آپ نے رسّی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہو گا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہو گا وہ شخص واپس خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے صحیح ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)

۴۷۳۵: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ اِنِّىْ لَقَاعِدٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ نَحْوَهُ۔

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِىْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهُ فَلَمَّا اَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حِيْنَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثاء کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۷۳۷: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَمَرَّبِى الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو قتل کر دو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گذرا اپنی رسّی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ اَخِيْ قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِاَخِيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتَقَهُ اَمَا اَنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا: تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے نقل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

۲۱۶۰: باب تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں عکرمہ پر اختلاف سے متعلق

۴۷۳۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریضہ اور بنو نضیر ان دونوں میں قبیلہ بنو نضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریضہ میں سے بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنو نضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریضہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو وسق کھجور (بطور دیت) ادا کرتا

مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهٖ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وِسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلُهُ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ۔

پڑتی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنونضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریضہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریضہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنونضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دورِ جاہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۴۷۴۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيْرِ وَ بَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذٰلِكَ اَنَّ قَتْلَى النَّضِيْرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُّوْدَوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَاَنَّ بَنِيْ قُرَيْظَةَ كَانُوْا يُوْدَوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْهِمْ فَجَعَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

۴۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیاتِ کریمہ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ سے لے کر مُقْسِطِيْنَ تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنونضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدھی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو راہِ راست پر لائے اور دیت برابر فرما دی۔

۲۱۶۱: بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِيْكِ فِي النَّفْسِ

باب: آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق

۴۷۴۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

۴۷۴۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اُشتر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِي هٰذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا تُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْعَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهِ أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ۔

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہو سکتی) باخبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲: أَخْبَرَنِي أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۱۶۲: باب الْقَوَدِ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

۴۷۴۳: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ هُوَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَاهُ أَخْصَيْنَاهُ۔

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے تو ہم بھی اس کو خصی کریں گے۔

۴۷۴۴: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۴: حضرت سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۵: حضرت سمرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۲۱۶۳: بَاب قَتْلِ الْمَرْاَةِ بِالْمَرْاَةِ

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۴۷۴۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَ جَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَاَنْ تُقْتَلَ بِهَا۔

۴۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کی کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مرگئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۱۶۴: بَاب الْقَوَدِ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْاَةِ

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۴۷۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَهَا فَاَقَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

۴۷۴۷: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اُس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۴۷۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا مِّنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَ بِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتَّبِعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا

۴۷۴۸: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اُس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بلاتے ہوئے کہ کیا اس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اس نے حملہ کیا ہے۔

قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۴۷۴۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْ ضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ بِرَاْسِهَا لَا قَالَ فُلَانٌ قَالَ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۴۷۴۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (مجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اُس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

۲۱۶۵: بَابُ سُقُوْطِ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل کیا جائے

۴۷۵۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصَلَّبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

۴۷۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ محصن (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۴۷۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَاَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْاٰنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

۴۷۵۱: حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کہ دانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

بَرَاَ النَّسَمَةَ اِلاَّ اَنْ يُّعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهٖ اَوْ مَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لاَّ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

کی) یا جو اس کاغذ میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض نہ قتل کیا جائے۔

۴۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلاَّ فِيْ صَحِيْفَةٍ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰى اَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

۴۷۵۲: حضرت ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مؤمن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۴۷۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَاُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ مُخْتَصَرٌ۔

۴۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہوگئی ہے کہ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مؤمن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا' جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

۲۱۶۶: بَاب تَعْظِيْمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۴۷۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۴۷۵۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْعَثِ ابْنِ ثُرْمُلَةَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ اَنْ يَّشُمَّ رِيْحَهَا۔

۴۷۵۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ذمی کو قتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرما دے گا اللہ عزوجل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ عَامًا۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا مِّنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيْحَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَّسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔

۴۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہو جاتی ہے۔

۲۱۶۷: بَابُ سُقُوْطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيْكِ فِيْمَا دُوْنَ النَّفْسِ

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں

۴۷۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ غُلَامًا لِاُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ اُذُنَ غُلَامٍ لِاُنَاسٍ اَغْنِيَاءَ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلوایا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو دیت ادا کرنا پڑتی)۔

۲۱۶۸: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

خَالِدٍ سُلَیْمَانُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی بِالْقِصَاصِ فِی السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۶۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہ ہی) حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَصٰی عَبْدَهٗ خَصَیْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ۔

۴۷۶۱: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرائے (یعنی اس کے خصیہ نکلوائے) تو ہم اس کو خصی کریں گے اور جو شخص ناک کان یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہ ہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَیِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَیِّعِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللّٰهِ لَا یُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ یَا اُمَّ الرُّبَیِّعِ الْقِصَاصُ کِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا یُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتّٰی قَبِلُوا الدِّیَةَ قَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

۴۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت اُمّ ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اے اُمّ ربیع' کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے بدلہ اور انتقام لینے کا اس نے کہا خدا کی قسم اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عزوجل کی قسم کھا لیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الثَّنِیَّةِ

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۴۷۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاِسْمَاعِیْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَیْدٍ قَالَ ذَکَرَ اَنَسٌ عَمَّتَهٗ کَسَرَتْ ثَنِیَّةَ جَارِیَةٍ فَقَضٰی نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی

۴۷۶۳: حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَخُوْهَا اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ سَاَلُوْا اَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْاَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ اَخُوْهَا وَهُوَ عَمُّ اَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيْدُ يَوْمَ اُحُدٍ رَضِیَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

انس بن نضر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دو یا اس سے دیت وصول کرو جس وقت ان کے بھائی انس بن نضر نے (جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کردے۔

۴۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاَرْشُ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَ عَفَوْا فَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

۴۷۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثہ نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے ورثاء نے انکار فرمادیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے قصاص لینے کا حکم فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اُن کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرما دیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۲۱۷۰: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْعَضَّةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۴۷۶۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا

۴۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تو مجھ سے کیا کہتا ہے؟ کیا تو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں

تَامُرُنِیْ تَامُرُنِیْ اَنْ آمُرَهٗ اَنْ یَدَعَ یَدَهٗ فِیْ فِیْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ اِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ اِلَیْهِ یَدَكَ حَتّٰی یَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا اِنْ شِئْتَ۔

دے دے پھر اس کو تو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ اٰخَرَ عَلٰی ذِرَاعِهٖ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ اَخِیْكَ كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے جس شخص کا دانت اُکھڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلوایا اور فرمایا: تم چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبالو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے۔

۴۷۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ قَاتَلَ یَعْلٰی رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ یَدَهٗ مِنْ فِیْهِ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ فَاخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا یَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِیَةَ لَهٗ۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلی کی ایک شخص سے لڑائی ہوگئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹ لیا (اس وجہ سے) دوسرے کا دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ یَعْلٰی قَالَ فِی الَّذِیْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِیَةَ لَكَ۔

۴۷۶۸: حضرت یعلی اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

۴۷۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ اَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِیَّتَهٗ فَانْطَلَقَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ اَخِیْكَ كَمَا یَقْضَمُ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَهَا۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے چاہا کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کو جانور کی طرح چبا ڈالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل کر دیا۔

۲۱۷۱: بَابُ الرَّجُلُ یَدْفَعُ عَنْ

باب: ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے

نَفْسِهٖ

شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے

۴۷۷۰: اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ اَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَبْطَلَهَا۔

۴۷۷۰: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑانا چاہا اس (کشمکش) میں دوسرے شخص کا دانت اُکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جوان اُونٹ کی طرح کاٹتا ہے اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیت نہ دلوانا:

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۴۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهٗ فَانْتَزَعَهَا فَاَلْقٰى ثَنِيَّتَهٗ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَطَلَّهَا اَيْ اَبْطَلَهَا۔

۴۷۷۱: حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۱۷۲: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَآءٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیرِ نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف

۴۷۷۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَّنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيْهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۷۷۲: حضرت سلمی رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں غزوۂ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرما دیا۔

وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ اَحَدُكُمْ اِلَى اَخِيْهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيْضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَاْتِيْ يَطْلُبُ الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۷۷۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَهْدَرَهَا۔

۴۷۷۳: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرما دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

۴۷۷۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ مَرَّةً اُخْرٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى اَنَّهُ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَخَاصَمَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَدَعُهَا يَقْضِمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۴: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ تو جانور کی طرح سے اس کو چبا ڈالتا۔

۴۷۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ اَجِيْرِيْ رَجُلًا فَعَضَّ الْاٰخَرُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَهْدَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

۴۷۷۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی۔ جس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو فرما دیا۔

۴۷۷۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهُ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَ قَالَ اَفَيَدَعُ

۴۷۷۶: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوگئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو اس کا دانت نکل کر گر گیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا دانت لغو فرما دیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبا لیتے۔

يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوۂ تبوک کا نام ہے۔ غزوۂ تبوک میں اہل اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیر معمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی تنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے: ((وَ كَانَ اَوْثَقَ عَمَلٍ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دِل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۴۷۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ الَّذِيْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَادِيَةَ لَكَ۔

۴۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ آخَرُ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اَيَدَعُهَا فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۸: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہیں حضرت یعلیٰ بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا اس لیے کہ کاٹنے والے شخص کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چبا ڈالتے۔

۴۷۷۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا اَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ۔

۴۷۷۹: حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

۲۱۷۳: باب الْقَوَدِ فِي الطَّعْنَةِ

۴۷۸۰: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ شَيْئًا اَقْبَلَ رَجُلٌ فَاَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

باب: کچوکا لگانے میں قصاص

۴۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھک گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی کچوکا لگایا (یعنی لکڑی سے ہلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: آ جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے کہا: نہیں! میں نے معاف کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

۴۷۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ اَنْبَانَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبِيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا اِذْ اَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۴۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھک گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچوکا دیا وہ شخص نکلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آ جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۷۴: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ اللَّطْمَةِ

۴۷۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَانَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي اَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَيُّ اَهْلِ الْاَرْضِ تَعْلَمُوْنَ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالُوْا اَنْتَ فَقَالَ اِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَاءَ نَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۴۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آ گئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباس کے طمانچہ ماریں گے جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: عباس میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو برا نہ کہو تا کہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آ گئی اور کہنے لگی: یا

بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا۔

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے دُعا فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

۲۱۷۵: بَاب الْقَوَدِ مِنْ الْجَبْذَةِ

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا مَعَهُ حَتّٰى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَّرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِيْ عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَّالِكَ وَلَا مِنْ مَّالِ اَبِيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيْدَنِيْ مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِيْ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ لَا اُقِيْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْاَعْرَابِيِّ اَقْبَلْنَا اِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِيْ اَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتّٰى اٰذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوْا۔

۴۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی طرف سے آپ کی چادر کھینچ لی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہو گئی اس شخص نے کہا: اے محمد! میرے ان دونوں اُونٹ کو غلّہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ عزوجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس گردن کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا قسم خدا کی میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سنے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اُونٹ پر جو لاد دو اور ایک اونٹ کے اوپر کھجور لاد دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔

۲۱۷۶: بَاب الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِيْنِ

باب: بادشاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدُ ابْنُ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ

۴۷۸۴: حضرت ابوفراس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک) سے انتقام دلواتے تھے۔

فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ۔

۲۱۷۷: بَاب السُّلْطَانِ يُصَابُ عَلٰى يَدِهٖ

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟

۴۷۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاجَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهُ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِيْ يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا قَالُوْا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ۔

۴۷۸۵: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ رضامند ہوئے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دونگا لوگوں کے سامنے اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے پاس قصاص مانگنے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا: تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۲۱۷۸: بَاب الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيْدَةٍ

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں

۴۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۷۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

لڑکی کو دیکھا وہ کنگن پہنے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا (اور مرنے والی لڑکی کے کنگن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا: نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اُس نے اشارہ سے کہا: جی ہاں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِّنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقُتِلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا۔

۴۷۸۷: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے خثعم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تا کہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدھی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبیؐ نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر دُور رہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھلائی نہ دے۔

۲۱۷۹: بَاب تَأْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

باب: آیت کریمہ: فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ کی تفسیر

۴۷۸۸: أَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو

شَیْءٌ فَلْیَتَّبِعْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ اَنْ یَقْبَلَ الدِّیَةَ فِی الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِمَعْرُوْفٍ یَقُوْلُ یَتَّبِعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ وَ یُؤَدِّیْ هٰذَا بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلٰی مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَیْسَ الدِّیَةَ۔

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہیں تھا۔

۴۷۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ عَلَیْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَیْسَ عَلَیْهِمُ الدِّیَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِمُ الدِّیَةَ فَجَعَلَهَا عَلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَخْفِیْفًا عَلٰی مَا كَانَ عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔

۴۷۸۹: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عز وجل نے جو یہ فرمایا ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عز وجل نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی اسرائیل سے۔

۲۱۸۰: بَابُ الْاَمْرِ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۴۷۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِیُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قِصَاصٍ فَاَمَرَ فِیْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۰: حضرت انس بڑھی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے حکم دیا معاف کر دینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی۔

۴۷۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ وَ بَهْزُبْنُ اَسَدٍ وَ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِیْ مَیْمُوْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ شَیْءٍ فِیْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِیْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے)

۲۱۸۱: بَابُ هَلْ یُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

الدِّيَةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوَدِ

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُقَادَ وَاِمَّا اَنْ يُفْدٰى۔

۴۷۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا بدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُقَادَ وَ اِمَّا اَنْ يُفْدٰى۔

۴۷۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا فدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۴: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے۔

۲۱۸۲: باب عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُصَيْنٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ اَنْ يَنْحَجِزُوا الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ وَاِنْ كَانَتِ امْرَاَةً۔

۴۷۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگرچہ عورت ہی ہو۔

۲۱۸۳:باب مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۶: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّيَا اَوْ رِمِّيَا تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ خَطَأٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِهٖ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۴۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عزوجل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

قتل خطاء کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مرجائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطاء میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار بندوق پتھر لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبدالله بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قتل الخطاء يشبه العمد بالسوط والعصاء مائة من الدبل اربعون منها فی بطونها اولادها......)) (نسائی شریف ص:۲۱۷ مطبوعہ نظامی کان پور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرقاۃ حاشیہ نسائی میں ہے: ''استبدل ابوحنیفه بحديث عبدالله بن عمر علی ان القتل بالمثقل شبه عمد لا يوجب القصاص......'' ص:۲۱۷۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدود شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴۷۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِیْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ

۴۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی

عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَ مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

جیسے کہ قتل خطاء میں دیت دلائی جاتی ہے اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص روکے تو اس پر لعنت ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں کوڑوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مار سے وہ شخص مرا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

۲۱۸۴: بَابُ كَمْ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَيُّوْبَ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ فِيْهِ

باب: شبہ عمد کی دیت کیا ہوگی؟

۴۷۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَتِيْلُ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۷۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لاٹھی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۲۱۸۵: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى خَالِدِ الْحَذَّاءِ

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذا کے متعلق اختلاف

۴۸۰۰: اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی الْحَذَّاءَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ الْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فِیْهَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِیَّةً اِلٰی بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ۔

۴۸۰۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ مکرمہ فتح کیا اُس روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی خطاء عمد سے کوڑے لکڑی پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت) ایک سو اونٹ ہیں چالیس اُونٹ ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) ثنی ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

۴۸۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ قَتِیْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِیْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۲: حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل خطاء میں ایک سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس ان میں سے حاملہ ہوں۔

دیت کی تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اُونٹ سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حاملہ ہونا ضروری ہیں اور مذکورہ دیت قتل خطاء کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے آج کے دور میں حدود شرعیہ نافذ نہیں ہیں۔

۴۸۰۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ یَوْمَ

۴۸۰۳: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ قَتِيْلِ خَطَاِ الْعَمْدِ اَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۴: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ اَنْبَانَا يَزِيْدُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا: اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تنہا خود ہی بھگا دیا باخبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطاء عمد سے مارا جائے کوڑے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمد کے مشابہ ہے اس میں سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اُونٹ سے اونٹنی ہیں)

۴۸۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

۴۸۰۷: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی

رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَأُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِي بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّ عَشْرَةٌ بَنِيْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْإِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَ اِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَ رَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا۔

۴۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خطاء سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اُونٹ ہیں تیس اونٹنیاں ہوں چار سال کی اور دس اُونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اُونٹ والوں پر جس وقت اُونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا لیکن جو اس کے ورثاء سے بچ جائے (یعنی ذوی الفروض سے) اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دِل چاہے)۔

۲۱۸۶: بَابُ ذِكْرِ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَاِ

باب: قتل خطاء کی دیت کے متعلق

۴۸۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۸۰۹: حضرت خشف بن مالک ﷜ سے روایت ہے کہ میں نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشَفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قَضَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَاِ عِشْرِيْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ عِشْرِيْنَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَّ عِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ عِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَّ عِشْرِيْنَ حِقَّةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا قتل خطاء کی دیت میں بیس اونٹنی ہیں دوسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹ ہیں دوسرے سال میں لگے ہوئے اور بیس اونٹنیاں تیسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں پانچویں سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں چوتھے سال میں لگی ہوئی ادا کرنے کا۔

۲۱۸۷: بَاب ذِكْرِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ

باب: چاندی کی دیت سے متعلق

۴۸۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ح وَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَ ذَكَرَ قَوْلَهُ اِلَّا اَنْ اَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِيْ اَخْذِهِمُ الدِّيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ دَاوُدَ۔

۴۸۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک شخص کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر ڈالا اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی اور فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالدار کر دیا ہے اپنے فضل سے دیت لینے میں۔

۴۸۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْنَاهُ مَرَّةً يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا يَعْنِيْ فِي الدِّيَةِ۔

۴۸۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم کا دیت میں حکم فرمایا۔

۲۱۸۸: بَاب عَقْلِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کی دیت سے متعلق

۴۸۱۲: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْاَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

۴۸۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک پھر اس سے زیادہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔

۲۱۸۹: بَابُ كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ

باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۴۸۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ هُمُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى۔

۴۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک' کافر' یہودی' مجوسی' عیسائی' سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۴۸۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۴۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

۲۱۹۰: بَابُ دِيَةِ الْمُكَاتَبِ

باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۴۸۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِى الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اَدّٰى۔

۴۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدلِ کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

بدلِ کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدلِ کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا معاوضہ مراد ہے۔

۴۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِى الْمُكَاتَبِ اَنْ يُؤْدٰى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ۔

ہوگیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمُكَاتَبِ يُؤْدٰى بِقَدْرِ مَا اَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَ مَا بَقِىَ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

۴۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر وہ بدلِ کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کے موافق۔

۴۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ النَّقَّاشِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِى ابْنَ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰى وَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۴۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کو ترکہ ملے گا جتنا کہ وہ آزاد ہوا۔

۴۸۱۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِى كَثِيْرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ اَنْ يُؤْدٰى مَا اَدّٰى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوْكِ۔

۴۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے مثل دی جائے۔

۲۱۹۱: بَابُ دِيَةِ جَنِيْنِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۸۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ وَلَدِهَا خَمْسِيْنَ شَاةً وَ نَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ اَرْسَلَهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ۔

۴۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا (وہ عورت حمل سے تھی اور) اس کا حمل گر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۴۸۲۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً خَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتِ الْمَخْذُوْفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِّنَ الْغُرِ وَنَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا وَهْمٌ وَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مِائَةً مِّنَ الْغُرِّ الْغَنَمِ وَ قَدْرُوِيَ النَّهْيُ عَنِ الْخَذْفِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۴۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچہ کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بکریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوائی۔

۴۸۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلاً يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ شَكَّ كَهْمَسٌ۔

۴۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو ''خذف'' کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو بُرا سمجھتے تھے۔

۴۸۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً قَالَ طَاوٗسٌ اِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ۔

۴۸۲۳: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں۔ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَ زَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۴۸۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ گر گیا تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحیان میں تھی ایک غرہ یعنی غلام یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا غلام یا باندی دینے کا وہ عورت مرگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۴۸۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

۴۸۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل میں سے

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَ قَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اُغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ۔

دوخواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے پتھر ماردیا اور وہ مرگئی اور اس کا بچہ بھی مرگیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا پھران لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی دیت مارنے والی خاتون کے خاندان سے دلوائی اور وہ دیت اس خاتون کے لڑکے کو ملی جو کہ مرگئی تھی اور جو وارث اس کے تھے یہ بات سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہنوں کا مرکز ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے سجع سے گفتگو کی۔

۴۸۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ۔

۴۸۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دوخواتین نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مرگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غرہ دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم فرمایا)۔

۴۸۲۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْهِ كَیْفَ اُغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ۔

۴۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے جس پر حکم فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ تو کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ اس نے شور مچایا نہ گفتگو کی۔ ایسے کا خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ تو کاہن ہے (یعنی کاہنوں جیسی باتیں بنا رہا ہے)

خلاصة الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پتھر یا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پتھر مارنے کو کہتے ہیں: قولها عن الخذف حصاة اونواة تاذ بين بسبابتك و ترمي بها او خزفة من خشب ثم ترى بها الحصاة بين ابهامك والسبابة...... مجمع البحار ۳۳۷ علی النسائی ص: ۳۳۷ نظامی کان پور۔

حمل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۴۸۲۳ میں جو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دیت کے بچہ کے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حمل کی دیت سے متعلق مشورہ کرنا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حمل چوٹ وغیرہ سے گرا دے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۴۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی جاندار جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کرا دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں ہونا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((انما هذا من الْكُهَّانِ)) یعنی یہ شخص تو کاہنوں میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کاہن (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لایعنی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور سجع دار گفتگو اور لچھے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے سجع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۴۸۲۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ وَهُوَ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلٰى فَاُتِيَ فِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِي الْجَنِيْنِ غُرَّةٌ فَقَالَ عَصَبَتُهَا اَدِيْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

۴۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا (یعنی حمل ساقط کرا دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔

۲۱۹۲: باب صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰى مَنْ دِيَةُ الْاَجِنَّةِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور دیت

النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

کے بچہ کی دیت کس پر ہے؟

۴۸۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ۔

۴۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۴۸۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِيْ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مرگئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا' اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دور جاہلیت کی طرح کلام میں سجع کرتا ہے۔

۴۸۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَ كَانَ

۴۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا' جس سے وہ مرگئی اور مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔

بِالْمَقْتُوْلَةِ حَمْلٌ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى بِالْغُرَّةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ۔

۴۸۳۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔ قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهُ امْرَاَتَانِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاَسْقَطَتْ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَجُعِلَتْ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ اَرْسَلَهُ الْاَعْمَشُ۔

۴۸۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا فَقَالُوْا نُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا

۴۸۳۴: حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو در آنحالیکہ وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپ نے اسکے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اسکی دیت دیں جس نے نہ پیا' نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔ اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا سجع بولتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی اسکے مطابق کرنا ہوگا۔

اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمْ صَخَبٌ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيْتًا وَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهٗ كَاذِبٌ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهٗ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمَّ غَطِيْفٍ۔

۴۸۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو خواتین تھیں ان میں آپس میں تکرار ہوگئی ایک نے دوسری کے پتھر مارا یا اس کے پیٹ سے ایک لڑکا گر گیا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ چوٹ کی وجہ سے گر گیا) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور ماں یعنی وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا حکم فرمایا مارنے والی کے کنبے پر اس کے چچا نے کہا: یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو گرا اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی دیت ادا کراؤ) اس مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جھوٹا ہے خدا کی قسم! نہ اس بچہ نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم کھایا نہ پیا ایسے خون کا کیا (تاوان ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: دورِ جاہلیت کی طرح یہ سجع کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی) ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک خاتون ملیکہ تھی اور دوسری کا نام اُمّ غطیف تھا۔

۴۸۳۶: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهٖ۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کے لیے تحریر فرمایا: ہر قوم پر اس کی دیت ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے ولاء کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے۔

۴۸۳۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب (اور علاج) سے ناواقف ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور ضامن ہے۔

۴۸۳۸: اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

۴۸۳۸: ترجمہ حسب سابق ہے۔

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

خلاصۃ الباب ☆ ولاء سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی سرٹیفکیٹ وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهٖ

باب: کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور ماخوذ ہوگا؟

۴۸۳۹: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِيْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ۔

۴۸۳۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ رہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اسکا جرم تم پر نہیں ہے۔

اہلِ خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ والد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد ماخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جابرانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہلِ خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تا کہ وہ اہلِ خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہلِ خاندان پر دیت لازم کی گئی واللہ اعلم۔

۴۸۴۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنُ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۴۸۴۰: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ سنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا: یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: باخبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (تاوان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا ماخوذ نہ ہوگا۔

۴۸۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهٰى قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۱: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنُ يَرْبُوْعَ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۲: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۸۴۳: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى قَالَ شُعْبَةُ اَيْ لَا يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ الَّذِيْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْنِيْ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى نَفْسٍ۔

۴۸۴۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ يَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ فُلَانٍ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۵: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تَجْنِيْ اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ۔

۴۸۴۶: حضرت طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ ہیں کہ جنہوں نے فلاں شخص کو دورِ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا لہٰذا ہمارا انتقام دلوائیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے والدہ کے جرم کا مواخذہ لڑکے سے نہیں کیا جائے گا۔ دو مرتبہ یہی کہا دہرایا۔

۲۱۹۴:بَاب الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ

۴۸۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا۔

باب: اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اُکھاڑ دے

۴۸۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو آنکھ نابینا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱۹۵:بَاب عَقْلِ الْأَسْنَانِ

۴۸۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

۴۸۴۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا۔

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۴۸۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں میں پانچ اُونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۴۸۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں ہر ایک میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۶:بَاب عَقْلِ الْأَصَابِعِ

۴۸۵۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

باب: اُنگلیوں کی دیت سے متعلق

۴۸۵۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں (یعنی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو ہے)۔

۴۸۵۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں برابر ہیں ہر ایک میں دس اُونٹ ہیں۔

نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا۔

۴۸۵۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِیُّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ۔

۴۸۵۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَمَّا وُجِدَ الْكِتَابُ الَّذِیْ عِنْدَ آلِ عَمْرِوبْنِ حَزْمٍ الَّذِیْ ذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِیْهِ وَفِیْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۴۸۵۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۴۸۵۴: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ اِلْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ۔

۴۸۵۵: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیاں کاٹنے میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَیْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ وابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْکَعْبَةِ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

۴۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ اُنگلیاں برابر ہیں۔

۲۱۹۷: باب الْمَوَاضِحِ

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۴۸۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَکَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

۴۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۸: باب ذِکْرُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافُ النَّاقِلِیْنَ لَهٗ

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف

۴۸۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا فِیْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَ بَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰی اَهْلِ الْیَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا: مِنْ مُحَمَّدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی شُرَحْبِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَالْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ وَمُعَافِرَ وَ هَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَیِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ یَّرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ

۴۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب تحریر فرمائی اہل یمن کے لئے اس میں فرض اور سنت اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی اہل یمن پر اس میں تحریر تھا: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہو اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلاوجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اُونٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کاٹی جائے پوری دیت ہے (یعنی سو اُونٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور فوطوں اور شرم گاہ اور پشت اور دو آنکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

الدِّيَةَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْبُعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِيْنَارٍ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ ابْنِ بِلَالٍ۔

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی ہٹ جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اُونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سنار وغیرہ پر) ایک ہزار دینار دیت ہے۔

۴۸۶۱: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهِ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

۴۸۶۱: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

۴۸۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۸۶۲: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والوں

الَّذِیْ کَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِیْنَ بَعَثَہٗ عَلٰی نَجْرَانَ وَکَانَ الْکِتَابُ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ فَکَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا بَیَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وَ کَتَبَ الْاٰیَاتِ مِنْھَا حَتّٰی بَلَغَ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ثُمَّ کَتَبَ ھٰذَا کِتَابُ الْجِرَاحِ فِی النَّفْسِ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ نَحْوَہٗ۔

پر۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے کہ اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اُونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گذرا۔

۴۸۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ وَھُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ جَاءَ نِیْ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ حَزْمٍ بِکِتَابٍ فِیْ رُقْعَۃٍ مِّنْ اَدَمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ھٰذَا بَیَانٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ فَتَلَا مِنْھَا اٰیَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی النَّفْسِ مِائَۃٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ فَرِیْضَۃً وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِی الْمُوْضِحَۃِ خَمْسٌ۔

۴۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم ﷺ کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے اور جس سے ہڈی جگہ سے ہل جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اُونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔)

۴۸۶۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ۃً عَلَیْہِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ الْکِتَابُ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ اِنَّ فِی النَّفْسِ مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ جَدْعًا مِائَۃً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمَاْمُوْمَۃِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِی الْجَائِفَۃِ مِثْلُھَا وَفِی الْیَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْعَیْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِیْ کُلِّ اِصْبَعٍ

۴۸۶۴: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا: جان میں سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اُونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) ہڈی جگہ سے ہل

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

جائے اس میں دیت پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۴۸۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَاَ عَيْنَهُ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَا نْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَيْنَكَ۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرما لیا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹا لی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ لگائے رکھتا تو میں تیری آنکھ چھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِيْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِيْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِيْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۴۸۶۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھجایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

۲۱۹۹: بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ

باب: جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِيْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ۔

۴۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بد اخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلہ کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۴۸۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اِطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ۔

۴۸۶۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا حرج نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۸۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِی سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّیْ فَاِذَا بِابْنٍ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَ رَاَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِیْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِی سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَدْرَؤُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

۴۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کا لڑکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گذرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

۲۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰى مِمَّا لَيْسَ فِی السُّنَنِ تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود نہیں ہیں لیکن مجتبیٰ میں اضافہ کی گئی ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا سے متعلق

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ

۴۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیاتِ کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

الْآيَةِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ۔ تو اس پرانہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۸۷۱: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۴۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کا بدلہ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے: اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس اختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورۂ نساء والی پہلی آیت کریمہ: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی: اِلَّا مَنْ تَابَ آخر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کافر کسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۴۸۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَاْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا

۴۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورۂ فرقان کی آیت تلاوت کی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ۔

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَّكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۴۸۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ اَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِیْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْدَاجُهٗ دَمًا يَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِیْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا۔

۴۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کس طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پکڑ کر لائے گا اور اسکی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۴۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ بولنا۔

۴۸۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

۴۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹی قسم کھانا۔

۴۸۷۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خبائث میں مبتلا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کو طاقِ نسیان رکھ کر ان کبائر میں مبتلا ہوتا ہے)۔

(۴۶)

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۲۰۱: بَابُ تَعْظِيمِ السَّرِقَةِ

۴۸۷۷: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۴۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا' اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایماندار نہیں رہتا۔

گناہِ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمالِ صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مؤمن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام وعقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي

۴۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ اَحْمَدُ فِي حَدِيْثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

۴۸۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ ذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۴۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کیے تو اس نے اسلام کو اپنے اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۴۸۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ۔

۴۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رسّی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کا کٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلافِ عقل ہے)۔

۲۲۰۲: بَابُ اِمْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے ساتھ مار پیٹ کرنا یا اس کو قید میں ڈالنا

۴۸۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَرَازِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ رَفَعَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ اَنَّ حَاكَةً سَرَقُوْا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَيَّامًا ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُمْ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا خَلَّيْتَ سَبِيْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَّلَا ضَرْبٍ

۴۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ قبیلہ کلاعی کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلاعی کے لوگ نعمانؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمانؓ

فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبُهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللّٰهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَاِلاَّ اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِكُمْ مِّثْلَهٗ قَالُوْا هٰذَا حُكْمُكَ قَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهٖ ﷺ۔

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورنہ میں اسی مقدار میں تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا حکم ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

۴۸۸۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ نَاسًا فِیْ تُهْمَةٍ۔

۴۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ دیا۔

۴۸۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ رَجُلاً فِیْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰی سَبِيْلَهٗ۔

۴۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

۲۲۰۳: باب تَلْقِيْنُ السَّارِقُ

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۴۸۸۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الْمُنْذِرِ مَوْلٰی اَبِیْ ذَرٍ عَنْ اَبِیْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ اِعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهٗ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰی قَالَ اذْهَبُوْا بِهٖ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْئُوْا بِهٖ فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ جَاؤُوْا بِهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔

۴۸۸۴: حضرت ابو اُمیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تُو نے چوری کی ہو گی۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو لوگ لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں توبہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((مَا اَخَالُكَ سَرَقْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ تو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر نہ کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم اس لیے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حدود دراصل اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

۲۲۰۴: باب الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّاْتِيَ بِهِ الْاِمَامُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ حَدِيْثِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ

باب: جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اُس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف

۴۸۸۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهٗ فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

حد کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المؤمنین تک پہنچ جائے تو اس وقت حد معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

آگے حدیث ۴۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حدود معاف نہیں ہوتیں)۔

۴۸۸۶: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ مُرَقَّعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۴۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَانَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

۴۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

۲۲۰۵: بَاب مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَمَا لَا يَكُوْنُ

باب: کونسی چیز محفوظ ہے اور کونسی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا)

۴۸۸۸: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ بَشِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا خَالَفَهٗ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ۔

۴۸۸۸: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا: اس نے میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر چوری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ نیت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا تھا۔

۴۸۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ الْكُوْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رِدَاؤُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَ قَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ

۴۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جا چکا تھا لیکن وہ دوڑے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ ضَعِيفٌ۔

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

۴۸۹۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى خَمِيصَةٍ لِّيْ ثَمَنُهَا ثَلَاثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّيْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيعُهُ وَاُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ۔

۴۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سورہا تھا جو کہ تیس درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پر سے) اُچک کر لے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! تیس درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کو فروخت کر رہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ اُدھار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کرلیا؟

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کردے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہرحال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کو فروخت کرنے اور معاف کرنے سے حد ختم نہ ہوگی۔

۴۸۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ سُرِقَتْ خَمِيصَتُهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ اَتَقْطَعُهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ تَرَكْتَهٗ۔

۴۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہوگئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سو رہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۴۸۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَافَوُا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَمَا اَتَانِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۴۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۳: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

۴۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلٰى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَ تَجْحَدُهُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۶: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ تَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا۔

۴۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت لوگوں سے زیور اُدھار مانگا کرتی تھی پھر اُن کو واپس نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔

۴۸۹۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَ تُؤَدِّيْ مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ

۴۸۹۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس عورت نے نہیں مانا۔ آخر کار آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

تَفْعَلُ فَاَمَرَبِهَا فَقُطِعَتْ۔

فرمایا۔

۴۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِىَ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۴۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہوگئی (تا کہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدانخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتیں) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلٰى لِسَانِ اُنَاسٍ فَجَحَدَتْهَا فَاَمَرَبِهَا النَّبِىُّ ﷺ فَقُطِعَتْ۔

۴۸۹۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنومخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۹۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِىْ عَاصِمٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ نَحْوَهُ۔

۴۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۰۶: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلاَفِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ الزُّهْرِىِّ فِى الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا وَ تَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُلِّمَ فِيْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قِيْلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہوتیں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

۴۹۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فَاُتِىَ بِهَا النَّبِىُّ

۴۹۰۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْا اُسَامَةَ فَكَلَّمَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُسَامَةُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوْهُ وَلَمْ يُقِيْمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا اَصَابَ الْوَضِيْعُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

علاوہ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخر کار انہوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۳: اَخْبَرَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهٗ فَقَالُوْا مَا كُنَّا نُرِيْدُ اَنْ يَّبْلُغَ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۳: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ سے ہم کو یہ توقع نہیں تھی (یعنی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو میں اُن کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

۴۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا نُكَلِّمُهٗ فِيْهَا مَا مِنْ اَحَدٍ يُكَلِّمُهٗ اِلَّا حِبُّهٗ اُسَامَةُ نُكَلِّمُهٗ فَقَالَ يَا اُسَامَةُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ هَلَكُوْا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِنْ سَرَقَ فِيْهِمُ الدُّوْنُ قَطَعُوْهُ وَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۴: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ کے عہد میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے علاوہ حضرت اُسامہؓ کے۔ آخر کار انہوں نے اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے اور اگر رذیل قسم کا آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے لڑکے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی متبنٰی تھے) آپ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس بات کی آپ سے گذارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۴۹۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۴۹۰۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعہ کہ جن کو لوگ نہیں پہچانتے تھے

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يَعْرِفُوْنَ وَ هِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وِ إِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ۔

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی) آخر کار وہ عورت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ داروں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوندی میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِیءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ

۴۹۰۶: اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور فرمایا معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہؓ چوری کرتیں تو

لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَ قَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۹: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۸: عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا‘ ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپؐ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہؓ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات چیت کی تو آپؐ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرتیں تو میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ

كَلَّمَهُ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا۔

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے واسطے دُعا فرمائیں جس وقت شام ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایانِ شان حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهُ اُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد نبویؐ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے اُسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور اُسامہؓ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریمؐ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آتی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا کرتی تھی۔

۲۲۰۷:بَاب التَّرْغِيبِ فِي اِقَامَةِ الْحَدِّ

باب: حدود قائم کرنے کی ترغیب

۴۹۱۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا۔

۴۹۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس روز تک بارش ہونے سے۔

حدشرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگئی تو ملک میں نظم و قانون اور لاء اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہو گا۔

۴۹۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَانَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

۴۹۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۲۲۰۸:بَابُ الْقَدْرُ الَّذِيْ اِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا

۴۹۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ۔

۴۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۴: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ قَالَ اَبُوْ

۴۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مَجِنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو کہ تین درہم کی مالیت کی تھی۔

۴۹۱۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی۔ صُفَّةِ النِّسَاءِ (نامی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جگہ) سے اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَ اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اُمَيَّةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مَجِنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مَجِنٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ۔

۴۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام وقانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا ہے۔

۴۹۱۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مَجِنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کہ جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۴۹۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ

۴۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی گئی اور

سَرَقَ رَجُلٌ مَجِنًّا عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ۔ پھر ہاتھ کاٹا گیا (چور کا)۔

۲۲۰۹: بَابُ ذِکْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ

باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۴۹۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ۔

۴۹۲۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ درہم کی تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: اَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمَجِنِّ ثُلُثِ دِیْنَارٍ اَوْ نِصْفِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ قَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ۔

۴۹۲۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ

۴۹۲۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۰: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ يُقْطَعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى۔

۴۹۳۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ وَ عَبْدِ رَبِّهِ وَ رُزَيْقٍ صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۴: ترجمہ ان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گذرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

۲۲۱۰: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۳۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْاَوَّلِ۔

۴۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۳۷: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ

۴۹۳۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبْعُ دِیْنَارٍ۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

۴۹۳۹: اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ الْیَدَ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الطَّبَرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ اَبُوْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ اَنَّ امْرَاَةً اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْیَدُ فِی الْمِجَنِّ۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ۔

رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: چوتھائی دینار۔

۴۹۴۳: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِی الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چور کا ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِی الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِی الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ وَ زَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِیْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهٗ۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا پنجہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ الدَّانَاجَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ۔

لیکن پنجہ میں۔

۴۹۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ۔

۴۹۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۴۹۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔

۴۹۴۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ کٹوایا۔

۴۹۴۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۴۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوٗدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۲: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۳: حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم ﷺ کے دور میں ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۴۹۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۴: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

۴۹۵۵: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۴۹۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهٗ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت ان دنوں دس درہم تھی۔

۴۹۵۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَوَّمُ عَشَرَةَ

۴۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ۔

۴۹۵۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۵۹: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنِ الْعَرْزَمِیِّ وَهُوَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَیْمَنُ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِحَدِیْثِهٖ مَا اَحْسَبُ اَنَّ لَهٗ صُحْبَةً وَ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ حَدِیْثٌ اٰخَرُ یَدُلُّ عَلٰی مَا قُلْنَاهُ۔

۴۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا ایمن جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں لگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ هُوَ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاَتَمَّ وَ قَالَ سَوَّارٌ یُتِمُّ رُكُوْعَهُنَّ وَ سُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِیْ وَ قَالَ سَوَّارٌ یَقْرَاُ فِیْهِنَّ كُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۰: حضرت ایمن سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولیٰ تھے یا وہ زبیر کے مولیٰ تھے اُس نے سنا تبیع سے اُس نے حضرت کعب سے سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے (عبدالرحمٰن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔

۴۹۶۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی اِلَیْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا یَقْرَاُ فِیْهَا وَ یُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع وسجود اچھی طرح ادا کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر وثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بارے میں روایات: مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنجہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و ثمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قال ابراهيم و كان ثمن المجن عشرة دراهم الخ حاشيه نسائي ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنيفه مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی امّ ایمن سے متعلق علامہ حافظ بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزیم کہ جن کی کنیت ابوعطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروحاتِ حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۴۹۶۲: اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

۲۲۱۱: بَابُ الثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر لے؟

۴۹۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِيْنُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لٹکتا ہوا درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلیان میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا اٰوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور انکی مالیت ڈھال کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

۲۲۱۴: بَابُ الثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۴۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ۔

۴۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دوگنا ضمان دے دے اور اس کی سزا الگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دوگنا ضمان ادا کرے اور اس کو سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُّزَيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ جَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

۴۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ شخص وہ جانور واپس کر دے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑہ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسی مقدار میں

تَرٰی فِی الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهُ مَعَهٗ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جو کھلیان اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم چوری کرے تو دوگنا ضمان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔

۲۲۱۳: بَاب مَالاَ قَطْعَ فِيْهِ

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟

۴۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ رَافِعِ ا بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۴۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خُدَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيىَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيىَ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۴۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيىَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىَ بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَبِيْ مَيْمُوْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ اَبُوْ مَيْمُوْنٍ لَا اَعْرِفُهٗ۔

۴۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ اَيْضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِّنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ۔

۴۹۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۸۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى وَ ابْنُ وَهْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بَصْرِيٌّ

۴۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن پر قطع ید نہیں ہے۔

ثِقَةٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ وَ كَانَ خَيْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ فَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ وَلَا اَحْسَبُهٗ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِی الزُّبَيْرِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۹۸۱: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رُوْحِ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِی ابْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلٰی مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

۴۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچکے لٹیرے اور خائن پر قطع ید نہیں۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۴۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلٰی خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيْفٌ۔

۴۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی ہیں۔

۲۲۱۴: بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟

۴۹۸۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِیُّ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْسُفُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْا يَدَهٗ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهٗ ثُمَّ سَرَقَ عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی قُطِعَتْ قَوَائِمُهٗ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ

۴۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کو قتل کر دو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہرحال اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں چوری کی یہاں تک کہ اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهٗ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ كَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ فَقَالَ اَمِّرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ۔

کٹ گئے (یعنی اس کو مثلی کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حالت سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنا لو انہوں نے ان کو سردار بنا لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

۲۲۱۵: بَاب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان

۴۹۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَاُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْاِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَلْقَيْنَاهُ فِيْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَ مُصْعَبُ ابْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ جابرؓ نے فرمایا اس شخص کو (مقام مربد نعم کی جانب لے کر چل دیئے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چت لیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے بھاگ کھڑا ہوا اُس شخص کو

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اُٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

۲۲۱۶: بَاب الْقَطْعُ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۴۹۸۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَبِي اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي السَّفَرِ۔

۴۹۸۵: حضرت بُسر بن ارطاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

دورانِ سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دورانِ سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دورانِ سفر ہاتھ کاٹے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدانخواستہ دین سے ہی منحرف ہو جائے اس وجہ سے دورانِ سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۴۹۸۶: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَ لَوْ بِنَشٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ۔

۴۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۲۲۱۷: بَاب حَدُّ الْبُلُوْغِ وَ ذِكْرُ السِّنِّ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ اُقِيْمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟

۴۹۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

۴۹۸۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

عَنْ عَطِیَّةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ قَالَ كُنْتُ فِیْ سَبْیِ قُرَیْظَةَ وَ كَانَ یُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شِعْرَتُهٗ قُتِلَ وَ مَنْ لَمْ تَخْرُجِ اسْتُحْیِیَ وَلَمْ یُقْتَلْ۔

کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

مرداور عورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے ویسے دراصل شریعت نے مرد کے بالغ ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں بھی لڑکے کو احتلام ہوسکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہوسکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

۲۲۱۸: بَاب تَعْلِیْقُ یَدِ السَّارِقِ فِیْ عُنُقِهٖ

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

۴۹۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ عَنْ تَعْلِیْقِ یَدِ السَّارِقِ فِیْ عُنُقِهٖ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَدَ سَارِقٍ وَ عَلَّقَ یَدَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ۔

۴۹۸۸: حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

۴۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ ابْنُ عَلِیٍّ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَیْرِیْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ اَرَاَیْتَ تَعْلِیْقَ الْیَدِ فِیْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ یَدَهٗ وَ عَلَّقَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ ضَعِیْفٌ وَّلَا یُحْتَجُّ بِحَدِیْثِهٖ۔

۴۹۸۹: حضرت عبدالرحمن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطات ہے جس کی حدیث حجت نہیں ہوسکتی۔

۴۹۹۰: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ یُحَدِّثُ عَنِ الْمِسْوَرِبْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

۴۹۹۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہو تو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

(۴۷)

کتاب الایمان و شرائعہ

ایمان اوراس کے ارکان کے متعلق احادیث مبارکہ

۲۲۱۹: بَابُ ذِكْرُ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

باب: افضل اعمال

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ۔

۴۹۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یقین کرنا۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۴۹۹۲: أَخْبَرَنَا هَرُونُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ۔

۴۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۲۲۲۰: بَاب طَعْمُ الْإِيْمَانِ

باب: ایمان کا مزہ

۴۹۹۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ وَ طَعْمَهُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ فِي اللّٰهِ وَاَنْ يُّبْغِضَ فِي اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِيْمَةٌ فَيَقَعُ فِيْهَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُّشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا۔

۴۹۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے' (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے اور مشرکین وکفار سے دشمنی رکھے' (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مال غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے انقلاب برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۲۲۲۱: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۴۹۹۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ كَانَ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

۴۹۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار ومشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عزوجل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عزوجل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے' (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل سے خالص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے' (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان جیسی عزیز شئے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

۲۲۲۲:بَاب حَلَاوَةُ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَ مَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ۔

باب: اسلام کی شیرینی

۴۹۹۵: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۲۳:بَاب نَعْتِ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهٖ خَيْرِهٖ وَ شَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ

باب: اسلام کی تعریف

۴۹۹۶: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا' خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا: بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم' توریت' انجیل' زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِىْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَاَخْبِرْنِىْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِى الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِىْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اللہ عزوجل کے کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ اچھے لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اور اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت اس طریقہ سے کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ آپ نے فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو (اُدھر اُدھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا رہا پھر رسول کریمؐ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم واقف ہو کہ وہ سوال کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھلانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالکہ کو جنے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہو گی اور لوگ اپنی اُمّ ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوتے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسا کہ آج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم ظرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت وثروت ان لوگوں میں آ جائے گی کہ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

۲۲۲۴: بَابُ صِفَةُ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۴۹۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهٖ فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِيْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهٗ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهٗ دُكَّانًا مِّنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهٖ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهٗ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى سَلَّمَ فِيْ طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ اُدْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَدْنُوْ مِرَارًا وَ يَقُوْلُ لَهٗ اُدْنُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَ تُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۴۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چبوترہ مٹی سے بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آ جاؤ۔ وہ قریب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کرلوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے محمد! بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِی مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِی مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مَاالْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ وَ رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰی قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًی وَّ بَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهُ لَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِیْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِیِّ۔

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مؤمن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ عز وجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرح عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجہول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عز وجل کے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد ﷺ کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین رحمہم اللہ نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۲۵: باب تَاوِيْلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا

باب: آیت قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا کی تفسیر

۴۹۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَاَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِّنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاُعْطِيْ رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يُّكَبُّوْا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔

۴۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی جواب دُہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُلٹے مُنہ نہ گرائے جائیں۔

۴۹۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِيْ مُطِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰى نَاسًا وَّ مَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَّ مَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَّ قُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔

۴۹۹۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی: یعنی ''دیہات والوں نے کہا کہ ہم لوگ ایمان لے آئے (تم) کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔''

۵۰۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُّنَادِيَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا ایام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا لیکن مؤمن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

ایام تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

۲۲۲۶: باب صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ۔

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

۲۲۲۷: باب صِفَةُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَ يَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری و مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار و مشرکین کے ملک سے صرف اقتدارِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آجائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترک وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳: اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكُمُ الْمُسْلِمُ۔

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کاٹا ہوا جانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

۲۲۲۸: بَابُ حُسْنُ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلّٰى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَ مُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا۔

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال' سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۹: بَابُ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَهُوَ يُرِيْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۳۰: بَابُ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِی الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَاُ

۵۰۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا (غرباء اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

لسَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

۲۲۳۱:بَابُ عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ

۵۰۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی یَعْنِی ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَلَا تَغْزُوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صِیَامِ رَمَضَانَ۔

باب: اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا' تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا' چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا ماہ رمضان کے۔

۲۲۳۲:بَابُ الْبَیْعَةُ عَلَی الْاِسْلَامِ

۵۰۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفّٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ۔

باب: اسلام پر بیعت سے متعلق

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' نہ چوری کرو' نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

۲۲۳۳:بَابُ عَلٰی مَا یُقَاتَلُ النَّاسُ

۵۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَیْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہمارا کاٹا ہوا

شَهِدُوْ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَّا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَّا عَلَيْهِمْ۔

جانور (ذبیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے اور جو اہلِ اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

۲۲۳۴: بَابُ ذِكْرِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی شاخیں

۵۰۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں اور شرم و حیاء بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَوْضَعُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا اِلٰہ اِلَّا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم و حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے' پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف میں شرم و حیاء کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے زیادہ شرم و حیاء تھی۔ اس لیے مؤمن میں شرم و حیاء ہونا ضروری ہے اور شرم و حیاء ہی انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِیْ ابْنَ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم و حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۲۳۵:باب تفَاضُلُ اَهْلِ الْاِيْمَانُ

باب: اہلِ ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا

۵۰۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ۔

۵۰۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حضرت) عمار رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں تک ایمان بھرلیا۔

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جوفرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پا میں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جوکوئی شخص بری بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے دُور کرے اگر اس قدر قوت نہ ہوتو زبان سے (برائی کو) بُرا کہے اگر اس قدر بھی قوت نہ ہوتو (کم از کم) دِل سے تو بُرا سمجھے۔

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دِل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دِل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دِل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهٗ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دِل سے برا سمجھے وہ بھی

يُغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

بری ہو گیا اور یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دِل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۲۳۶: بَابُ زِيَادَةِ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۵۰۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَ يَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ

۵۰۱۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہو گا پنڈلیوں کے آدھے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی نکالو کہ جن کے دِل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دِل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال دو) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے: (۲ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ) ۲ آخر

بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اِلٰى عَظِيْمًا۔

تک۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل شرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالَ فَمَا ذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمرؓ کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِیْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَیُّ اٰيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْيَوْمَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَرَفَاتٍ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

۵۰۱۸: حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ یعنی: آج کے روز میں نے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن مقامِ عرفات میں نازل ہوئی۔

۲۲۳۷: بَاب عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

زیادہ نہ ہو۔

۵۰۲۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

۵۰۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ مجھ کو اپنے گھر مال (اور جائیداد) اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں' باپ' اولاد' بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت ہے بلکہ جانثاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالبہ کر کے عملی طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا معیار معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے۔ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور سنتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں تمام سنتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الٰہیہ کی دھجیاں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا جاتا ہے اور اسے طعن وتشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بے حد محبت وعقیدت سے نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جامی)

۵۰۲۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَانَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (دوسرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۳: اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۴: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ﷺ اِلَيَّ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۴: حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مؤمن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ وَ بُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ النِّفَاقِ۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

۲۲۳۸:بَاب عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ

۵۰۲۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْاَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادات ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا' عادات یہ ہیں): (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے' (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

۵۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہوگا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا۔

۵۰۲۹: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں): (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اُس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

۲۲۳۹:بَاب قِيَامُ رَمَضَانَ

۵۰۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ارشادفرمایا: جوشخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۰: بَابُ قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب. شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر وثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز' تلاوت قرآن' درود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول رہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۱: بَابُ الزَّكٰوةُ

باب: زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۵۰۳۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِىُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَىَّ غَيْرُ هُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَىَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَ ذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَىَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

خدمت نبوی ﷺ میں اہلِ نجد میں سے حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے زکوۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

۲۲۴۲: باب الْجِهَادُ

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِىْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِىْ وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِىْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَّاِمَّا وَفَاةٍ اَوْ اَنْ يَّرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِىْ خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو چاہے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مرجائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِيْلِیْ وَ اِيْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِيْقٌ بِرُسُلِیْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اُرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْكَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستہ میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس کے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر و ثواب اور مالِ غنیمت دے کر۔

۲۲۴۳: بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ

باب: مالِ غنیمت میں سے خدا کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا

۵۰۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِيْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَ نَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَ نَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی بات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں' (۲) نماز ادا کرنا' (۳) زکوٰۃ دینا' (۴) تم کو جو مالِ غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے' لاکھ کے رتن اور رال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مزفت کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد رجب' ذوقعدہ' ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلے کے لوگوں کے راستہ میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مار اور قتل و قتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے ''مقیر'' اور ''مزفت'' کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ نقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تا کہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۲۲۴۴:بَاب شُهُودُ الْجَنَائِزِ

۵۰۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَااِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ۔

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر وثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرا رہے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز جنازہ ہی پڑھے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

۲۲۴۵:بَاب الْحَيَاءُ

۵۰۳۹:اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب: شرم وحیاء

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم وحیاء کے سلسلہ میں (یعنی شرم وحیاء سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم وحیاء تو ایمان میں داخل ہے۔

۲۲۴۶:بَاب الدِّيْنُ يُسْرٌ

۵۰۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ۔

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

۵۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح وشام اللہ عزوجل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چلنے سے۔

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح و شام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

۲۲۴۷: بَابِ اَحَبُّ الدِّیْنِ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۴۱: اَخْبَرَنَا شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَیْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَاَۃٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْکُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَیْکُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَا یَمَلُّ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَ کَانَ اَحَبَّ الدِّیْنِ اِلَیْهِ مَا دَامَ عَلَیْهِ صَاحِبُهٗ۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۴۱: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے، وہاں پر ایک عورت موجود تھی' آپؐ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپؐ نے فرمایا: قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر وثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

۲۲۴۸: بَابِ الْفِرَارُ بِالدِّیْنِ مِنَ الْفِتَنِ

۵۰۴۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَ ةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ یَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا

۵۰۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

۲۲۴۹: بَابِ مَثَلُ الْمُنَافِقِ

۵۰۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَی ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ کَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَیْنَ الْغَنَمَیْنِ تَعِیْرُ فِیْ هٰذِهٖ

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِيْ اَيَّهَا تَتْبَعُ۔

ساتھ ہوں۔

منافقین کی حالت:

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق کبھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور مشرکین میں اس کو کوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے: اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰: بَاب مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّ مُنَافِقٍ

باب: مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں

۵۰۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيْحَ لَهَا۔

۵۰۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مروہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوہ ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ اندرائین (حنظل) کا ذائقہ بھی کڑوہ ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۲۲۵۱: بَاب عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۵۰۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۵۰۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۴۸

کتاب الزینة من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیث مبارکہ

۲۲۵۲: باب مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

۵۰۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا' (۲) ناخن کاٹنا' (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا' (۴) داڑھی چھوڑنا' (۵) مسواک کرنا' (۶) ناک میں پانی ڈالنا' (۷) بغل کے بال کاٹنا' (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' (۹) پیشاب کے بعد استنجا کرنا۔ حضرت مصعب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آرہی ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل جما ہوا رہتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكَ وَ قَصَّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلَ الْبَرَاجِمِ وَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَاَنَا شَكَكْتُ فِى الْمَضْمَضَةِ۔

۵۰۴۷: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلق دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا' مونچھیں کترنا' ناخن تراشنا' جوڑوں کا دھونا' ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کلی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِی بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ قَالَ عَشَرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَ تَوْفِیْرُ اللِّحْیَةِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِیْثُ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِیْثِ مُصْعَبِ بْنِ شَیْبَةَ وَ مُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِیْثِ۔

۵۰۴۸: حضرت ابوبشیر سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن کترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۱۰) اور پاخانہ کی جگہ دھونا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الضَّبْعِ وَ تَقْلِیْمُ الظُّفْرِ وَ تَقْصِیْرُ الشَّارِبِ وَقَفَهُ مَالِكٌ۔

۵۰۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھیڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ۔

۵۰۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا' تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا' چوتھے ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' پانچویں ختنہ کرنا۔

۲۲۵۳: بَاب اِحْفَاءِ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۵۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی۔

۵۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْفُوا اللِّحٰی وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے)

۲۲۵۴: بَابُ الرُّخْصَةُ فِي حَلْقِ الرَّاْسِ

باب: سر منڈانے کی اجازت

۵۰۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهٖ وَ تَرَكَ بَعْضًا فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوِا تْرُكُوْهُ كُلَّهٗ۔

۵۰۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈواؤ یا تمام سر پر بال رکھو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اِس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

۲۲۵۵: بَابُ النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

باب: عورت کو سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔

۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوانے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۶: بَابُ النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۰۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمٰن راوی فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے کو قزع کہا جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح: واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ابر کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ابر کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

۲۲۵۷: بَابُ الْاَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۵۰۵۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخُوْ قَبِيْصَةَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعْنِيْنِيْ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِيْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بال بالکل ختم کروا دیئے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کتروانا)۔

۵۰۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ اَبُوْ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهٖ۔

۵۰۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) بیچ بیچ کے تھے نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی جوممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے:و هو نهى تنزيهيه لا تحريم ولا فرق فى ذلك بين اللحيه والراس تحت متن نسائي شريف ص ٧٥٤ نسائی شریف نظامی کان پور)

۲۲۵۸:باب اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا

باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق

۵۰۶۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلاَّ غِبًّا۔

۵۰۶۱:حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ "غبا" فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے ناغہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ غین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الربیٰ علی النسائی میں ہے:غبا بكسر الغين المعجمه و تشديد الموحدة وهو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراديه النهى عن المواظبته عليه والهتمام به فانه مبالغة فى التنزيين الخ زہر الربیٰ علی النسائی ص ۷۵۴ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلاَّ غِبًّا۔

۵۰۶۲:حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔

۵۰۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدُ قَالاَ التَّرَجُّلِ غِبٌّ۔

۵۰۶۳:حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن ناغہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلاً بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَالِيْ

۵۰۶۴:حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ملک مصر میں حاکم تھا ایک روز اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا دیکھا کہ وہ شخص پریشان بال اور پریشان حال ہے اس نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور تم امیر (یعنی حاکم) بھی ہو اس شخص (یعنی ان صحابی رضی اللہ عنہ

اَرَاكَ مُشْعَانًّا وَاَنْتَ اَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارفاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگر چہ وہ ممانعت اور کراہت تنزیہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت عیش و عشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کاہل اور سست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامانِ عشرت چھوڑ دے کہ عیش و عشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی وجہ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

۲۲۵۹: بَابُ التَّيَامُنِ فِي التَّرَجُّلِ

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۵۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهِ وَ يُعْطِيْ بِيَمِيْنِهِ وَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ۔

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے آغاز فرمانے کو محبوب رکھتے تھے اور آپ دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے۔

۲۲۶۰: بَابُ اتِّخَاذِ الشَّعْرِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۰۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ جُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۰۶۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک مونڈھوں تک تھے۔

۵۰۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۵۰۶۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)

۵۰۶۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِيْ

۵۰۶۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پرکشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَاَيْتُ لَهٗ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

کے مونڈھوں کے نزدیک تک تھے۔

۲۲۶۱: بَاب الذُّؤَابَةُ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۵۰۶۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِيْ اَقْرَاُ لَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

۵۰۶۹: حضرت ھبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم قرآن پڑھتے وقت مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان سب سے مقدم ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے زیادہ قدیم صحابی رضی اللہ عنہ ہوں۔

۵۰۷۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُوْنِيْ اَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهٗ ذُؤَابَتَانِ۔

۵۰۷۰: حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستر پر چند سورتیں اس وقت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِ الْعُرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْاَغَرِّ بْنِ حُصَيْنٍ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ زِيَادُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّيْ فَدَنَا مِنْهُ

۵۰۷۱: حضرت زیاد بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت علی [illegible] مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے علی [illegible] میرے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آ گئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے لئے [illegible] فرمائی۔

فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی ذُؤَابَتِهٖ ثُمَّ اَجْرٰی یَدَهٗ وَسَمَّتَ عَلَیْهِ وَ دَعَا لَهٗ۔

۲۲۶۲:بَاب تَطْوِیْلُ الْجُمَّةِ

باب: بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلِیْ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهٗ یَعْنِیْنِیْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَ هٰذَا اَحْسَنُ۔

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتروائے آپ نے فرمایا: میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

۲۲۶۳:بَاب عَقْدُ اللِّحْیَةِ

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَیْوَةَ بْنِ شُرَیْحٍ وَ ذَکَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیِّ اَنَّ شُیَیْمَ بْنَ بَیْتَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رُوَیْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَارُ وَ یْفِعُ لَعَلَّ الْحَیَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْیَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰی بِرَجِیْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِنْهُ۔

۵۰۷۳: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے رویفع رضی اللہ عنہ ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرہیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا یا جس نے استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھونگرو والا کیا اور گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے بچانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

۲۲۶۴:بَاب النَّهْیُ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۷۴. اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِیَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ۔

۵۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اُکھاڑنے سے۔

۲۲۶۵: باب الْاِذْنُ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زرّیں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے تا کہ فلاح دارین نصیب ہو۔

۵۰۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

۵۰۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۰۷۷: اَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوْا۔

۵۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۹: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کر و اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصة الباب ☆ بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مسنون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے بہر حال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقعہ پر جوان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: و اما الخضاب بالسواد فمن فعل ذالك من الغزاة فيكون اهيب في عين العدو فهو محمود منه. عالمگیری باب نمبر ۲ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ص ۴۱۷ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَ كِلَاهُمَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

۲۲۶۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۵۰۸۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْحَلَبِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

"ثغامہ" کیا ہے؟

"ثغامہ" عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ رَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابوقحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن عمار تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں ثغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رنگ کو بدل دو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

۲۲۶۷: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

باب: مہندی اور وسمہ کا خضاب

۵۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبِيْ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْاَجْلَحِ فَلَقِيْتُ الْاَجْلَحَ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكَتَمَ۔

۵۰۸۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ خَالَفَهُ الْجُرَیْرِیُّ وَ کَهْمَسٌ۔

۵۰۸۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۷: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَیْرِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ کَهْمَسًا یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَیْدَةَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَیَّرْتُمْ بِهِ الشَّیْبَ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَیْتُ اَنَا وَاَبِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ کَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْیَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

۵۰۸۹: حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اِیَادِ بْنِ لَقِیْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاَیْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْیَتَهُ بِالصُّفْرَةِ۔

۵۰۹۰: حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

۲۲۶۸: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا

۵۰۹۱: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَهُ بِالْخَلُوْقِ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّکَ تُصَفِّرُ لِحْیَتَکَ بِالْخَلُوْقِ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمن رضی اللہ عنہ تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَىْءٌ مِنَ الصِّبْغِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ۔

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی میں نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اُس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَىْءٌ فِىْ صُدْغَيْهِ۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَ فِى الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَ فِى الرَّاْسِ يَسِيْرًا۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِى الْخَلُوْقَ وَ تَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَ التَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ تَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِىِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنے کو تیسرے ٹخنے کے نیچے تہبند لٹکانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ دم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لٹکانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشت سے منی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۶۹: بَابُ الْخِضَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا خضاب کرنا

۵۰۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعُ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

۵۰۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پھیلایا ایک کتاب لینے کے واسطے۔ آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۲۲۷۰: بَابُ كَرَاهِيَةِ رِيْحِ الْحِنَّاءِ

باب: مہندی کی بُو ناپسند ہونا

۵۰۹۶: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَتْهَا

۵۰۹۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

امْرَاَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَاْسَ بِهِ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ هٰذَا لِاَنَّ حِبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

میرے محبوب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نفرت فرماتے تھے۔

۲۲۷۱: اَلنَّتْفُ

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَ اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ وَ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ شُفَيٌّ اِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ خَرَجْتُ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ يُسَمّٰى اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِاِيْلِيَاءَ وَ كَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِيْ صَاحِبِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِيْ رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا اَمْثَالَ الْاَعَاجِمِ وَ عَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَ لُبُوْسِ الْخَوَاتِيْمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ۔

۵۰۹۷: حضرت ابوالحصین بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی کہ جس کا نام ابوعامر تھا قبیلہ معافر سے بیت المقدس کی جانب نکلے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واعظ قبیلہ ازد سے ایک شخص تھے (واضح رہے کہ ازد ایک قبیلہ کا نام ہے) جن کا نام ابوریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے ابوریحانہ کا وعظ نہیں سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دس باتوں سے (۱) دانتوں کو برابر کرنا (۲) گودنا (۳) بال اکھاڑنا (یعنی سفید بال نوچنا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا برہنہ ہو کر (یا ایک چادر میں سونا) (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) کپڑے کے نیچے کی جانب ریشم لگانا اہل عجم کی طرح (۷) مونڈھوں پر اہل عجم کی طرح ریشم لگانا (۸) لوٹ مار کرنا اور اچکنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا لیکن اگر پہننے والا شخص صاحب حکومت ہو۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دورِ حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائنچے اور تہبند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار

محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنالیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۷۲: بَاب وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخَرَقِ

باب: بالوں کو جوڑنے سے متعلق

۵۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ۔

۵۰۹۸: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ نے ممانعت فرمائی)۔

۵۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ مَعَهٗ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَادَتْ فِيْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ۔

۵۰۹۹: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھ میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چونا (گھونسلہ) تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا حالت ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

۲۲۷۳: بَاب الْوَاصِلَةُ

باب: جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے

۵۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۱۰۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے والی پر اور جن کے بال جوڑے جائیں۔

۲۲۷۴: باب اَلْمُسْتَوْصِلَةُ

باب: بالوں کو جڑوانا

۵۱۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ اَرْسَلَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِیْ هِشَامٍ۔

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے۔

۵۱۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گوندا جائے۔

۵۱۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّیْ امْرَاَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِیْ شَعْرِیْ فَقَالَ لَا قَالَتْ اَشَیْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَجِدُهُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

۲۲۷۵: باب اَلْمُتَنَمِّصَاتُ

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی مُنہ کا) رواں اُکھاڑیں

۵۱۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفْرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَیِّرَاتِ۔

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے اور بال اکھیڑنے والی پر یعنی پیشانی کے یا منہ کے بال اُکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہیئت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔

۵۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صُمْعَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ۔

۵۱۰۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گوندنے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے والے سے اور (بال) اکھیڑنے اور بال اکھڑوانے والے سے۔

۲۲۷۶: باب الْمُوْتَشِمَاتُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِیِّ فِیْ هٰذَا

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف اور راویوں کے اختلاف کا بیان

۵۱۰۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ یُحَدِّثُ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُؤْكِلُهٗ وَكَاتِبُهٗ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِكَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمَوْشُوْمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بڑھانے کے لیے) بال گوندنے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۹: اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَیْنٌ وَ مُغِیْرَةُ وَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ یَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ اَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

۵۱۱۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ قَالَ اِلاَّ مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَ الْمُحَلَّلَ لَهُ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

۵۱۱۰: حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور سود کے گواہ پر اور سود لکھنے والے پر اور گودنے والی پر اور گدوانے والی پر اور ایک آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا: خیر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ کیا جائے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ۔

۵۱۱۱: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حلالہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۱۱۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ عُمَرُ بِامْرَاَةٍ تَشِمُ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا تَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

۵۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش ہوئی جو کہ (جسم) گودا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا: کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گودو نہ گدواؤ۔

۲۲۷۷: باب الْمُتَفَلِّجَاتُ

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

۵۱۱۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللاَّتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا' گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا' گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۲۲۷۸: بَابُ تَحْرِيْمِ الْوَشْرِ

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق

۵۱۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ اَنَّهُ كَانَ هُوَ وَ صَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ اَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِيْ يَوْمًا فَاَخْبَرَنِيْ صَاحِبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ۔

۵۱۱۶: حضرت ابوالحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابوالحصین نے کہا کہ میرا ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا: ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو باریک کرنے سے اور بال گوندنے اور بال اُکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۷: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ اَبِيْ رِيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۸: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۷۹: بَاب الْكُحْلُ

باب: سرمہ کا بیان

۵۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ اِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعَرَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ۔

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمد ہے (اثمد عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عثمان بن خثیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

خلاصة الباب ☆ اس حدیث میں ''اثمد'' کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن خثیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۲۸۰: بَاب الدُّهْنُ

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۵۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهُ لَمْ يُرَمِنْهُ وَاِذَا لَمْ يُدَّهَنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

۲۲۸۱: بَاب الزَّعْفَرَانُ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۱۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ۔

۵۱۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

۲۲۸۲: بَاب الْعَنْبَرُ

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۵۱۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفْرِ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْمُزَلِّقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَم بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

۲۲۸۳: باب اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيْبِ الرِّجَالِ وَ طِيْبِ النِّسَآءِ

باب: مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق

۵۱۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِى الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِىَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِىَ رِيْحُهُ۔

۵۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَ خَفِىَ لَوْنُهُ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِىَ رِيْحُهُ۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

۲۲۸۴: باب اَطْيَبُ الطِّيْبِ

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

۵۱۲۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَهُ

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

۲۲۸۵: باب اَلتَّزَعْفُرُ وَالْخُلُوْقُ

باب: زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں خوشبو خوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق لتھیڑ کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دھوڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھوڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنِ عُمَرٍو قَالَ عَلٰی اِثْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَی ابْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهٗ هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو دھوڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب معروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و قدور دبابا حيه و تارةً بالنهی عنه و انما نهی عنه لانه من طيب النساء و لن ائثر استعمالًا له منهم والظاهر ان احاديث النهی ناسغةٌ نهايه علىٰ حاشيه سنن النسائی ص: ۶۲۷ (نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عُمَرٍو عَنْ يَعْلَی بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۸: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ دھوڈال دھوڈال اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلٰی نَحْوَهٗ خَالَفَهٗ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰی۔

۵۱۲۹: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنَ عَطَاءَ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَی بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبْصَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِیْ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ قَالَ يَا يَعْلٰی لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خلوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھوڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دھودیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھودیا پھر نہ لگایا پھر دھودیا پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۱: اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّبِيْحِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوْسٰی يَعْنِیْ مُحَمَّدًا قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰی قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اَیْ يَعْلٰی هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهٗ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھوڈالو پھر اس کو دھوڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھودیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

۲۲۸۶: بَاب مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيْبِ

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۵۱۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰی قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِیَ زَانِيَةٌ۔

۵۱۳۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

۲۲۸۷: بَاب اِغْتِسَالُ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

مِنَ الطِّيْبِ

دُور کرنا

۵۱۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيْبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصَرٌ۔

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دُور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپاکی دُور کرتی ہے۔

۲۲۸۸: بَابُ النَّهْيُ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبُخُوْرِ

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو

۵۱۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَلٰى قَوْلِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَ قَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ۔

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

تَمَسَّ طِيْبًا۔

۵۱۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى وَ جَرِيْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبِ ابْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيْبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگرچہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا رسالہ صلوۃ الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰: اَخْبَرَنِیْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَا كُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ مِنْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۴۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ اَبُوْ طَاهِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْاُلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۱۴۱: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی سونگھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کافور عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۲۲۸۹: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَآءِ فِیْ اِظْهَارِ الْحِلْیِ وَالذَّهَبِ

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۵۱۴۲: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ هُوَ الْمُعَافِرِیُّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ اَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيْرَ وَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَ حَرِيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوْهَا فِی الدُّنْيَا۔

۵۱۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ

۵۱۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

عَنِ امْرَأَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَیْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِی الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّیْنَ اَمَا اِنَّهٗ لَیْسَ مِنَ امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر وتکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

۵۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا یُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنِ امْرَأَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَیْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِی الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّیْنَ اَمَا اَنَّهٗ لَیْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تَحَلّٰی ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

۵۱۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر وتکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے توجیہہ فرمائی گئی ہے پہلی توجیہہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہر حال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا یتاول علیٰ وجهین احدهما انه انما قال ذلك فی الزمان الاول ثم نسخ و ابیح للنساء التغلی بالذهب و ثانیها ان هذا الوعید انما جاء فیمن لا یودی زکٰوة الذهب دون من اداها الخ مرقات شرح مشکوۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی کانپور۔

۵۱۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ یَزِیْدَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ یَعْنِیْ بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِیْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ وَ اَیُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِیْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ خُرْصًا مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

۵۱۴۵: حضرت اسماء بنت یزید ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے تو اللہ عزوجل اس کو اسی طرح کی بالی (یعنی بندے) آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

۵۱۴۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَ قَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۴۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ ھبیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے موٹے چھلے تھے رسول کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا رسول کریم ﷺ کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

۵۱۴۷: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٌ نَحْوَهٗ۔

۵۱۴۷: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہبیرہ کی لڑکی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

۵۱۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنگن ہیں آگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَ كَانَ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَت يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدَا كُنّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيْرٍ اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ۔

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ہار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے اس نے وہ اُتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا عبیر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: اَخْبَرَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتلاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنالو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

۲۲۹۰: بَاب تَحْرِیْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِیْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ۔

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِی الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِیْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَوْلٰی بِالصَّوَابِ اِلَّا قَوْلَهُ اَفْلَحَ اَشْبَهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِی الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِیْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهٖ وَ حَرِيْرًا بِشِمَالِهٖ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰی ذُكُوْرِ اُمَّتِیْ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ وَ حُرِّمَ عَلٰی ذُكُوْرِهَا۔

۵۱۵۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال ہے اور یہ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

۵۱۵۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَبِیْبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا خَالَفَهُ عَبْدُالْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ۔

کریم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

۵۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَعَنْ رَكُوْبِ الْمَیَاثِرِ۔

۵۱۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے۔

۵۱۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ وَ عِنْدَهٗ جَمْعٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۵۱۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَلٰی اخْتِلَافٍ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ عَلَیْهِ۔

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ......

۵۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَیْخٍ الْهُنَائِیُّ عَنْ اَبِیْ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ اَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ یَحْیَی عَنْ اَبِیْ

۵۱۵۹: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

شَيْخٍ عَنْ اَخِيْهِ حِمَّانَ۔

۵۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شَيْخٍ عَنْ اَخِيْهِ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَلٰى اِخْتِلَافِ اَصْحَابِهٖ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

۵۱۶۰: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۲: اَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ ابْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: وَاَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَارَةُ اَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى فَحَدِيْثُهُ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

۵۱۶۴: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَ حَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ ھنائی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو چورا چورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ النَّضْرِ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

۲۲۹۱: باب مَنْ اُصِيْبَ اَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهِ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۷: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بدبودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالی جائے۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوالو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَ كَانَ جَدَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ قَالَ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۸: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بدبودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالو۔

۲۲۹۲: باب الرُّخْصَةُ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق حدیث

۵۱۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگوٹھی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدارسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمانی چاہیے۔

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۵۱۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهُ اَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ عَنِ الْجِعَةِ۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ خَالَفَهُ عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ۔

جعہ کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گیہوں اور جو سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور نا جائز ہے۔

و عن الجعة بكسر الجيم و تخفيف المهملة نبيذ متخذ من الحنطة والشعير ...... زهر الربى على سنن النسائی ص:۱۸۷ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۱۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ۔

۵۱۷۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعہ (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِيْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۵: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے تونبے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ ابْنُ صُوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَ نَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۶: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۱۷۷: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ مَرْوَانَ وَ عَبْدِالْوَاحِدِ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ إِسْرَائِيْلَ۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا' (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا' (۳) کسم کے رنگ سے منع فرمایا جو کہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا أَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ لَا اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مولىٰ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۵۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۳: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اور کسم کا رنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلٰى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْآنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَا

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم

بُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلًى لِلْعَبَّاسِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ و عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَا وَاَنَا رَاكِعٌ۔

ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۲۲۹۴: بَابُ الْاِخْتِلَافُ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْهِ

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف

۵۱۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَا وَاَنَا رَاكِعٌ۔ خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ۔

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ اَنْ يَقْرَا وَهُوَ رَاكِعٌ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَا رَاكِعًا۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۵۱۹۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاَرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ مَيَاثِرِ الْاَرْجُوَانِ وَ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۲۲۹۵: بَاب حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافُ عَلٰى قَتَادَةَ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى عِمْرَانَ اَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

۵۱۹۳: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ اَنَّ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكَ جِئْتَنِيْ وَفِيْ يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا: تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

۵۱۹۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلاً كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ اَوْجَرِيْدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلاَ تَطْرَحُ هٰذَا الَّذِيْ فِيْ اِصْبَعِكَ فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمٰى بِهٖ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَيْتُ بِهٖ قَالَ مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَبِيْعَهُ فَتَسْتَعِيْنَ بِثَمَنِهٖ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھڑی یا ایک شاخ تھی آپ نے اِس سے مارا' اُس کی اُنگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کرو۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاهُ قَالَ مَا اُرَانَا اِلاَّ قَدْ اَوْ جَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ۔ خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ مُرْسَلاً۔

۵۱۹۶: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھڑی سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلاَنِيُّ اَنَّ رَجُلاً مِمَّنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

وَ حَدِيْثُ يُوْنُسَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ۔

۵۱۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ اَبُوْ عَبْدِالْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَهُ بِقَضِيْبٍ كَانَ مَعَهُ حَتّٰى رَمٰى بِهِ۔

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۲۰۰: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَرْدُ كَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالْمَرَاسِيْلُ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۲۲۹۶: بَاب مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

باب: انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کا بیان

۵۲۰۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ اَهْلِ مَرْوًا اَبُوْ طَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ

۵۲۰۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں کیونکہ بت پیتل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں انگوٹھی کس چیز کی تیار

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

کروں؟ آپ نے فرمایا: چاندی کی لیکن جس وقت وہ ایک مثقال سے کم ہو جائز ہے۔

ایک مثقال سے کم انگوٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مثقال سے کم وزن کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور لوہے کی انگوٹھی مرد اور عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مثقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

۲۲۹۷: بَاب صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کی کیفیت

۵۲۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَ نَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی تھی اس انگوٹھی کا نگینہ (علاقہ) حبش کا تھا اور اس انگوٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ ﷺ کی انگوٹھی کا نگینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگوٹھی کا نگینہ حبش میں تیار ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے اس انگوٹھی کا نگینہ چاندی کا تھا ہوسکتا ہے آپ کے پاس دو انگوٹھی ہوں اور حبشی ہونے کے بارے میں یہ بھی امکان ہے کہ اس انگوٹھی کا بنانے والا حبش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ۔

۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی تھا اور آپ ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۵۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ وَ كَانَ اَبُوْهُ خَالِدٌ عَلٰى قَضَاءِ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ

۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

بْنِ حَيٍّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ ابْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا ہم اہل روم اس تحریر کو نہیں پڑھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو اس پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اس میں تحریر تھا: محمد رسول اللہ۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو۔ اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِيْ يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک کی تاخیر فرما دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی۔

۲۲۹۸: بَاب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ۔ ذِكْرُ حَدِيْثِ عَلِيٍّ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب: انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنے؟

۵۲۰۹: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيْكٌ وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

۵۲۰۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

۲۲۹۹: بَاب لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

باب: جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَتَّابٍ سَهْلِ ابْنِ حَمَّادٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مِكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيْبِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَ رُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدَيَّ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۵۲۱۱: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

۲۳۰۰: بَاب لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرٍ

باب: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ ثَغْرٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَّادَةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیے

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ وَ کَانَ فِیْ یَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْتُكَ اٰنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّیْ فَقَالَ اَنَّهٗ کَانَ فِیْ یَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قَالَ اِنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ لَیْسَ بِاَجْزَ اَعَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰکِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا قَالَ فَمَا ذَا اَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِیْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ۔

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک چھلہ بنا لو یا چاندی یا پیتل کا چھلہ بنا لو۔

۵۲۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَصُوْغَ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی نَقْشِهٖ۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا چھلا بنوا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ اس طرح کا چھلہ بنوا لے لیکن جو اس پر کندہ ہے وہ کندہ نہ کرائے۔

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ ﷺ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَ نَقَشَ عَلَیْهِ وَ نَقْشًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا فِیْهِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ

۵۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کھدوائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

اِلٰی وَ بِیَصِہٖ فِیْ یَدِہٖ۔

۲۳۰۱:بَاب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ عَرَبِيًّا

باب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ

۵۲۱۵: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى الْخُوَارَزْمِيُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبَ عَنْ اَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْتَضِيْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِكِيْنَ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ عَرَبِيًّا۔

۵۲۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جو منع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میرا نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تا کہ میری مُہر سے اشتباہ نہ ہو جائے۔

۲۳۰۲:بَاب النَّهْيِ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ

باب: کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ وَنَهَانِيْ اَنْ اَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِيْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ يَعْنِيْ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۵۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا' مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے ہدایت اور سیدھے راستہ کی دعا مانگو اور تم ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۵۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِيْ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى۔

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبابہ اور وسطی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَ سَدِّدْنِىْ وَ نَهَانِىْ اَنْ اَضَعَ الْخَاتَمَ فِىْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى قَالَ وَ قَالَ عَاصِمٌ اَحَدُهُمَا۔

فرمایا' مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو' اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۲۳۰۳:باب نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے سے متعلق

۵۲۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاخانہ میں جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهٗ مِنْ قِبَلِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَاَلْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمَهٗ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا وَاَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اُتار ڈالیں۔

۵۱۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نَقَشَ

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ۔

انگوٹھی میں یہ کندہ کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔

۵۲۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ فَرَمٰى بِهٖ فَلَا نَدْرِيْ مَا فَعَلَ ثُمَّ اَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ اَنْ يُنْقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَانَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ وَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ عَمَلِهٖ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهٗ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى قَلِيْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے لگے) آپ نے یہ دیکھ کر انگوٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہوگئی پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی چھ سال تک رہی اور ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری کو عنایت فرما دی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگوٹھی اس میں گر گئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگوٹھی بنوائے جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ کرایا۔

۵۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ فَصُّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ۔

۵۲۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا اور ہتھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے تھے۔

۲۳۰۴: بَابُ الْجَلَاجِلُ

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۵۲۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ

۵۲۲۵: حضرت ابوبکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

الثَّقَفِيُّ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّبِنَا رَكْبٌ لِاُمِّ الْبَنِيْنَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ كَمْ تَرٰى مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ۔

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُمّ البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

گھنٹہ سے کیا مُراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جانوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطَّرْسُوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔

۵۲۲۶: حضرت ابوبکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اورانہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَابِيْهِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ۔

۵۲۲۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي

۵۲۲۸: اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں

سُلَيْمَانُ بْنُ بَابَيْهِ مَوْلَى اٰلِ نَوْفَلٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ۔

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھونگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهُ عَلَيْكَ۔

۵۲۲۹: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

حدودِ شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدودِ شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریاکاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِي اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ۔

۵۲۳۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے' بکریاں' گھوڑے' غلام اور باندی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گذارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۲۳۰۵: بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

باب: فطرت کا بیان

۵۲۳۱: اَخْبَرَنَا ابْنُ السُّنِّيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

۵۲۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔

۲۳۰۶: باب اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

باب: مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان

۵۲۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۷: باب حَلْقُ رُؤُسِ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کا سر مونڈنے کا بیان

۵۲۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةً اَنْ يَّاْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا اِلَيَّ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوْا اِلَيَّ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصَرٌ۔

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوزوں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے بال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۰۸: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُّحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهٗ

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے

۵۲۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

قزع کی تعریف اوراس کا ممنوع ہونا:

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوایا منڈ وا ڈالنا اور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ عجب مرض ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اوراس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اوراس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹواڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھواس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹا دیے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھبا اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے: لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان وشوکت کرامت عزت وزینت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطاء فرمائی ہے اوراسلام انسان کے لئے عزت وزینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کس قدر احمق ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بدنما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹا دیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اوراس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کر دینا ازبس ضروری ہے۔ (جامی)

۵۲۳۵: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۲۳۰۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۲۳۸: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَنْ اُمَیَّةَ بْنِ خَالِدٍ

۵۲۳۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا قد

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوْعًا عَرِیْضَ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ کَثَّ اللِّحْیَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهٗ اِلٰی شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ لَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ۔

مبارک درمیانہ تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ میں نے کسی کو خوبصورت اور سجیلا نہیں دیکھا ہے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک متناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَهٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْهِ۔

۵۲۳۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْهِ۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَضْرِبُ شَعْرُهٗ اِلٰی مَنْکِبَیْهِ۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۲۳۱۰: باب تَسْکِیْنُ الشَّعْرِ

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق

۵۲۴۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسٰی عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی رَجُلًا ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ اَمَا یَجِدُ هٰذَا مَا یُسَکِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ۔

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِیِّ ابْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَتْ لَهٗ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُحْسِنَ اِلَیْهَا وَاَنْ یَتَرَجَّلَ کُلَّ یَوْمٍ۔

۵۲۴۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا ہجوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کنگھی کرو۔

۲۳۱۱: باب فَرْقُ الشَّعْرِ

۵۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهٗ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ شُعُوْرَهُمْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

باب: بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہوگیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

۲۳۱۲: باب اَلتَّرَجُّلُ

۵۲۴۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهٗ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ سُئِلَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

باب: کنگھی کرنے سے متعلق

۵۲۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عبید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

مردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہروقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم سجانے میں لگے رہیں۔ اگر چہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ان الله نظيف يحب النظافة))۔

۲۳۱۳: باب اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

۵۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق

۵۲۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔

ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ۔

۲۳۱۴:بَاب الْاَمْرُ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۲۴۷: حضرت ابوسلمہ رحمہ اللہ اور سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (لہٰذا) تم اُن کے خلاف کرو۔

۵۲۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَ رَاْسُهٗ وَ لِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثُغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا اَوِاخْضِبُوْا۔

۵۲۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) کو لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں ہی ایک طرح کے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر لو اور تم خضاب کر لو۔

۲۳۱۵:بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۴۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ۔

۵۲۴۹: حضرت عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے تھے۔

۲۳۱۶:بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

باب: ورس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا

۵۲۵۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

۲۳۱۷:بَاب الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

باب: بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق

۵۲۵۱:اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ وَاَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَااَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذَا۔

۵۲۵۱:حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہوگئیں جبکہ انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

سخت گناہ کے کام:

مطلب یہ ہے کہ بالوں میں جوڑ لگانا اوران کو گچھا بنانا سخت گناہ ہے بنی اسرائیل کی خواتین اس قسم کی حرکات کرتی تھیں جس کی وجہ سے وہ تباہ ہوگئیں۔

۵۲۵۲:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

۵۲۵۲:حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے علاوہ یہود کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زُور (دھوکا) رکھا۔ (زور کا معنی کسی کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگانا ہے)۔

۲۳۱۸:بَاب وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

باب: دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

۵۲۵۳:اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ۔

۵۲۵۳:حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تم کو زُور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہی زور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اوپر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۵۲۵۴:اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ

۵۲۵۴:حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰی رَاْسِهَا۔

کریم ﷺ نے زُور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

۲۳۱۹: بَاب لَعْنُ الْوَاصِلَةِ

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت سے متعلق

۵۲۵۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ۔

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

۲۳۲۰: بَاب لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَ تْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتًا لِیْ عَرُوْسٌ وَ اِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَزَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی نویلی دلہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اُس کے سر میں بال ملوا دوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

۲۳۲۱: بَاب لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوْتَشِمَةِ

باب: جسم کو گودنے اور گودانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوْتَصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ۔

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر جسم گودنے اور جسم گدوانے والی پر۔

۲۳۲۲: بَاب لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

باب: چہرہ کا رواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت

۵۲۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اُکھاڑنے والی عورتوں' دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں اُن پر لعنت فرمائی۔

قابل لعنت افراد:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگرچہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۲۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۲۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کا رواں اُکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۲۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَ مَالِيْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اُکھاڑنے والیوں پر' دانت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

۵۲۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا لَعَنَ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو منقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور وطریقے لغو و بے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال نوچنا' بین کرنا' اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا' اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں' سر میں خاک ڈال لینا' خوب چلا کر رونا' بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف نازیبا سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی ختنہ کرنا' مونچھیں کترنا اور بغل کے بال کاٹنا' زیر ناف صفائی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ چلی آ رہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار حکمتیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جامی)

۲۳۲۳: بَابُ التَّزَعْفُرِ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۲۶۲ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے رنگ حلال ہے)

۵۲۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُزَعْفِرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ۔

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مرد کو جسم پر زعفران لگانے سے۔

۲۳۲۴: بَابُ الطِّيْبِ

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۵۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ۔

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۵: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۵۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

۵۲۶۶: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نمازِ عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ اَخْبَرَتْنِي زَيْنَبُ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّ طِيبًا۔

۵۲۶۷: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۸: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا۔

۵۲۶۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بُخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

۵۲۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

۲۳۲۵: بَابُ ذِكْرِ اَطْيَبِ الطِّيبِ

باب: کونسی خوشبو عمدہ ہے؟

۵۲۷۰: اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرُّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

۲۳۲۶: بَابُ تَحْرِيْمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۱۷۱: اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی وَ يَزِيْدُ وَ مُعْتَمِرٌ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِی الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ وَ حَرَّمَهُ عَلٰی ذُكُوْرِهَا۔

۵۱۷۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری اُمت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۷: بَابُ النَّهْیُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۱۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۵۱۷۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَ عَنِ الْقَسِّیِّ و عَنِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۷۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ

۵۱۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۵۲۷۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ حَدَّثَنِيْ بْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۸: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَاَنْ يَقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۲۸۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۳۲۸: باب صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَقْشِهٖ

باب: رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اوراس پر کندہ عبارت

۵۲۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اُتار دیں۔

۵۲۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

اللہ

رسول

محمد

۵۲۸۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّهٗ

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ عقیق تھا کالے رنگ کا اور اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (ﷺ)

حَبَشِيٌّ وَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم کو کچھ تحریر فرمانا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہلِ روم اس تحریر یا مکتوب کو نہیں پڑھتے جس پر مُہر نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مُہر بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر اور نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہلِ روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو بہر حال اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی وہ نگینہ بالکل سیاہ رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)

۵۲۸۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرائے۔

۲۳۲۹: باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

باب: کونسی اُنگلی میں انگوٹھی پہنے؟

۵۲۸۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون کو) نقش

اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنِّي لَارَىٰ بَرِيْقَهٗ فِي خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

نہ کرائے اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چھنگلی اُنگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِيْنِهٖ۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهٖ مِنْ فِضَّةٍ وَ رَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى الْخِنْصَرَ۔

۵۲۹۱: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے متعلق لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنگلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس اُنگلی میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

۵۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے یعنی شہادت کی اُنگلی اور درمیان کی اُنگلی میں۔

۵۲۹۳: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَلْبَسَ فِي اِصْبَعِيْ هٰذِهٖ وَفِي الْوُسْطٰى وَالَّتِيْ تَلِيْهَا۔

۵۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگوٹھی پہننے سے اس اُنگلی میں یعنی شہادت کی اُنگلی میں اور درمیان کی اُنگلی میں اور جو اُنگلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا)۔

۲۲۳۰: بَابُ مَوْضِعِ الْفَصِّ

باب: نگینہ کی جگہ

۵۲۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ۔

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۲۲۳۱: بَاب طَرْحُ الْخَاتَمِ وَ تَرْكُ لُبْسِهٖ

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۵۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ۔

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ ہٹا دی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اُتار دی۔

۵۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهٖ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کرلیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتارلیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور میں اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخرکار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ۔

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ جَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ مُہر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۲۹۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَاَدْخَلَهُ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔

۵۲۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ اریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی پھر کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (وفساد) شروع ہو گیا۔

۲۳۳۲: باب ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَ مَا يُكْرَهُ مِنْهَا

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میلا کچیلا رہتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہو ایسا کرنا حق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ' میلے کچیلے پہننا' سائلوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی توہین ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں' کمزوروں' غریبوں' مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔ (حاشی)

۲۳۳۳: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِيْ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا اَوْ لِتَبِيْعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهٗ مِنْ اُمِّهٖ مُشْرِكًا۔

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اُس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخیافی) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

باب ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ۔

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ اَنَّهٗ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ کلثوم کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَاَبُوْ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

الثَّقَفِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحِ الْحَنَفِیَّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِیَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَاَمَرَنِیْ فَاَطَرْتُهَا بَیْنَ نِسَائِیْ۔

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے مجھ کو حکم فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۳۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْیِ عَنْ لُبْسِ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق پہننے کی ممانعت

۵۳۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ الْمَخْزُوْمِیُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَاٰی حُلَّةَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِیْنَ یَقْدَمُ عَلَیْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَ كَسَا عَلِیًّا حُلَّةً وَ كَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً فَاَتَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِیْهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ اِلَیَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ اَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَیْنَ نِسَائِكَ۔

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کر دو یا تم اس کے (ٹکڑے ٹکڑے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنا دو۔

۲۳۳۶: بَاب صِفَةُ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّیْبَاجِ وَ خَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ رَاٰی عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاَتٰی

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هٰذِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ اس کو خرید لیں۔ آخر حدیث تک۔

۲۳۳۷: باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ

باب: دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِیْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى وَ اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِیْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهٗ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّیْ نُهِيْتُهٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِیْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَلَا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا: مجھ کو اس کے پہننے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور تم لوگ دیبا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے (یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لئے آخرت میں ہیں۔

۲۳۳۸: باب لُبْسُ الدِّيْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا گیا ہو

۵۳۰۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاَطْوَلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى اُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ قَعَدَ

۵۳۰۸: حضرت واقد رضی عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمرو کا لڑکا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر کہا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔ یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ رومہ کا سردار تھا۔ اس نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیبا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی وہ چونکہ سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِى الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

آپ تشریف فرما ہوئے) اور آپ نے گفتگو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگ گئے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دومہ نامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

۲۳۳۹: بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ بالا شی دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِىَ لَهٗ ثُمَّ اَوْ شَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِىْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِىْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَ اَعْطَيْتَنِيْهِ قَالَ اِنِّىْ لَمْ اُعْطِكَهٗ لِتَلْبَسَهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ لِتَبِيْعَهٗ فَبَاعَهٗ عُمَرُ بِاَلْفَىْ دِرْهَمٍ۔

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قباء پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے وہ قباء اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرما دی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتارا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

۲۳۴۰: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِىْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَاَنَّ مَنْ لَبِسَهٗ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ

۵۳۱۰: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۱۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيْرَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرما رہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ اَنَّهُ سَاَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُ سَلْ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَفْصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابوحفص نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۴: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ ابْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ قَالَ اَتَتْنِي امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيْنِيْ فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعَتْهُ تَسْاَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا اَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ اَفْتِنِيْ فِي الْحَرِيْرِ قَالَ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۱۴: حضرت علی بارقی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کرلو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تاکہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا: مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتلاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

۲۳۴۱: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۱۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِى الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ۔

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چار جاموں سے (۴) قسی (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

۲۳۴۲: بَابُ الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قُمُصِ حَرِيْرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَعْنِي لِحِكَّةٍ۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھجلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہو گئی تھی اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِى عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا وَ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

۵۳۱۸: حضرت ابوعثمان نہدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابوعثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی اُنگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگل کی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيْبَاجِ اِلاَّ مَوْضِعَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ۔

خلاصة الباب ☆ ریشمی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہوگئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشمی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگل ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشمی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

۲۳۴۳: بَاب لُبْسُ الْحُلَلِ

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلاً لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ اَحَدًا هُوَ اَجْمَلُ مِنْهُ۔

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

۲۳۴۴: بَاب لُبْسُ الْحِبَرَةِ

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۵۳۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ۔

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

۲۳۴۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عَمْرٍو اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

۵۳۲۳: اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِی النَّارِ۔

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۳۲۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۴۶: بَاب لُبْسُ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُوْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ۔

۵۳۲۵: حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲۳۴۷: بَاب لُبْسُ الْبُرُوْدِ

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ يَحْيٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِی ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اِلَّا تَدْعُوْ اللّٰهَ

۵۳۲۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و مشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

لَنَا۔

نہیں فرماتے۔

۵۳۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا یَعْقُوْبُ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ تِ امْرَاَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِیْ حَاشِیَتِهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَسَجْتُ هٰذِهِ بِیَدِیْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا اِلَیْهَا فَخَرَجَ اِلَیْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهُ۔

۵۳۲۷: حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اُس کے کونے میں شملہ بنا ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے' میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا' آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

۲۳۴۸: باب الْاَمْرِ بِلُبْسِ الْبِیْضِ مِنَ الثِّیَابِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق

۵۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی ابْنُ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ بْنَ اَبِیْ عَرُوْبَةَ یُحَدِّثُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِكُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَ اَطْیَبُ وَ كَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ قَالَ یَحْیٰی لَمْ اَكْتُبْهُ قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَیْتُ بِحَدِیْثِ مَیْمُوْنَ بْنِ اَبِیْ شَبِیْبٍ عَنْ سَمُرَةَ۔

۵۳۲۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

۵۳۲۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِالْبَیَاضِ مِنَ الثِّیَابِ فَلْیَلْبَسْهَا اَحْیَاؤُكُمْ وَ كَفِّنُوْا فِیْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِكُمْ۔

۵۳۲۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

۲۳۴۹: باب لُبْسُ الْاَقْبِیَةِ

باب: قباء پہننے سے متعلق

۵۳۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو عنایت نہیں

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَّاْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ۔

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلالو چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

۲۳۵۰: بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ

باب: پائجامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہہ بند نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

۲۳۵۱: بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ جَرِّ الْاِزَارِ

باب: بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لنگی (تہہ بند) لٹکایا کرتا تھا تکبر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۵۳۳۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ اَوْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے تو اللہ

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنْ مَخِيْلَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۲۳۵۲: باب مَوْضِعُ الْاِزَارِ

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۵۳۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْضِعُ الْاِزَارِ اِلٰى اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَاِنْ اَبَيْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِى الْاِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدھی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ نیچا صحیح ہے اگر اس سے زیادہ دِل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب ٹخنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۲۳۵۳: باب مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۵۳۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ يَعْقُوْبَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِى النَّارِ۔

۵۳۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِىُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِى النَّارِ۔

۵۳۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہوگا۔

۲۳۵۴: باب اِسْبَالُ الْاِزَارِ

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۵۳۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ اِلٰى مُسْبِلِ الْاِزَارِ۔

۵۳۳۹: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَلْمَنَّانُ بِمَا اَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

۵۳۳۹: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف وعذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے' دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پائجامہ وغیرہ لٹکائے اور تیسرا وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھا کر مال چلائے (فروخت کرے)۔

۵۳۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتہ اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

لنگی' کرتہ' پگڑی لٹکانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند' کرتہ اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتہ کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتہ تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لمبا کرتہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پائجامہ کرتہ کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لمبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض علاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلاء. والقيص كحكم الازار فى ان لا يتجاوز اللكعبين والاسبال فى العمامة بارخاء العذبات زيادة على العادة عددا و طولا و غايتها الى نصف الظهر والزياده عليه بدعة ...... ملخصاً حواشی نسائی بحوالہ مرقاۃ منقول نسائی شریف مطبوعہ (نظامی کان پور ص: ۷۸۶)

۵۳۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ

۵۳۴۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکاتے ہیں)۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند پائجامہ وغیرہ نیچے لٹکانا کہ جس سے ٹخنے ہی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرما دیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جامی)

۲۳۵۵: بَابُ ذُيُوْلُ النِّسَآءِ

باب: خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟

۵۳۴۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی تکبر سے کپڑا نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۴۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذُيُوْلَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۳: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۴۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

۵۳۴۴: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَبْدُوَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

کریم ﷺ نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک بالشت (دامن) لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَت اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا۔

۵۳۴۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کوئی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

۲۳۵۶: بَابُ النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب: تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے متعلق اس طریقہ سے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۴۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۵۳۴۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۴۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۵۳۴۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۳۵۷: بَابُ النَّهْيُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۵۳۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

ایک ادب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

۲۳۵۸: باب لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْ قَانِيَّةِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْ قَانِيَّةً۔

۵۳۴۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۹: باب لُبْسِ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۶۰: باب اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے سے متعلق

۵۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو

۵۳۵۲: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں آپ

ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

۲۳۶۱: باب التَّصَاوِيرُ

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۵۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

۵۳۵۳: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۴: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةُ تَمَاثِيلَ۔

۵۳۵۴: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَأَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرُ وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ أَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي۔

۵۳۵۵: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ کے ذریعہ فوٹو لیا گیا ہو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تکیہ وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله صورة اى الحيوان على شئى مرتفع لاجدار والسقف و الستر الاعلى البساط و موضع الاقدام...... مرقات منقول زہر الربیٰ علی النسائی ص: ۷۸۷ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی التصوير الرائى (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور ممانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر' پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتاب التصویر احکام التصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكٰى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلٰى بَابِهٖ سِتْرٌ فِيْهِ صُوْرَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوْرَةِ يَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ۔

۵۳۵۶: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۷: اَخْبَرَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰى سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَخَرَجَ وَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۵۳۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيْهِ الْخَيْلُ اُوْلَاتُ الْاَجْنِحَةِ قَالَتْ فَلَمَّا رَاٰهُ قَالَ اَنْزِعِيْهِ۔

۵۳۵۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ

۵۳۵۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَانَ لَنَا قَطِيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ۔

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چڑیوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیا یاد آتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

۵۳۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے تکیے بنا لیے۔

۵۳۶۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

۵۳۶۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا اس نے کہا میں نے ابو محمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

۲۳۶۱: بَابُ ذِكْرِ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ

۵۳۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اُتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

فَنَزَعَهُ وَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی شکل وصورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَ قَالَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

۵۳۶۳: ترجمہ بہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا (یعنی غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

۲۳۶۳: باب ذِكْرُ مَا يُكَلَّفُ اَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس طرح کا عذاب ہوگا؟

۵۳۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَمَا تَقُوْلُ فِيْهَا فَقَالَ اُدْنُهْ اُدْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۴: حضرت نضر بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ فوٹوگرافی: شکل وصورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹوگرافی ( ) کرنا اور تصویر کشی کرنا یہ تمام امور مذکورہ وعید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکنے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عزوجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

۵۳۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَهَا يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تصویر سازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ تم اس کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

۵۳۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

۵۳۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ اللّٰهَ فِيْ خَلْقِهٖ۔

۵۳۶۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویر سازی کرتے ہیں)

۲۳۶۴: باب ذِكْرُ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

۵۳۷۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

۵۳۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَ قَالَ اَحْمَدُ الْمُصَوِّرِيْنَ۔

۵۳۷۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ وَ فِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُؤُسُهَا اَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَأُ فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۵۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر ہوں۔

۲۳۶۵: بَابُ اللُّحُفِ

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۵۳۷۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا۔

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةُ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۵۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تسمے میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی اُنگلی ڈالتے اور دوسرے تسمے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ۔

۵۳۷۴: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۳۶۷: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق

۵۳۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کرلے۔

۵۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنِّيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵۳۷۶: حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کرلے۔

۲۳۶۸: باب مَا جَآءَ فِي الْاَنْطَاعِ

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵۳۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ اَبُوْ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰى نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهٖ فَنَشَّفَتْهُ فِيْ قَارُوْرَةٍ فَرَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِيْ طِيْبِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ۔

۵۳۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پسینہ آ گیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اے اُمّ سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پسینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اقدس ﷺ کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشک و عنبر سی نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کرسکتی چونکہ

آپؐ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ جنہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کرا دینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

۲۳۶۹: بَاب اتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ

۵۳۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهُ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّيْ كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ اِنَّهُ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ۔

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سمرہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دنیا میں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ معاویہؓ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رو رہے ہو؟ دنیا تو اچھی گذر گئی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال غنیمت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

۲۳۷۰: بَاب حِلْيَةُ السَّيْفِ

۵۳۷۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَ جَرِيْرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ قَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۲۳۷۱: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰى

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

الْمَيَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ — کی ممانعت

۵۳۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِيْ وَ نَهَانِي عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ۔

۵۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم کر دے اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہر حال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۲۳۷۲: بَابُ الْجُلُوْسِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ — باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

۵۳۸۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا۔

۵۳۸۳: حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ابورفاعہؓ نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کر رہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبیؐ روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبیؐ اس پر بیٹھ گئے اور آپ مجھ کو سکھلانے لگے جو کہ اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپؐ واپس ہوگئے اور آپ نے خطبہ مکمل کیا۔

۲۳۷۳: بَابُ اتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ — باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

۵۳۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَ عِنْدَهٗ اُنَاسٌ يَسِيْرٌ فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۵۳۸۴: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے مُنہ کی اتباع فرما رہے تھے۔

خلاصۃ الابواب ☆ مذکورہ بالا روایت (۵۳۸۳) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب: یہ ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جو کلماتِ اذان اور جس طریقہ سے کلماتِ اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلمات اذان پڑھتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے۔

(۴۹)

کتاب آداب القضاۃ

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۳۷۴:باب فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِيْ حُكْمِهٖ

باب: عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی فضیلت

۵۳۸۵:اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَ اَنْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰى يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ۔

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جو لوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے' ناانصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور ناانصافی کرنے والا حکمران آخرت میں شل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت وشرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں انصاف کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ ہر روز ناانصافی کا ایک نیا باب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف کا علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

۲۳۷۵:باب اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ اِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَاللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ اِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ اِنِّيْ اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ۔

۵۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عزوجل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الٰہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نوجوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عزوجل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین و جمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے باز رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر مخفی رکھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کر کے احسان جتلایا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

۲۳۷۶:باب اَلْاِصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور و فکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو گنا اجر ہے اور جو شخص غور و فکر کرے (اور اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَا فَلَهٗ اَجْرٌ۔

لیے ثواب ہے۔

۲۳۷۷: باب تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَّحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ

باب: جوکوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ بنایا جائے

۵۳۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَانِيْ نَاسٌ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِنْ بِنَافِيْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِيْ وَ عَذَرَنِيْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ فِيْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا۔

۵۳۸۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعری لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرما دیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں کرتے۔

۵۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزومند ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مرتبہ عہدۂ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ نالائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عہدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہرحال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

۲۳۷۸: بَاب النَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ ح وَ اَنْبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

۵۳۹۰: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمُقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۵۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کا مل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھڑانے والی۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ کو دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرح کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھڑانے میں ہوتی ہے۔

۲۳۷۹: بَاب اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ

باب: (ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازنا

۵۳۹۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ أَمِّرِ

۵۳۹۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَادَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ حَتَّى انْقَضَتْ الْآيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی ''اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو''۔

ادب وتہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی تشریح وتفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول کریم ﷺ کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

۲۳۸۰: بَاب اِذَا حَكَّمُوْا رَجُلًا فَقَضٰى بَيْنَهُمْ

باب: جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے

۵۳۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ هَانِئٍ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوُلْدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ۔

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابوالحکم آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے پھر تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے کیا بہتر ہے تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبداللہ اور مسلم۔ آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے فرمایا تمہارا نام ابوشریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے لئے دعا فرمائی۔

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنیٰ اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نہ ٹل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱:بَاب النَّهْيُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِي الْحُكْمِ

باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهٗ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً۔

۵۳۹۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسریٰ مر گیا تو آپ نے فرمایا: اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۲۳۸۲:بَاب الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف

۵۳۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَرْكَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهُ فَاِنَّهٗ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِهٖ۔

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر بھی (چڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کر لو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

وَاَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلْ یُجْزِیءُ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَهَلْ یَقْضِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ۔

کہ جس وقت فضل رضی اللہ عنہ (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اُس کے بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہوگیا ہے وہ اونٹ پر نہیں جم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۳۹۷: قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ مَا ذَکَرَ الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَکَتْ اَبِیْ شَیْخًا کَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اونٹ پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کرلوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۵۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج اُس کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں جم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتْ اِمْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ۔

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہوا اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرانا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرانا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہو اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرانا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آ جانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے "مبراهق" یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاط رہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحجاج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

۲۳۸۳: بَاب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْهِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحق پر اختلاف

۵۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَفَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ۔

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر میں اس کو باندھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۵۴۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّي عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ اِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ۔

۵۴۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدۂ محترمہ بالکل بڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۴۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَاِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ۔

۵۴۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کر دوں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلمنے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبِي شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِيْءُ عَنْهُ۔

۵۴۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

۲۳۸۴: باب الْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق

۵۴۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ

۵۴۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِى كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهُ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَ اِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ جَيِّدٌ جَيِّدٌ۔

فرمایا: ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسولؐ کے حکم کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ کرامؓ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسولؐ کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں (یعنی حرام وحلال) کتاب اللہ اور اسکے رسولؐ کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک وشبہ میں مبتلا کرے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شبہ والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن وحدیث اور تعامل واقوال صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۴۰۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

۵۴۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسولؐ کے حکم

فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ۔

کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہؓ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسولؐ کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسولؐ کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک وشبہ میں مبتلا کرے۔

۵۴۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَاِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا دل چاہے تو تم پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن وحدیث اقوال وتعامل صحابہ رضی اللہ عنہم واجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کرو یعنی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پا سکو۔

۲۳۸۵: باب تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ

باب: آیت کریمہ: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کی تفسیر سے متعلق

۵۴۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوْكٌ بَعْدَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَدَّلُو التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَكَانَ فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ يَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ قِيْلَ لِمُلُوْكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا اَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُوْنَا هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ يَقْرَؤُنَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَهٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مَعَ مَا يَعِيْبُوْنَا بِهٖ فِيْ اَعْمَالِنَا فِيْ قِرَاءَ تِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَؤُ اَكَمَا نَقْرَاُ وَلْيُؤْمِنُوْا كَمَا اٰمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ اَوْ يَتْرُكُوْا قِرَاءَ ةَ التَّوْرَاةِ وَلْاِنْجِيْلِ اِلَّا مَا بَدَّلُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا مَا تُرِيْدُوْنَ اِلٰى ذٰلِكَ دَعُوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوْا لَنَا اُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُوْنَا اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُوْنَا نَسِيْحُ فِي الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَاِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِكُمْ فَاقْتُلُوْنَا وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوْ لَنَا دُوْرًا فِي الْفَيَافِيْ وَ نَحْتَفِرُ الْاٰبَارَ وَ نَحْتَرِثُ الْبُقُوْلَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ اِلَّا وَلَهٗ حَمِيْمٌ فِيْهِمْ قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْاٰخِرُوْنَ قَالُوْا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَا فُلَانٌ وَ نَسِيْحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَ نَتَّخِذُ دُوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلٰى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِاِيْمَانِ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ یعنی: جو کوئی حکم نہ کرے اللہ عزوجل کے حکم کے موافق تو وہ کافر ہے۔ اس طرح کی آیات اور جن سے ہمارے کام کا عیب نکلتا ہے پڑھتے ہیں تو تم لوگ ان کو حکم دو جس طریقہ سے ہم لوگ پڑھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات کریمہ کو تبدیل کر دیں یا نکال دیں) اور ایمان لائیں جس طریقہ سے ایمان لائے (چنانچہ) بادشاہ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ یا تو قتل ہو اور یا توریت اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دے البتہ ہم نے جس طریقہ سے تبدیل کیا ہے تو تم پڑھو۔ ان لوگوں نے کہا اس سے کیا مطلب ہے ہم کو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہم لوگوں کے لیے ایک مینار تعمیر کرا دو پھر اس پر ہم کو چڑھا دو اور ہم کو کچھ کھانے کو دے دو۔ تمہارے پاس ہم کبھی نہ آئیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا تم لوگ ہمیں چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے اور ہم جنگل میں چلے جائیں گے اور جنگلی جانوروں کی طرح کھائیں گے اگر تم ہم کو بستی میں دیکھو تو تم ہم کو مار ڈالنا۔ بعض نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم لوگ (جنگل میں) کنوئیں کھودیں گے اور سبزیاں لگائیں گے نہ ہم تم لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جس کا رشتہ دار دوست ان لوگوں میں نہ ہو آخر کار ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔ ان ہی لوگوں سے متعلق اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا نازل فرمائی۔ یعنی: ان لوگوں نے خود اس طرح کی درویشی نکال لی تھی۔ ہم نے ان کو حکم نہیں کیا تھا پھر اس کو بھی جیسا دل چاہے ویسا نہ کر سکے۔ زبان سے بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کی عبادت کریں گے کہ جیسی عبادت فلاں آدمی کرتا ہے اور ہم لوگ جنگل کی سیر و تفریح

الَّذِيْنَ اقْتَدَوْا بِهٖ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهٖ وَ صَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهٖ فَآمَنُوْا بِهٖ وَ صَدَّقُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهٖ اَجْرَيْنِ بِاِيْمَانِهِمْ بِعِيْسٰى وَ بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَبِاِيْمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَصْدِيْقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ الْقُرْآنَ وَ اتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُوْنَ بِكُمْ اَنْ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْاٰيَةَ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر وتفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عزوجل نے رسول کریم ﷺ کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا نازل ہوئی۔ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دوگنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہلِ کتاب یعنی یہود ونصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمدؐ اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کرسکیں گے۔

۲۳۸۶: بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۵۴۰۷: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دلوا دوں تو وہ نہ لے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

۲۳۸۷: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهٖ

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کرسکتا ہے

۵۴۰۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ

۵۴۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھیڑیا آگیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْأُخْرٰى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَا كَمَتَا إِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهِ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا إِلٰى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّيْنِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهِ لِلصُّغْرٰى قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھیڑیا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو مدیہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

مؤمنانہ فراست:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فراست ایمانی سے اندازہ فرمالیا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہوسکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت ومحبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم وفراست سے فیصلہ کرسکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا:((اتقو فراسته المؤمن فانهه بنظر بنور الله)) الحدیث

۲۳۸۸: بَابُ السَّعَةِ لِلْحَاكِمِ فِيْ أَنْ يَّقُوْلَ لِلشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَفْعَلُهُ أَفْعَلُ لِيَسْتَبِيْنَ الْحَقُّ

باب: قاضی وحاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تاکہ حق ظاہر ہو جائے

۵۴۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

۵۴۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچے پر بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

فَعَدَاالذِّئْبُ عَلٰی اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ وَ لَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِی الصَّبِیِّ الْبَاقِیْ اِلٰی دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ فَقَالَ كَیْفَ اَمْرُ كُمَا فَقَصَّتَا عَلَیْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّیْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰی بِهٖ لَهَا۔

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کر دوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (فوراً) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچہ کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا ہے پھر وہ لڑکا اس کو دلوا دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمانے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مارڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

۲۳۸۹: بَاب نَقْضُ الْحَاكِمِ مَا یَحْكُمُ بِهٖ غَیْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۵۴۱۰: اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِیْنُ بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَ لَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِی الْوَلَدِ اِلٰی دَاوٗدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَیْفَ قَضٰی بَیْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی قَالَ سُلَیْمَانُ اَقْطَعُهٗ بِنِصْفَیْنِ لِهٰذِهٖ نِصْفٌ وَلِهٰذِهٖ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرٰی نَعَمِ اقْطَعُوْهُ فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا

۵۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوایا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

فَقَضٰی بِهٖ لِلَّتِیْ اَبَتْ اَنْ یَقْطَعَهٗ۔

نہ کاٹو وہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہ اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

۲۳۹۰: باب الرَّدِّ عَلَی الْحَاکِمِ اِذَا قَضٰی بِغَیْرِ الْحَقِّ

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے

۵۴۱۱: اَخْبَرَنَا زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ یُوْسُفَ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اِلٰی بَنِیْ جَذِیْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَلَمْ یُحْسِنُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا قَالَ فَدَفَعَ اِلٰی کُلِّ رَجُلٍ اَسِیْرَهٗ حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ یَوْمًا اَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اَنْ یَقْتُلَ کُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِیْرَهٗ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِیْرِیْ وَلَا یَقْتُلُ اَحَدٌ وَقَالَ بِشْرٌ مِنْ اَصْحَابِیْ اَسِیْرَهٗ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذُکِرَ لَهٗ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَکَرِیَّا فِیْ حَدِیْثِهٖ فَذُکِرَ وَفِیْ حَدِیْثِ بِشْرٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَاُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَیْنِ۔

۵۴۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا میں یہ فرمایا: اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اُس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرمانا۔

۲۳۹۱: باب ذِکْرُ مَا یَنْبَغِیْ لِلْحَاکِمِ اَنْ

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

يَجْتَنِبُهُ

بچنا چاہیے

۵۴۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِىْ وَ كَتَبْتُ لَهُ اِلَى عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِىْ سِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ اَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمُ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ سیسان کے قاضی تھے کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اُس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اسلئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۹۲: باب الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْاَمِيْنِ اَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالتِ غصہ فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۱۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِىُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِىُّ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اِسْقِ ثُمَّ اَحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَاْىٍ فِيْهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْاَنْصَارِىِّ فَلَمَّا

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی بہنے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) زبیر رضی اللہ عنہ کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلا دیا اور پہلے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلٰى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ۔

زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کرلیں پھر تم جو حکم دو اس سے دل تنگ نہ ہوں (اور بلاعذر اس کو تسلیم کرلیں) اس حدیث شریف کے دو راوی ہیں ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے متعلق:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ اور ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے اور وہ ہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

۲۳۹۳: بَابُ حُكْمُ الْحَاكِمِ فِي دَارِهِ

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَ أَوْمَأَ إِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اُونچی ہوگئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور قرض ادا کرو۔

۲۳۹۴: بَابُ الْاِسْتِعْدَاءِ

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُومَتِي الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهِ فَجَاءَ

۵۴۱۵: حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن شرحبیل سے روایت ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں کی ایک پھلی لے کر میں نے مل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا اور میرا کمبل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِي وَ ضَرَبَنِي فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُ وْا بِهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ دَخَلَ حَائِطِي فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهِ فَفَرَكَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَّمْتَهُ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهُ اِذْ كَانَ جَائِعًا ارْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهُ وَاَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ۔

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا ہے اور ایک پھل کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھلایا اور اگر وہ بھوکا تھا تو تُو نے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کمبل واپس کر دو پھر مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اوزان شرعیہ رسالہ مصنف حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں مذکورہ اوزان کی تفصیل ہے۔

۲۳۹۵: بَاب صَوْنِ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق

۵۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِي فِي اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ فَاَخْبَرُونِي اَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ بِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ اِنِّي سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُونِي اَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَاَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِيَتُكَ فَرَدٌّ

۵۴۱۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے جھگڑا کیا ایک نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سو بکریاں اور ایک باندی دے کر اپنے لڑکے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑتا تھے ایک سال کے لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلاوطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

اِلَیْكَ وَ جَلَدَ ابْنَهُ مِائَةٍ وَ غَرَّبَهُ عَامًا وَ اَمَرَ اُنَیْسًا اَنْ یَاْتِیَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کرلیا پھر وہ عورت رجم کی گئی یعنی اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۴۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَ كَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَیْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَاَنَّهُ اُخْبِرَ اَنَّ عَلَی ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدٰی مِنْهُ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ لَاَ قْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ الْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَیْكَ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ اغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے پاس مزدوری کا کام کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کرلیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے لڑکے پر رجم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کردیا پھر میں نے چند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لے لو اور تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح کے وقت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کرلیا انہوں نے اس کے اوپر پتھر برسائے۔

۲۳۹۶: باب تَوْجِیْهُ الْحَاكِمِ اِلٰی مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهُ زَنٰی

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا طلب کرنا

۵۴۱۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَرْمَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ

۵۴۱۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ مَحْمُولًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِثْكَالٍ فَضَرَبَهُ وَرَحِمَهُ لِزَمَانَتِهِ وَخَفَّفَ عَنْهُ۔

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپاہج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے اُس کو بلایا' لوگ اُس کو اُٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے منگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف فرمائی۔

اپاہج شخص کی حد سے متعلق:

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپاہج پن کو دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرما دی اور اس کو کھجور کے ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سو شاخیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

۲۳۹۷: باب مَصِيرُ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا

۵۴۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتُظِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ صَفَّحُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيحَهُمُ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِي يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا

۵۴۱۹: حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پتھر چل گئے رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت دستک کی آواز سنی تو نگاہ پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے اشارہ فرمایا اور رسول کریم ﷺ آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ابوقحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

كَانَ اللّٰهُ لِيَرَى ابْنَ اَبِيْ قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَالَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے تو تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔

۲۳۹۸: بَاب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے لئے اشارہ کرسکتا ہے

۵۴۲۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ يَعْنِيْ دَيْنًا فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَ تَرَكَ نِصْفًا۔

۵۴۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا انہوں نے راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

۲۳۹۹: بَاب اِشَارَةُ الْحَكَمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ کرسکتا ہے

۵۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهٗ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا

۵۴۲۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰی مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَ تَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

گے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو لے جاؤ۔ جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۲۴۰۰: باب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۴۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ اِنِّيْ اَحْسَبُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

۵۴۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سینچا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کو پورا حق نہیں دلایا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر آپ نے فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈیر تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ......۔

۲۴۰۱: باب شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے

فَصْلُ الْحُكْمِ

سے متعلق

۵۴۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَ دُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَ مِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَاِنَّهُ اَبُوْ وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَفِيْعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

۵۴۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

۲۴۰۲: بَابُ مَنْعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ مِنْ اِتْلَافِ اَمْوَالِهِمْ وَ بِهِمْ حَاجَةٌ اِلَيْهَا

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

۵۴۲۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رَسُوْلَ

۵۴۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَا بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَانْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ۔ خرچ کرو۔

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل وعیال کے نان نفقہ کی فکر ضروری ہے۔ غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

۲۴۰۳: بَاب الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَ كَثِيرِهِ

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے

۵۴۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ۔

۵۴۲۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عزوجل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگرچہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

۲۴۰۴: بَاب قَضَاءُ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۵۴۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَ وَلَدِي مَا يَكْفِينِي أَفَآخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَ وَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

۵۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے وہ نہ تو مجھ کو اور نہ میری اولاد کو خرچہ دیتے ہیں کیا میں اُنکے مال میں سے بغیر اطلاع کے لے لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر لے لو جس قدر تم کو اور تمہارے بچے کو کافی ہو۔

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

۲۴۰۵: النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَقْضِي فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۵۴۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ وَ كَانَ عَامِلاً عَلٰى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَىَّ اَبُوْ بَكْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ اَحَدٌ فِىْ قَضَاءٍ بِقَضَاءَيْنِ وَلَا يَقْضِىْ اَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے)۔

۲۴۰۶: بَاب مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَىَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنَّمَا اَقْضِىْ بَيْنَكُمَا عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۵۴۲۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے کوئی شخص زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اُس پر جو سنوں گا پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلواؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

۲۴۰۷: بَاب اَلْاَلَدُّ الْخَصِمِ

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل کے نزدیک جھگڑالو شخص ہے (یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

۲۴۰۸: بَاب اَلْقَضَاءُ فِيْمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ

باب: جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ فِىْ دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضٰى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۵۴۳۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا۔

۲۴۰۹: بَاب عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکیاں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ اِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ اَنَّ صَاحِبَتَهَا اَصَابَتْهَا وَاَنْكَرَتِ الْاُخْرَىٰ فَكَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ اَنَّ النَّاسَ اُعْطُوْا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ اَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَ هُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَسَرَّهُ۔

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ...... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

۲۴۱۰: بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُوْمُ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَبِي نَعَامَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَدْعُوا اللّٰهَ وَ نَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِدِيْنِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ اللّٰهُ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَاِنَّمَا اَتَانِي جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۴۳۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دُعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهٗ اَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَالَ عِيْسٰى اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِيْ۔

۵۴۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

۵٠

کتاب الاستعاذة

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیث مبارکہ

٥٤٣٤: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَسِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَسِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ۔

۵۴۳۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کچھ بارش برسی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح وشام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

٥٤٣٥: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تنہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی مکمل سورتیں تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۂ ناس یعنی): قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

٥٤٣٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

الْقَعْنَبِیُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ بَیْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِیْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰی خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہواے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہوگیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہواے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر :قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَکِیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سُلَیْمَانَ الْاَسْلَمِیُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَیْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ قُلْتُ وَمَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاَ هُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ یَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ اَوْلَا یَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ۔

۵۴۳۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور :قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور مؤثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ یَحْیٰی عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحٰرِثِ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِیِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ یَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا یَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَیْنِ السُّوْرَتَیْنِ۔

۵۴۳۸: حضرت عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو : قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۹: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ

۵۴۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَاَخَذَ عُقْبَةُ يَقُوْدُهَا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعُقْبَةَ اقْرَاْ قَالَ وَمَا اَقْرَاُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاَعَادَهَا عَلَيَّ حَتّٰى قَرَاْتُهَا فَعَرَفَ اَنِّيْ لَمْ اَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتُ يَعْنِيْ بِمِثْلِهَا۔

ﷺ کے لئے ایک سفید قسم کے خچر کا تحفہ آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۴۴۰: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا رَسُوْلُ ﷺ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

۵۴۴۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا سورۂ معوذتین کے بارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکھنا چاہا) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۴۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عُقْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ بِهِمَا فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۴۴۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۴۴۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحٰرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِيْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِيْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا۔ صَلَاةَ الصُّبْحِ

۵۴۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم ﷺ کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دو سورت سکھلاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھلائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم کیا سمجھے؟

لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ کَیْفَ رَاَیْتَ۔

۵۴۴۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ اَلَا تَرْکَبُ یَا عُقْبَةُ فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْکَبَ مَرْکَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا تَرْکَبُ یَا عُقْبَةُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ یَکُوْنَ مَعْصِیَةً فَنَزَلَ وَ رَکِبْتُ هُنَیْهَةً وَ نَزَلْتُ وَ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَیْنِ مِنْ خَیْرِ سُوْرَتَیْنِ قَرَاَبِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَاَنِیْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَبِهِمَا ثُمَّ مَرَّبِیْ فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتَ یَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اِقْرَاْبِهِمَا کُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ۔

۵۴۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ عَنِّیْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ میں گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رسول کریم ﷺ کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ ؓ کیا تم سوار نہیں ہوتے؟ میں نے رسول کریم ﷺ کی عظمت کا خیال کیا اور عرض کیا: میں کس طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ نے فرمایا تم سوار نہیں ہوتے اے عقبہ ؓ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے لئے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورت سکھلاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے دو سورتیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوگئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تم کیا سمجھے اے عقبہ ؓ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے وقت۔

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ ؓ نے پھر کہا) کیا پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ ؓ کہو یعنی پڑھو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا' کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَاَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيْذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۴۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ اَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ اَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَاَ شَيْئًا اَبْلَغَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۴۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھائیں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے۔

۵۴۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ اٰيَاتٌ لَمْ يُرَمِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ۔

۵۴۴۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۴۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَاْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا ذَا اَقْرَاُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَاْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَاْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَاَ بِمِثْلِهِمَا۔

۵۴۴۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

۲۴۱۲: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

باب: اس دل سے پناہ کہ جس میں خوفِ الٰہی نہ ہو

۵۴۴۸: اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

۵۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے جو کہ خوف خدا نہ کرے اور اس دعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیت خداوندی نہ ہو)۔

تَشْبَعَ۔

۲۴۱۳: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

باب: سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۴۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۴۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامردی' کنجوسی' سینہ کے فتنہ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۴۱۴: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِىْ وَ شَرِّ بَصَرِىْ وَ شَرِّ لِسَانِىْ وَ شَرِّ قَلْبِىْ وَ شَرِّ مَنِيِّىْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِىُّ مَاؤُهٗ۔

۵۴۵۰: حضرت شکل رضی اللہ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوذ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے' زبان کی برائی سے' دِل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کرلیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان' زبان' دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا نعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرد' بے اولاد' بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مریض یا عارضہ قلب میں مبتلا ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تا کہ امت مسلمہ کو تندرست و توانا جوان مبلغ' مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جامی)

۲۴۱۵: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُهُنَّ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۴۵۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہم کو پانچ باتیں سکھلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دُعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ارزل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے۔

۲۴۱۶: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں: کنجوسی نامردی بڑی عمر سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۵۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِىِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهٗ۔

۵۴۵۳: حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: سچ ہے)۔

۵۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

۵۴۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

سے۔

۲۴۱۷:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَمِّ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۵۴۵۵:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے مجھ پر۔

۵۴۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَحَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ خَطَاءٌ۔

۵۴۵۶:حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطاء ہے۔

۵۴۵۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۷:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی' بڑھاپے نامردی' کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۵۸:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے' کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر اور زندگی اور موت سے۔

۲۴۱۸:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحُزْنِ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِيْدُ ابْنُ سَلَمَةَ شَيْخٌ ضَعِيْفٌ وَاِنَّمَا اَخْرَجْنَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيْثِ۔

۵۴۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دُعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۲۴۱۹: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں

۵۴۶۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ خَيْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۶۰: حضرت اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۴۲۰: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيَى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ شَرِّ بَصَرِيْ وَ شَرِّ لِسَانِيْ وَ شَرِّ قَلْبِيْ وَ شَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا

۵۴۶۱: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعوذ بتلائیں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہو میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطفہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ خَالَفَهُ وَكِيعٌ فِي لَفْظِهِ۔

۲۴۲۱: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ

۵۴۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَكِيعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي الدُّعَاءَ اَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَ بَصَرِي وَلِسَانِي وَ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ۔

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دُعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! بچا مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دِل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

۲۴۲۲: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

۵۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذاب قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی' بڑھاپے' نامردی' کنجوسی اور دجال کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۲۴۲۳: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

۵۴۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اُعَلِّمُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھلاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس دِل سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۴۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۵۴۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

اور کنجوسی اور نامردی اور بڑھاپے اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۲۴۲۴:باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الذِّلَّةِ

باب: ذلت ورسوائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِیُّ۔

۵۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کمی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۴۶۷: قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِیَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ

۵۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

اُظْلَمَ۔

۲۴۲۵:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۴۶۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَ مِنَ الْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۲۴۲۶:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۴۷۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي الشَّحَّامَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْبِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اَنّٰى عُلِّمْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

۵۴۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقیری سے اور عذاب قبر سے تو میں بھی یہی دُعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دُعا سیکھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہر ایک نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دُعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے۔

۲۴۲۷:بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

اللہ علیہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے اور دجال کے فساد سے اور تنگ دستی کے فتنہ اور مال داری کے فتنہ سے اے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور مقروض ہونے سے۔

۲۴۲۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ أَخِيْهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے کہ جس میں خوف خداوندی نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۴۲۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوْعِ

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

۵۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور بری بات سے جو چھپی ہوئی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

۲۴۳۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِيَانَةِ

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ وَ مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بری عادت ہے۔

۲۴۳۱: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ

باب: دشمنی' نفاق اور برے اخلاق سے پناہ سے متعلق

۵۴۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو کہ نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں کہ خوف نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے۔ یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ عَنْ دُوَیْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَدْعُوْ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

۵۴۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی' نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۲۴۳۲: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

باب: تاوان سے پناہ

۵۴۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَیْمَانُ بْنُ سُلَیْمٍ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ الزُّبَیْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۲۴۳۳: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيْبِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ۔

۵۴۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

قرض کا گناہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عنداللہ نا قابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی نا قابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۴۸۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۳۴: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

باب: مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ حُيَیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۵۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

۲۴۳۵: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۵۴۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُرْمِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم اور کاہلی اور نامردی اور کنجوی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ فساد مچانے سے)

۲۴۳۶: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى

باب: مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کاہلی' بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۲۴۳۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

باب: فتنۂ دُنیا سے پناہ مانگنا

۵۴۸۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَ يَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۸۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور

الْاَوْدِیِّ قَالَ کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُ بَنِیْهِ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْمُکْتِبُ الْغِلْمَانَ وَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُبِهِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۷: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِیُّ هُوَ اَبُوْ دَاؤُدَ الْمُصَاحِفِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۷: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اشیاء سے پناہ مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۸: اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۸: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاؤُدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ۔

۵۴۸۹: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق ہے۔

۲۴۳۸: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

۵۴۹۰: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ وَكِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیَی عَنْ شُتَیْرِ ابْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ لِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَكَرَهٗ۔

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۴۹۰: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھ کوایسی دُعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دِل کی برائی سے بچا۔

۲۴۳۹: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

۵۴۹۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۴۰: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

۵۴۹۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْاَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۲: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان کے باہر تشریف لاتے تو فرماتے بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار پھسل جانے سے (بلا ارادہ گناہ کرنے سے یا چلنے میں پاؤں کے پھسل جانے سے) یا راستہ بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

۲۴۴۱: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

۵۴۹۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

باب: دُشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دُشمن کے غلبہ سے اور دُشمن کی ملامت سے۔

غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۲۴۴۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۴: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حُيَيٌّ حَدَّثَنِي اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۵۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

۲۴۴۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی' بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ و اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۵۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

۲۴۴۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ

۵۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بدبختی آنے سے' دشمنوں کی ملامت سے' بری قضاء سے' سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّیْ لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِیْ لَيْسَ فِيْهِ۔

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار نقل کی کیونکہ مجھ کو یاد نہیں رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

۲۴۴۵: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

باب: بدنصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۴۴۶: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُنُوْنِ

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّيءِ الْاَسْقَامِ۔

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون' جذام' برص اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

۲۴۴۷: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْجَرِيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوٰی ذٰلِكَ۔

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگانے) سے اور پھر جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

۲۴۴۸: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكِبْرِ

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کنجوسی اور غرور کی برائی سے اور فتنہ دجال اور عذاب قبر سے۔

۲۲۴۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

باب: بُری عمر سے پناہ مانگنا

۵۵۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اپنے والد سے وہ ہم کو سکھلاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے اور کہتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

باب: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ يَعْنِيْ اَبَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ اَلَا اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۰۳: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باخبر ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

باب: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

۵۵۰۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج وغم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں۔

۵۵۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۵۰۵: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج وغم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں اور اولاد میں۔

۲۴۵۲: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

باب: مظلوم کی بدؤعا سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۶: اَخْبَرَنَا یُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ۔

۵۵۰۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے آخر تک جس طرح اوپر گذرا۔

۲۴۵۳: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج وغم سے پناہ

۵۵۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِیِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِیِّ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ بِاِصْبَعِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

۵۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ فرماتے انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ رحمہ اللہ راوی نے انگلی کو لمبا کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر اور مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے۔

خلیفہ بنانے کا مفہوم:

خلیفہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر سے واپسی کی مصیبت کا مطلب ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر و عافیت سے واپس آؤں۔

۲۴۵۴: بَاب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمُقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَةِ یَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

۵۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوسی اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوسی ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)

۲۴۵۵: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۵۵۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِیْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ یَخْدُمُنِیْ فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ یُرْدِفُنِیْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ یُكْثِرُ اَنْ یَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کاہلی اور کنجوسی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

۲۴۵۶: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ یَحْیَی عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ یَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ۔

باب: فتنۂ دجال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

۲۴۵۷: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُوْسَی ابْنِ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: عذابِ دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: اَخْبَرَنَا یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ اَبَا

۵۵۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

أُسَامَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ أَعُوذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وأَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۲۴۵۸: باب الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينَ الْإِنْسِ

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَشْخَاشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍ قَالَ وَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ۔

۵۵۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جنات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

۲۴۵۹: باب الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ

۵۵۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَکَانَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَ فِتْنَةِ الْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

اور عذاب دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِیْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ یَعْلَی بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِنْ فِیْهِ اِلٰی فِیَّ قَالَ وَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ اسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے: (۱) عذاب دوزخ سے: (۲) عذاب قبر سے: (۳) زندگی اور (۴) موت کے فتنے سے: (۵) فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دُعا ایسے سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَیْمُوْنٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ من عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۰: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَدْعُوْ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

۵۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی دُعا میں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگی اور فتنہ موت

جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

سے۔

۲۴۶۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمُقْبُرِّى عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِىْ دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ۔

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن سنان صحیح ہے۔

۲۴۶۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

۵۵۲۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

۵۵۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: عذابِ دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۵۵۲۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۲۴۶۶: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ حَرِّ النَّارِ

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ جَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ رَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّالنَّارِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرئیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ کی گرمی اور عذابِ قبر سے۔

۵۵۲۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عن بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ فرما۔

۲۴۶۷: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنَّ سَيِّدَ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبودِ برحق نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا' میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ سے ہو سکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اپنے کاموں میں اور

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِیْ مُوْقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا' اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔ بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا اور شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنت میں داخل ہوگا۔

۲۳۶۸: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی هِلَالٍ

باب: اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۹: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ يَسَافٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا يَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۲۹: حضرت عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے کہ ابن یساف نے ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل اکثر کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ يَسَافٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُوْ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرَ دُعَائِهٖ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ۔

۵۵۳۰: حضرت ابن یساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دُعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔

۵۵۳۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ

۵۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کثرت

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۶۹: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

باب: جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ

۵۵۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِیْ بِشَیْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۳: فروہ بن نوفل کہتے ہیں' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالًا بْنَ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَخْبِرِيْنِیْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۷۰: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَسْفِ

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ جُبَيْرُ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا اَدْرِیْ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ اَوْقَوْلَ جُبَيْرٍ۔

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین دھنس جانا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِیِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُوْلُ

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ۔

اللّٰهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْخَسْفَ۔

۲۴۷۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ

۵۵۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَ الْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَيْفِيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۲۴۷۲: باب الْاِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق' اُسکی رضا کے ساتھ

۵۵۴۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ فِرَاشِيْ فَلَمْ اُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلٰى رَاْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ۔

۵۵۴۰: سیّدہ امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اُٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے' پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیری غصہ سے' پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

۲۴۷۳: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق

۵۵۴۱: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهٗ وَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْحِرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يُسَبِّحُ عَشْرًا وَ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۵۴۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو تندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

۲۴۷۴: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ

۵۵۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشے اور اس دِل سے کہ جس میں خوف

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِيْدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بَلْ سَمِعَهٗ مِنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

خداوندی نہ ہو اور اس دِل سے جو نہ بھرے اور اس دُعا سے جو نہ سنی جائے۔

۵۵۴۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنِ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا يَشْبَعُ وَمِنْ دَعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۵۴۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں' باقی ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۲۷۵: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ

باب: ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۴۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ كَانَ اِذَا قِيْلَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهٖ وَ يَاْمُرُنَاَانْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا تُسْتَجَابُ۔

۵۵۴۴: حضرت عبداللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور ضعیفی اور عذابِ قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے' تو مالک اور مختار ہے اس کا' اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دِل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۵۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۵۵۴۵: اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلتے تو فرماتے: نکلتا ہوں اللہ کا نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

(۵۱)

كتاب الأشربة

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیثِ مبارکہ

۲۴۷۶: بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۔

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اے اہلِ ایمان! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان کے کام ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور لڑائی پیدا کرا دے شراب پلا اور جوا کھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں''۔

۵۵۴۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ السُّنِّيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

۵۵۴۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے دُعا فرمائی: اے اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرما دیں تو وہ آیت کریمہ جو سورۂ بقرہ میں ہے یعنی: يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخر تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ایسی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

سُكَارٰى) فَكَانَ مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الصَّلَاةَ نَادٰى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

رسول کریم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ نہ نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمرؓ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

۲۴۷۷: باب: ذِكْرُ الشَّرَابِ الَّذِيْ اُهْرِيْقَ بِتَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی

۵۵۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلٰى عُمُوْمَتِيْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ اَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اكْفِئْهَا فَكَفَاْتُهَا فَقُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ۔

۵۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فضیخ پلا رہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ اُلٹ دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدری کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

فضیخ کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور فضیخ شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدری کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۴۴۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرمادیا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو زیرنظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (قاسمی)

۵۵۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِيْ اَبَا طَلْحَةَ وَ اُبَيَّ

۵۵۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ ابی بن کعب ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو قبیلہ انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ایک نئی خبر ہے کہ شراب

بْنَ كَعْبٍ وَ اَبَا دُجَانَةَ فِيْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَكَفَأْنَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ اِلاَّ الْفَضِيْخُ خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ وَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخُ۔

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان دونوں میں فضیخ (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گذر چکی) یعنی گدری اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدری کھجور کی شراب۔ اس نے کہا: شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر فضیخ (نامی شراب) پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَت وَاِنَّهٗ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک کھجور کا آمیزہ تھی۔

۲۲۷۸: بَاب: اِسْتِحْقَاقُ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: گدری اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے

۵۵۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدری (تر) اور خشک کھجور کو ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ رَفَعَهُ الْاَعْمَشُ۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گدری اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۵۵۵۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۲۲۷۹: بَاب: نَهْيُ الْبَيَانِ عَنْ شُرْبِ نَبِيْذِ الْخَلِيْطَيْنِ الرَّاجِعَةِ اِلٰى بَيَانِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ

باب: خلیطین کی نبیذ پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور، انگور اور کھجور سے۔

لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبیذ:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبیذ سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

۲۴۸۰: باب خَلِيْطُ الْبَلَحِ وَالزَّهْوِ

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونا

۵۵۵۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ وَالزَّهْوُ۔

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے تونبے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور کچی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ زَادَ مَرَّةً اُخْرٰى وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِيْبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ۔

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے سے منع فرمایا اور روغنی رال کے باسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۱: باب خَلِيْطُ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۵۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ۔

۵۵۵۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

۵۵۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِيْبَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا۔

۵۵۵۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو ایک ساتھ بھگوؤ۔

۲۴۸۲: باب خَلِيْطُ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

۵۵۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَاَنْ يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبُسْرُ۔

۵۵۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور اور کشمش اور کچی اور تر کھجور اور کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۳: باب خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

باب: گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونا

۵۵۶۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

۵۵۶۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۵۵۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر مت بھگوؤ۔

۲۴۸۴: خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا۔

۵۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۳: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَ وَعَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ یُخْلَطَا وَکَتَبَ اِلٰی اَهْلِ هَجَرَ اَنْ لَا تَخْلِطُوْا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تو نبے لاکھی برتن اور روغنی برتن سے اور گدری اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجر کے لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہل عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہل ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰی عَنْ یُنْبَذَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَهٰی اَنْ یُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرَ جَمِیْعًا۔

۵۵۶۴: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۲۴۸۵: بَاب خَلِیْطُ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ وَعَلِیُّ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِیْمِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ۔

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک کھجور اور گدری کھجور کو ملانے سے۔

۵۵۶۶: اَخْبَرَنَا قُرَیْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَاوَرْدِیُّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَنَهٰی عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ یُنْبَذَا جَمِیْعًا۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے ممنوع فرمایا گدری کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی نبیذ بنانے سے۔)

۲۴۸۶: بَاب خَلِيطُ الرُّطَبِ وَالزَّبِيبِ

باب: گدری کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا۔

۵۵۶۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور نہ بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر۔

۲۴۸۷: بَاب خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالزَّبِيبِ

باب: گدری کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۸: بَاب ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنِ الْخَلِيْطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ وَقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيْذًا يَبْغِي اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيْخِ فَنَهَانِيْ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُكْرَهُ الْمُذَنِّبُ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا فضیخ (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدری کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہوگئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

۵۵۷۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِي اِدْرِيْسَ قَالَ شَهِدْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اُتِيَ بِبُسْرٍ مُذَنِّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

۵۵۷۰: حضرت ابوادریس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدری کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

۵۵۷۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ اَنَسٌ يَاْمُرُنَا بِالتَّذْنُوْبِ فَيُقْرَضُ۔

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کھجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ اَرْطَبَ اِلَّا عَزَلَهُ عَنْ فَضِيْخِهٖ۔

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کھجور نکال دیتے اس فضیخ (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدری کھجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۴۸۹: بَابُ التَّرَخُّصِ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهُ وَ شُرْبِهٖ قَبْلَ تَغَيُّرِهٖ فِيْ فَضِيْخِهٖ

باب: صرف گدری کھجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فضیخ میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو

۵۵۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۵۵۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدری کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کھجور اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۲۴۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَسْقِيَةِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں

۵۵۷۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْاِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِتَنْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى

۵۵۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے منہ باندھ دیئے جائیں تا کہ اس میں کیڑا اور مکھی داخل نہ

حِدَتِهٖ فِي الْاَسْقِيَةِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا۔

ہو۔

۲۴۹۱: بَاب التَّرَخُّصُ فِي انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهٗ

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا اَوْ زَبِيْبًا فَرْدًا۔

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پیے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۵۵۷۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيْبًا بِبُسْرٍ وَ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پیے

۲۴۹۲: بَاب انْتِبَاذُ الزَّبِيْبِ وَحْدَهٗ

باب: صرف انگور بھگونا

۵۵۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَ قَالَ انْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَةٍ۔

۵۵۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور اور انگور یا گدری اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

۲۴۹۳: بَاب الرُّخْصَةُ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهٗ

باب: گدری کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی یَعْنِی ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الْمُتَوَکِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ انْتَبِذُوا الزَّبِیْبَ فَرْدًا وَالتَّمْرَ فَرْدًا وَالْبُسْرَ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ كَثِیْرٍ اسْمُهٗ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدری کھجور کو علیحدہ بھگوؤ۔

۲۴۹۴: باب تَاوِیْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تعالٰی وَمِنْ ثَمَرَاتِ وَمِنْ تَمَرَتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا

باب: آیت کریمہ: وَ مِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِیْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَ رِزْقًا حَسَنًا کی تفسیر

۵۵۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَثِیْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ حَبِیْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَیْنِ وَ قَالَ سُوَیْدُ فِیْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ النَّخْلَةَ وَالْعِنَبَةَ۔

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَ مِنْ ثَمَرَاتِ نازل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال حلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ جیسا کہ زہر الربی میں ہے: قوله نزل بنزول تحریم الخمر الایة المذکوره فی اول کتاب الاشربه و آیت المائدة: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ حاشیہ نسائی ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۵۸۰: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ

۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور

كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ

اور انگور۔

۵۵۸۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي حَصِيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۲۴۹۵: باب ذِكْرُ اَنْوَاعِ الْاَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِيْنَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۵۵۸۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْحَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلٰى مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَلَا اِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل ڈھانپ لے۔

۵۵۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَاَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ۔

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور' گیہوں اور جو سے اور کھجور و شہد سے۔

۵۵۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْعِنَبِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ اشیاء سے بنتی ہے کھجور' گیہوں اور جو اور شہد اور انگور سے۔

۲۴۹۶: باب تَحْرِيْمُ الْاَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْاَثْمَارِ وَالْحُبُوْبِ كَانَتْ عَلٰى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا لِشَارِبِهَا

باب: جو شراب غلّہ یا پھلوں سے تیار ہوا گرچہ وہ کسی قسم کا ہو اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

۵۵۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَاِذَا اَصْبَحْنَا شَرِبْنَا قَالَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اِنَّ اَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا وَ يُسَمُّوْنَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَاِنَّ اَهْلَ فَدَكٍ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا يُسَمُّوْنَهٗ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتّٰى عَدَّ اَشْرِبَةً اَرْبَعَةً اَحَدُهَا الْعَسَلُ۔

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارے لوگ ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فدک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

نام بدلنے سے حرمت ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرمت ختم نہیں ہو جاتی جس شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لقولہ علیہ السّلام ((کل مسکر حرام……)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پئیں گے ایسے لوگوں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۴۹۷:باب اِثْبَاتُ اِسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: جس شراب میں نشہ ہووہ خمر ہے اگر چہ وہ انگور سے تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَحْمَدُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۵۵۹۰: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۱: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زیر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

۲۴۹۸:باب تَحْرِيْمِ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تونبی' لاکھی اور روغنی باسن میں نبیذ تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُوَيْدٍ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ

۵۶۰۰: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ بتع شہد سے تیار کی ہوئی نبیذ کو کہتے ہیں۔

شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۶۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا اِلٰى اِلَى اَرْضٍ كَثِيْرٌ شَرَابُ اَهْلِهَا فَمَا اَشْرَبُ قَالَ اَشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا۔

۵۶۰۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ کرے۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ پی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْاَيَامِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شیبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً سَالَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ اَسْفَارًا فَتَبْرُزُ لَنَاالْاَشْرِبَةُ فِي الْاَسْوَاقِ لَا نَدْرِيْ مَا اَوْ عِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكَ۔

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوئی تھی؟ حضرت عطا نے فرمایا: جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاصلہ پر گیا حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۶۰۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔

۵۶۰۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ يَبْقَى ثُلُثُهُ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا تم لوگ طلاء کو نہ پیو جس وقت تک اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بنی اُمیہ کے خلفاء میں سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاء کی تشریح یہ ہے کہ طلاء اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلَى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۸: حضرت صعق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عدی بن ارطات کو تحریر کیا کہ ہر ایک نشہ کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے) والی شراب حرام ہے۔

۲۴۹۹: بَابُ تَفْسِيْرُ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ

باب: بتع اور مزر کونسی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۶۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۶۱۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِهَا اَشْرِبَةً فَمَا اَشْرَبُ وَمَا اَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ اَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيْذُ الْعَسَلِ وَاَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيْذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَاِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ۔

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تبع اور مزر۔ آپ نے فرمایا: تبع اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: تبع تو شہد سے بنی ہوئی شراب ہے اور مزر جَو کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام قرار دے چکا ہوں۔

۵۶۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِهَا اَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُوْنُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُوْنُ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں جس کو تبع اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تبع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی شراب جَو سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اٰيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آیت خمر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مزر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ فَقِيْلَ لَهُ اَفْتِنَا فِي الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

۵۶۱۳: ابوالجویریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا باذق کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

باذق کیا ہے؟

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذق ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور باذق شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحاتِ حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

۲۵۰۰: باب تَحْرِيْمُ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ

باب: جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے

۵۶۱۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۵۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شراب کا بہت پینا نشہ پیدا کرے اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے۔

۵۶۱۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵۶۱۵: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں شراب کے کچھ حصہ کے بھی پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵۶۱۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب کے کچھ حصہ پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۷: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ لَهٗ فِيْ دُبَّاءٍ فَجِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ اَدْنِهٖ فَاَدْنَيْتُهٗ مِنْهُ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِيْ هٰذَا دَلِيْلٌ عَلٰى تَحْرِيْمِ السُّكْرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُخَادِعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ بِتَحْرِيْمِهِمْ اٰخِرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيْلِهِمْ مَا

۵۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں چنانچہ میں آپ کے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لے کر حاضر ہوا جس کو کہ میں نے کدو کے تونبے میں بنایا تھا۔ جس وقت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اس کو نزدیک لاؤ' میں نزدیک لے گیا' اس میں اُس وقت جوش آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیوار پر پھینک دو۔ یہ تو وہ شخص پئے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نشہ لانے والی شراب حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور ویسا نہیں ہے کہ جیسے حیلہ کرنے والے لوگ اپنے واسطے حیلے پیدا کرتے ہیں کہ آخر گھونٹ کہ جس کے بعد نشہ

تَقَدَّمَهَا الَّذِی یُشْرَبُ فِی الْفَرَقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ بَیْنَ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ السُّکْرِ بِکُلِّیَّتِهٖ لَا یُحْدُثُ عَلَی الشَّرْبَةِ الْاٰخِرَةِ دُوْنَ الْاُوْلٰی وَالثَّانِیَةِ بَعْدَهَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقُ۔

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا ہے۔

۲۵۰۱: باب اَلنَّهْیُ عَنْ نَبِیْذِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ یُتَّخَذُ مِنَ الشَّعِیْرِ

باب: جَو کی شراب کی ممانعت سے متعلق

۵۶۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّیِّ وَالْمِیْثَرَةِ وَالْجِعَةِ۔

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۶۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِیْلَ وَهُوَ ابْنُ سُمَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكُ بْنُ عُمَیْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۱۹: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۲۵۰۲: باب ذِکْرُ مَا کَانَ یُنْبَذُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی جاتی تھی؟

۵۶۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُنْبَذُ لَهٗ فِیْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کے کونڈے میں۔

۲۵۰۳: باب ذِکْرُ الْاَوْعِیَةِ الَّتِیْ نَهٰی عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِیْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

اشْرِبَتِهَا كَاشْتِدَادِهِ فِيهَا

ہے) میں نبیذ تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

۵۶۲۱: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيّ وَ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ حَدِيْثِهِ وَالدُّبَّاءِ۔

۵۶۲۲: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور تونبے کی نبیذ سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ (یعنی مٹی کے گھڑے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حنتم سے میں نے عرض کیا:

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ اَسِيْدٍ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٌّ يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٥٦٢٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيّ ابْنِ سُوَيْدِ ابْنِ مَنْجُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدَرٍ۔

٥٦٢٦: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا جر کی نبیذ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جر کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

٥٦٢٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَيَّ لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ اُعَظِّمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَدَرٍ۔

٥٦٢٧: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (عجیب) لگی' آخر تک۔

٢٥٠٤: اَلْجَرُّ الْاَخْضَرُ

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

٥٦٢٨: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ فَالْاَبْيَضُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

٥٦٢٨: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبیذ سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا: میں واقف نہیں ہوں۔

٥٦٢٩: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ

٥٦٢٩: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گذر چکے ہیں)۔

نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ وَالْاَبْیَضِ۔

۵۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ رِجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِیْذِ الْجَرِّ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ یَکْذِبْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ نَبِیْذِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِیْرِ۔

۵۶۳۰: حضرت ابورجاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبیذ حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (ﷺ) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی کے برتن اور تونبے اور روغنی برتن سے اور چوبی برتن سے۔

۲۵۰۵: بَابُ النَّهْیُ عَنْ نَبِیْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تونبے کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۳۱: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تونبے کی نبیذ سے۔

۵۶۳۲: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تونبے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

۲۵۰۶: بَابُ النَّهْیُ عَنْ نَبِیْذِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تونبے اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حَمَّادٍ وَ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ سُوَیْدٍ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ

۵۶۳۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۳۵: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن یعمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا۔

۵۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا۔

۵۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ۔

۵۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور کدو کے برتن میں (نبیذ بنانے سے)۔

۲۵۰۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ

باب: کدو کے تونبے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ پینے کی ممانعت

۵۶۳۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرْوَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ كُرْدِيٍّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور لاکھی کے برتن اور چوبی برتن یعنی نقیر سے۔

نقیر کیا ہے؟

نقیر کھجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے دورِ جاہلیت میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نبیذ بھی پینے کی ممانعت فرما دی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نبیذ پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذکورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہرحال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: قوله نهى قال النووى كان الانتبا فى الدباء والحنتم والمزفت والنقير منهيًا عنه فى بدء الاسلام خوفا من الن يصير مسكرا فيها فى بدء الاسلام حوفا من ان يصير مسكرا فيها (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔

۵۶۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِى الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تونبے اور چوبی باسن میں (نبیذ) پینے کی۔

۲۵۰۸: باب النَّهْىُ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تونبے' لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۴۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مٹکوں سے اور کدو کے تونبے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۴۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَانَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحٍ الْبَارِقِىِّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نَصْرٍ وَ جُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ اَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ شَرَابٍ صُنِعَ فِىْ دُبَّاءٍ اَوْ حَنْتَمٍ اَوْ مُزَفَّتٍ لَا يَكُوْنُ زَيْتًا اَوْ خَلًّا۔

۵۶۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تونبے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تیل یا سرکہ کے۔

۲۵۰۹: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تونبے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

وَالنَّقِيْرِ وَ الْقُمْبُرِ وَ الْحَنتَم — کے برتن کی نبیذ کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۴۴: اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو نبے اور لاکھی کے اور چوبی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ فِيْمَا يَنْبِذُوْنَ فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۴۵: حضرت ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نبیذ تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو نبے چوبیں اور روغنی لاکھی کے برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۶۴۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ بِذَاتِهٖ۔

۵۶۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو نبے (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اِسْحٰقُ وَ ذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُعَاذَةَ وَ سَمَّتِ الْجِرَارَ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ اَنْتَ سَمِعْتِيْهَا سَمَّتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۵۶۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبی اور روغنی اور تو نبے اور لاکھی کے برتن کی نبیذ سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحٰق راوی نے حضرت ہنیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے ہنیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيْكِ بْنِ اَبَانَ قَالَتْ لَقِيْتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِيْ عَنْهُ

۵۶۴۸: حضرت ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خریبہ میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نبیذ کو شام کے وقت بھگوؤ اور تم اس کو

وَقَالَتْ انْبِذِي عَشِيَّةً وَاشْرَبِيْهِ غُدْوَةً وَ اَوْكِي عَلَيْهِ وَنَهَتْنِي عَنِ الدُّبَّاءِ وَ النَّقِيْرِ وَ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ۔

صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ڈاٹ لگا دو (یعنی اگر وہ مشک وغیرہ میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تونبے' چوبیں' روغنی اور لاکھی برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت قائم ہوگئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی ممانعت ختم فرما دی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قيل هذه الظروف كانت مختصة بالخمر فلما حرمت الخمر حرم النبي صلى الله عليه وسلم استعمال هذه الظروف اما لان في استعمالها تشبيها بشرب الخمر و اما لان هذه الظروف كانت فيها اثر الخمر فلما مضت مدة اباح النبياستعمال هذه الظروف ص:۸۳۲ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوۃ۔

۲۵۱۰: اَلْمُزَفَّتَةُ

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۵۶۴۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع فرمایا۔

۲۵۱۱: بَاب ذِكْرُ الدَّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ لِلْمَوْصُوْفِ مِنَ الْاَوْعِيَةِ الَّتِيْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا كَانَ حَتْمًا لَازِمًا لَا عَلٰى تَاْدِيْبٍ

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضروری تھی نہ کہ بطور ادب کے

۵۶۵۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے' لاکھی' روغنی اور چوبی برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ''تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں' اس سے باز رہو (رک جاؤ)''۔

۵۶۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ اَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے چوبیں اور روغنی اور (کدو کے) تونبے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں نبیذ بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک غلیظ چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲: تَفْسِيْرُ الْاَوْعِيَةِ

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوْعِيَةِ وَ فَسِّرْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْقَرْعَ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُوْنَهَا وَ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ۔

۵۶۵۲: حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گذر چکی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نقیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے تونبے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور نقیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں وہ مراد ہے اور مزفت سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳: باب الْاِذْنُ فِي الْاِنْتِبَاذِ الَّذِيْ خَصَّهَا بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ اَتَيْنَا عَلٰى ذِكْرِهَا الْاِذْنُ فِيْمَا كَانَ فِي الْاَسْقِيَةِ مِنْهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث مبارکہ کا بیان

۵۶۵۳: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَةِ وَالْمَجْبُوْبَةِ وَ قَالَ انْتَبِذْ فِيْ سِقَائِكَ اَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا قَالَ بَعْضُهُمْ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا قَالَ اِذًا تَجْعَلَهَا مِثْلَ هٰذِهِ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ يَصِفُ ذٰلِكَ۔

۵۶۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) تونبے نقیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کرو پھر اس پر تم ڈاٹ لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ذائقہ لے کر اس کو پی لو) بعض نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اُس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۶۵۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَ قَالَ اَبُوالزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهٗ فِيْهِ نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) تونبے اور چوبی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۶۵۵: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي الْاَزْرَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهٗ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَكُنْ لَهٗ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهٗ فِيْ تَوْرِ بِرَامٍ قَالَ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے۔

۵۶۵۶: اَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوا لزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے اور چوبی اور لاکھی اور روغنی برتن سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۲۵۱۴: باب اَلْاِذْنُ فِى الْجَرِّ خَاصَّةً

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۶۵۷: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِىْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِى الْجَرِّ غَيْرَ مُزَفَّتٍ۔

۵۶۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں نبیذ تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

۲۵۱۵: باب اَلْاِذْنُ فِىْ شَىْءٍ مِنْهَا

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۶۵۸: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ فَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَ مَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو لقولہ علیہ السلام ((کل مسکر حرام)) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جم گئی تھی اور مندرجہ بالا احادیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہو گیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی پینے کی چیز ہے۔

۵۶۵۹: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ

۵۶۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے لیکن اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو نبیذ بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبیذ بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل دور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسَى ابْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْ اَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

۵۶۶۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارتِ قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس زمانہ میں کیونکہ غرباء فقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء فقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کثیر العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

۵۶۶۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْمَا بَدَالَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۶۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبیذ تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۶۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ

۵۶۶۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ اس دوران ایک قوم (جماعت کے) شور و شغب کی آواز

قَالَ حَدَّثَنَا عِیْسَی بْنُ عُبَیْدٍ الْکِنْدِیُّ الْخُرَاسَانِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا هُوَ یَسِیْرُ اِذْحَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ لَهُمْ شَرَابٌ یَشْرَبُوْنَهُ فَبَعَثَ اِلَی الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِی شَیْءٍ تَنْتَبِذُوْنَ قَالُوْا نَنْتَبِذُ فِی النَّقِیْرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَیْسَ لَنَا ظُرُوْفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا اِلَّا فِیْمَا اَوْکَیْتُمْ عَلَیْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ یَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَیْهِمْ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصُفْرَةٌ قَالَ مَالِیْ اَرَاکُمْ قَدْ هَلَکْتُمْ قَالُوْا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَرْضُنَا وَبِیْئَةٌ وَ حَرَّمْتَ عَلَیْنَا اِلَّا مَا اَوْکَیْنَا عَلَیْهِ قَالَ اشْرَبُوْا وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ۔

کی۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ایک طرح کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا: تم لوگ کن برتنوں میں نبیذ تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نقیر اور دباء میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ پیو لیکن اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک وباء (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی زمین وبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پیو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھاگل اور لوٹہ وغیرہ ہے کہ اہل عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استسقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور وبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وباء رہتی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۶۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَهٰی عَنِ الظُّرُوْفِ شَکَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَیْسَ لَنَا وِعَاءٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَلَا اِذًا۔

۵۶۶۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

۲۵۱۶: باب مَنْزِلَةُ الْخَمْرِ

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۵۶۶۴: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ

۵۶۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِقَدَ حَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری اُمت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر دلعزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطری غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل وشعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِی الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۵۶۶۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دوہرا گناہ ہوگا)۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز ( ) وغیرہ قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

۲۵۱۷: باب ذِكْرُ الرِّوَايَاتِ الْمُغَلَّظَاتِ فِیْ شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے کی مذمت سے متعلق

۵۶۶۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ ابْنِ

۵۶۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِی الزَّانِی حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کر کے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ حَدَّثُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِی الزَّانِیْ حِيْنَ يَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَيْهِ اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۶۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ۔

۵۶۶۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کر دو۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بدنصیب شخص جو ہرگز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے جرم میں قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

۵۶۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

۵۶۶۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص نشہ میں ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو چوتھی مرتبہ اس کو قتل کرو۔

۵۶۷۰: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۶۷۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا میں پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں یا اللہ عزوجل کے علاوہ اس ستون کی پوجا کروں۔ (مطلب یہ ہے کہ شراب پینا بت پرستی جیسا ہے)

۲۵۱۸: بَاب ذِكْرُ الرِّوَايَةِ الْمُبَيِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۵۶۷۱: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَّاقٍ دِمَشْقِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ اَنَّ ابْنَ الدَّيْلَمِیِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّيْلَمِیِّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَاْنَ الْخَمْرِ بِشَیْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ فَيَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

۵۶۷۱: حضرت عروہ رحمہ اللہ بن رویم سے روایت ہے کہ ابن دیلمی سوار ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اُس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

۵۶۷۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِی ابْنَ خَلِيْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ الْقَاضِیْ اِذَا اَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ اَكَلَ السُّحْتَ وَاِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَ قَالَ مَسْرُوْقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهٗ اَنْ لَيْسَ

۵۶۷۲: حضرت مسروق رحمہ اللہ نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروق رحمہ اللہ نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

لَهُ صَلَاةٌ۔

۲۵۱۹:بَاب ذِكْرُ الْآثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمِنْ وُقُوْعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عز وجل نے حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ اِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰى اَفْضٰى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِيْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا قَالَ زِيْدُوْنِيْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ۔

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ (سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہلوایا کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گذار شخص) ایک عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس عورت نے اُس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا مجھ کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَ يَعْتَزِلُ النَّاسَ

۵۶۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام) برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا يُوْشِكُ أَحَدُهُمَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ۔

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

۵۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی نے شراب پی پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں مرجائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہوگیا (یعنی شراب کے نشہ میں جھومنے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر مرے گا۔

۵۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيمِ عَنْ يَزِيدَ ح وَ أَنْبَأَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً سَبْعًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَ قَالَ ابْنُ آدَمَ فِيهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ وَ قَالَ ابْنُ آدَمَ الْقُرْآنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ فِيهِنَّ مَاتَ كَافِرًا۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اُتارا تو اس کی اللہ عزوجل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص اس زمانہ میں مرجائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا)۔

۲۵۲۰: بَاب تَوْبَةُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۵۶۷۷: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ح

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے، جس کو وہط کہتے تھے اور

وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بَقِیَّةَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّیْلِمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ بِالطَّائِفِ یُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ ذٰلِكَ الْفَتٰی بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ تَوْبَةٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهٗ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللَّفْظُ لِعَمْرٍو۔

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پیے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص شراب پیے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا۔ پھر اگر شراب پیے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پیے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

۵۶۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

۵۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پیے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۲۵۲۱: اَلرِّوَایَةُ فِی الْمُدْمِنِیْنَ فِی الْخَمْرِ

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان کے متعلق

۵۶۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ نُبَیْطٍ عَنْ جَابَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

۵۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان کر کے جتلانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۶۸۰: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَ

۵۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دُنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اُس کو آخرت میں شراب نہیں

هُوَ يُدْ مِنهَا لَمْ يَتُبْ مِنهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

ملے گی۔

٥٦٨١: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْ مِنهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

٥٦٨١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دُنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اُس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

٥٦٨٢: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِيْنَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا۔

٥٦٨٢: حضرت ضحاک رحمہ اللہ (تابعی) نے کہا: جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دُنیا سے رخصت ہونے کے وقت اُس کے مُنہ پر گرم پانی کا چھینٹا ڈالا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس کو مرنے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلا دیا جائے گا کہ اُس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم اُبلتا ہوا پانی ہے واللہ اعلم۔

٢٥٢٢: بَاب تَغْرِيْبُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شرابی کو جلا وطن کرنے کا بیان

٥٦٨٣: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ اُمَيَّةَ فِي الْخَمْرِ اِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا اُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا۔

٥٦٨٣: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن اُمیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ ہرقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اب میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔

٢٥٢٣: بَاب ذِكْرُ الْاَخْبَارِ الَّتِي اَعْتَلَّ بِهَا مَنْ اَبَاحَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ

باب: اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

٥٦٨٤: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا فِي الظُّرُوْفِ وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ غَلِطَ فِيْهِ اَبُوالْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ اَنَّ

٥٦٨٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ سماک کے اصحاب میں سے اور سماک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: ابو

اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِيْنَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يُخْطِىءُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَالَفَهُ شَرِيْكٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَفِيْ لَفْظِهٖ۔

الاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظِ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۶۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ۔

۵۶۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے لیکن ابوعوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۶۸۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قِرْصَافَةَ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْرَبُوْا وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ وَقِرْصَافَةُ هٰذِهٖ لَا نَدْرِيْ مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافُ مَارَوَتْ عَنْهَا قِرْصَافَةُ۔

۵۶۸۶: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔قرصافہ نے اس کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایاتِ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۶۸۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ قُدَامَةَ الْعَامِرِيَّةِ اَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْعَامِرِيَّةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَهَا اُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْاَلُ عَنِ النَّبِيْذِ يَقُوْلُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً وَ نَشْرَبُهٗ عَشِيًّا وَنَنْبِذُهٗ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهٗ غُدْوَةً قَالَتْ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا وَاِنْ كَانَ خُبْزًا وَاِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۶۸۷: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے نبیذ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگرچہ روٹی ہی کیوں نہ ہو۔یہ جملہ تین مرتبہ دُہرایا۔

۵۶۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ نُهِيْتُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ اِيَّاكُنَّ

۵۶۸۸: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کو منع ہے (کدو کے) تونبے سے۔تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔تم کو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا: بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اُس کو نہ پیو۔

وَالْجَرَّ الْاَخْضَرُ وَاِنْ اَسْكَرَ كُنَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ۔

۵۶۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ وَالِدَتِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلُّوْا بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثِّقَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيُّ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شبرمہ نے کہا: مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا' حضرت عبداللہ بن شداد سے' اُس نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے' انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بجنسہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے' جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بجنسہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے' جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ اَبِی الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِیْكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِیْحٍ عَنْ اَبِیْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِیْلُهَا وَكَثِیْرُهَا وَمَا اَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَااَوْلٰی بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَهُشَیْمُ بْنُ بُشَیْرٍ كَانَ یُدَلِّسُ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهٖ ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنَ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَ رِوَایَةُ اَبِیْ عَوْنٍ اَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور روایت ابوعون کے بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے (یعنی ثقہ راویوں کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ بہرحال یہ روایت موقوفاً صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الْجُوَیْرِیَةَ الْجَرْمِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ اِلَی الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اَنَا اَوَّلُ الْعَرَبِ سَاَلَهٗ۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجویریہ جرمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی جانب کیے ہوئے تھے۔ باذق (شراب) سے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذق نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذق سے متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

باذق کیا ہے؟

باذق ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ یُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُحَرِّمَ اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ فَلْیُحَرِّمِ النَّبِیْذَ۔

۵۶۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو اچھا لگے حرام کہنا اُس شے کو جسے حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو۔

خلاصة الباب ☆ واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ نبیذ مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ امْرُؤٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ وَاِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهٗ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالْعِنَبِ وَغَيْرِهٖ وَقَدْ اُشْكِلَ عَلَيَّ فَذَكَرَ لَهٗ ضُرُوْبًا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاَكْثَرَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ اجْتَنِبْ مَا اَسْكَرَ مِنْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور ہم لوگوں کا ملک بہت سرد ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب تیار کرتے ہیں۔ انگور خشک' تر اور پھلوں سے۔ مجھ کو یہ معاملہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر اُس نے کئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو' انگور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيْذُ الْبُسْرِ سُحْتٌ لَا يَحِلُّ۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدری کھجور کی نبیذ ہرگز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

۵۶۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهٗ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَنَهٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّيْ اَنْتَبِذُ فِيْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيْذًا حُلْوًا فَاَشْرَبُهٗ مِنْهُ فَيُقَرْقِرُ بَطْنِيْ قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۹۸: حضرت ابوجمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور وہ لاکھی گھڑے کے نبیذ کے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس! میں ہرے رنگ کے گھڑے میں نبیذ بھگوتا ہوں' میٹھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں ہلچل (ریاح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اُس کو نہ پیو اگرچہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

۵۶۹۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ جَدَّةً لِيْ تَنْبِذُ نَبِيْذًا فِيْ جَرٍّ اَشْرَبُهٗ حُلْوًا اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ

۵۶۹۹: حضرت ابوجمرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میری دادی نبیذ تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ذلیل وخوار ہو جاؤں (یعنی بہکی بہکی باتیں کر کے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا: مرحبا! ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہوئے اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مشرکین کی ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ فِيْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِاَمْرٍ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَ نَدْعُوْ بِهٖ مِنْ وَرَاءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

لوگوں کو نہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آ سکتے لیکن حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرما دیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ وہ کام کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اُسی بات کی جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بات پر یقین کرو دِل اور زبان سے اقرار کرو کہ علاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے: (۱) کدو کے تونبے سے (۲) چوبین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی نبیذ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث کے اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے اُن سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

۵۷۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّ لِيْ جُرَيْرَةً اَنْتَبِذُ فِيْهَا حَتّٰى اِذَا غَلٰى وَسَكَنَ شَرِبْتُهٗ قَالَ مُذْكَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عِشْرُوْنَ سَنَةً اَوْ قَالَ مُذْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوَّتْ عُرُوْقُكَ مِنَ الْخَبَثِ۔

۵۷۰۰: حضرت قیس بن دھبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا ہے۔ میں اُس میں نبیذ تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا: کتنے دنوں سے تم یہ پی رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کافی دن تک تیری رگیں ناپاکی سے سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاک خون دوڑتا رہا)۔

۲۵۲۴: باب وَمِمَّا اعْتَلُّوْا بِهٖ حَدِيْثُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے

۵۷۰۱: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

۵۷۰۱: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَ دَفَعَ اِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ اِلَى فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهِ فَاَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيْهِ فَرَفَعَهُ اِلَى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَاءِ بِمَاءٍ اَيْضًا فَصَبَّهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبیذ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو منہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا' اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی منگا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو منہ سے لگایا (اسکی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

اگر نبیذ تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبیذ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پی لینا درست ہے اور حرمت کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ حِكَايَتِهِ۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں عبدالملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَیْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَبِيْبًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شی حرام ہے۔

۵۷۰۸: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ الثَّبْتِ وَالْعَدَالَةِ مَشْهُوْرُوْنَ بِصِحَّةِ النَّقْلِ وَعَبْدُالْمَلِكِ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ عَاضَدَهُ مِنْ اَشْكَالِهِ جَمَاعَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شیٔ خمر ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبدالملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبدالملک کی تائید اُسی جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ السَّعِيْدِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رُقَيَّةُ بِنْتُ عَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِيْ حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يُجَفَّفُ الزَّبِيْبِ وَيُلْقٰى عَلَيْهِ زَبِيْبٌ اٰخَرُ وَيَجْعَلُ فِيْهِ مَاءٌ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کی گود میں تھی ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اُس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر لیے جاتے تھے پھر وہ اُس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۱۰: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَاُتِىَ بِنَبِيْذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَىَّ بِذَنُوْبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَ هٰذَا خَبَرٌ ضَعِيْفٌ لِاَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانٍ انْفَرَدَ بِهِ دُوْنَ اَصْحَابِ سُفْيَانَ وَ يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ وَ كَثْرَةِ خَطَئِهِ۔

۵۷۱۰: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوایا۔ لوگ مشک میں نبیذ لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور مُنہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آب زمزم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اُس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے' یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہ تنہا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اُس کا حافظہ بُرا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِىْ بَعْضِ الْاَيَّامِ الَّتِىْ كَانَ يَصُوْمُهَا فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ فِىْ دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ اَحْمِلُهَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَصُوْمُ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَكَ بِهٰذَا النَّبِيْذِ فَقَالَ اَدْنِهِ مِنِّى يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ خُذْ هٰذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِعْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۷۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کسی دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبیذ تیار رکھی جس کو میں نے تونبے میں (یعنی کدو کے تونبے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہوگئی تو میں اُس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی افطاری کے وقت یہ نبیذ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ' اے ابوہریرہ! چنانچہ میں اُٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر مار دو۔ اس کو تو وہ شخص پیے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے)۔

۵۷۱۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ السَّرِىِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ اَسْنَانِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا خَشِيْتُمْ مِنْ نَبِيْذٍ شِدَّتَهُ

۵۷۱۲: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبیذ کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی توڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا: یعنی تیزی سے قبل۔

فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَشْتَدَّ۔

۵۷۱۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ تَلَقَّتْ ثَقِيْفٌ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهٖ فَلَمَّا قَرَّبَهُ اِلٰى فِيْهِ كَرِهَهُ فَدَعَا بِهٖ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ قَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا۔

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی' جس وقت اُس کو منہ سے لگایا تو بُرا لگا پھر پانی منگا کر اُس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اس طریقہ سے کرلو۔

۵۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيْذُ الَّذِيْ يَشْرَبُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا حَدِيْثُ السَّائِبِ۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرکہ ہوتا تھا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی صحت پہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهٗ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ تَامًّا۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے' وہ عبداللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے لیکن تحقیق کروں گا' اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشہ لانے والی شراب ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پوری حد لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے منہ میں شراب کی بُو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہر حال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵:باب ذِكْرُ مَا اَعَدَّاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَاَلِيْمِ الْعَذَابِ

باب: اُس ذلیل کردینے والے عذاب کا بیان جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے

۵۷۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ جَيْشَانَ وَ جَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَهِدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

۵۷۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ) جیشان کا حاضر ہوا اور جیشان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اُس شراب کے متعلق کہ جو اُس کے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جوار سے تیار ہوتی ہے' اس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرما دی ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا تو اُس کو اللہ تعالیٰ طِيْنَةُ الْخُبَال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طِيْنَةُ الْخُبَال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا اُن کے جسم کی پیپ ہے۔

۲۵۲۶:اَلْحَثُّ عَلٰى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: جس شے میں شبہ ہو اُس کو چھوڑ دینا

۵۷۱۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً وَسَاَضْرِبُ فِیْ ذٰلِكَ مَثَلاً اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمَى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَجْسُرَ۔

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک باڑھ مقرر فرمائی ہے اور اس کی باڑھ حرام ہے تو جو شخص باڑھ کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی باڑھ کو بھی پار کر جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرأت کرے گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سعدی نے حسن رضی اللہ عنہ

بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِىْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِى الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ۔

سے دریافت کیا کہ تم نے کونسی بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے فرمایا: جو چیز تم کو شک و شبہ میں ڈالے اُس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

۲۵۲۷: باب اَلْكَرَاهِيَةُ فِىْ بَيْعِ الزَّبِيْبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهٗ نَبِيْذًا

باب: جو شخص شراب تیار کرے اُس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۱۹: اَخْبَرَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَ هُوَ بَاوَرْدِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَبِيْعَ الزَّبِيْبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهٗ نَبِيْذًا۔

۵۷۱۹: حضرت طاؤس رحمہ اللہ جو کہ تابعین میں سے ہیں اُس شخص کو جو شراب تیار کرتا ہوں انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''ایک دوسرے کی گناہ کی بات پر اور ظلم پر مدد نہ کرو۔''

۲۵۲۸: باب اَلْكَرَاهِيَةُ فِىْ بَيْعِ الْعَصِيْرِ

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۲۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُوْمٌ وَ اَعْنَابٌ كَثِيْرَةٌ وَكَانَ لَهٗ فِيْهَا اَمِيْنٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيْرًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَى الْاَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ اَعْصُرَهٗ عَصَرْتُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَعْدٌ اِذَا جَاءَ كَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِيْ فَوَاللّٰهِ لَا اٰتَمِنُكَ عَلٰى شَيْءٍ بَعْدَهٗ اَبَدًا فَعَزَلَهٗ عَنْ ضَيْعَتِهٖ۔

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ کے نگران) نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اُس کا شربت نکال لو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

نبیذ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور چھوارے کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھگویا جائے کہ جس سے پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اُس میں نشہ نہ پیدا ہو اُس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نہایہ میں ہے: ''النبيذ ما يعمل من الاشربة من التمر والزبيب والعسل وغير ذلك'' (نھایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵ نظامی کانپور)

۵۷۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ بِعْهُ عَصِيْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهٗ طِلَاءً وَلَا يَتَّخِذُهٗ خَمْرًا۔

۵۷۲۱: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلاء تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

۲۵۲۹: بَاب ذِكْرُ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهٗ مِنَ الطِّلَاءِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟

۵۷۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهٖ اَنِ ارْزُقِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۲: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلاء پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ بچ گیا ہو۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ "الطلاء هو العصير العنبي الذي قد طبخ فذهب ثلثا وصائر غليظا مالم يسكر" (حاشیہ نسائی ص: ۸۳۴ بحوالہ عقود جواہر المنیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ نظامی کان پور)

۵۷۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيْظًا اَسْوَدَ كَطِلَاءِ الْاِبِلِ وَاِنِّيْ سَاَلْتُهُمْ عَلٰى كَمْ يَطْبُخُوْنَهٗ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَهٗ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْاَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِبَغْيِهٖ وَ ثُلُثٌ بِرِيْحِهٖ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُوْنَهٗ۔

۵۷۲۳: حضرت عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا): "حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ کو لگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتنا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے ایک شرارت کا اور دوسرا بدبو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔

۵۷۲۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ

۵۷۲۴: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

الْخَطْمِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوْا شَرَابَكُمْ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيْبُ الشَّيْطَانِ فَاِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ۔

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں' اس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ يَقَعُ فِيْهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ۔

۵۷۲۵: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں مکھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِيْ اَحَلَّهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِيْ يُطْبَخُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ يَبْقٰى ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسی شراب کو حلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلائی جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلاء نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاَلَهٗ اَعْرَابِيٌّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ يَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۲۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جائے اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا طُبِخَ الطِّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ

۵۷۳۰: حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بِهٖ۔

۵۷۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطِّلَاءِ الْمُنَصَّفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبْهُ۔

۵۷۳۱: حضرت ابورجاء نے فرمایا: میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلاء پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے طلاء پینے سے منع فرمایا)۔

۵۷۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيْرِ قَالَ مَا تَطْبُخُهُ حَتّٰى يَذْهَبَ الثُّلُثَانِ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ طلاء پیا جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَعَهُ الشَّيْطَانُ فِيْ عُوْدِ الْكَرْمِ فَقَالَ هٰذَا لِيْ وَقَالَ هٰذَا لِيْ فَاصْطَلَحَا عَلٰى اَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثُلُثَيْهَا۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اُس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

۲۵۳۰: بَاب مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيْرِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں؟

۵۷۳۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ السَّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ اِنِّيْ طَبَخْتُ شَرَابًا

۵۷۳۶: حضرت ابوثابت ثعلبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اُس کو پی لو۔ اس پر اُس شخص نے

وَفِیْ نَفْسِیْ مِنْهُ قَالَ اَكُنْتَ شَارِبَهٗ قَبْلَ اَنْ تَطْبُخَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ۔

کہا: میں نے شراب کو پکایا ہے لیکن میرے دِل میں اندیشہ ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے تھے۔ اُس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آگ تو اُس شئے کو حلال نہیں کر سکتی جو شئے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اُس کو جائز کہتے ہیں اُن کی رائے غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهٗ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِیْ قَوْلَهٗ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِی الطِّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهٗ۔

۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شئے کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ وہ کسی شئے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھا اُس کو پکانے سے قبل پھر اُس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء رحمہم اللہ کا تدبر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف قسم کی دوائیوں بنا کر (یا نام دے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (فتاوی دارالعلوم دیوبند) میں اس بابت فتوی ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو (یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو اُن کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَالَمْ يُزْبِدْ۔

۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شیرہ پیو جس وقت تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِیِّ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰی يَغْلِیَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ۔

۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائذ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو اُس وقت تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت و تیزی پیدا نہ ہو)۔

۵۷۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِی الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰی يَغْلِیَ۔

۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اُس میں جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ

۵۷۴۱: حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پیو لیکن

ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا اَنْ يَغْلِيَ۔

جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اُس کو نہ پیو۔

۲۵۳۱:باب ذِكْرُ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا لَا يَجُوزُ

باب: حلال نبیذ اور حرام نبیذ کا بیان

۵۷۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ فَيْرُوزَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ كَرْمٍ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيْمَ الْخَمْرِ فَمَاذَ اَنْصَنَعُ قَالَ تَتَّخِذُوْنَهُ زَبِيْبًا قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَ تَشْرَبُوْنَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَنْقَعُوْنَهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَشْرَبُوْنَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ قُلْتُ اَفَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقُلَلِ وَاجْعَلُوْهُ فِي الشِّنَانِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۲:حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اس کو رہنے نہ دیں' یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو گھڑوں میں نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اگر وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔

۵۷۴۳: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوْهَا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيْبِ قَالَ يَعْنِي انْبِذُوْهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوْهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوْهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوْهُ فِي الْقِلَالِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی بیلیں ہیں' ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کشمش بنالو۔ ہم نے کہا: ہم اس کشمش کا کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نبیذ بناؤ اور شام کو پی اور شام کو بناؤ اور صبح پی لو اور اس کی نبیذ مشکوں میں رکھو' گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن جائے گی۔

۵۷۴۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ

۵۷۴۴:حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔ آپ اُس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو بہا

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَإِنْ بَقِيَ فِي الْإِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوْهُ أُهْرِيْقَ۔

دیتے اور اُس کو نہ پیتے۔

۵۷۴۵: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَ بَعْدَ الْغَدِ۔

۵۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے پھر آپ اس کو اُس دن پیتے اور دوسرے اور تیسرے روز تک پیتے رہتے۔

۵۷۴۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِي سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ الثَّالِثَةِ سَقَاهُ أَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ۔

۵۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات میں سوکھے ہوئے انگور بھگوئے جاتے تھے۔ پھر آپ اُس کو ایک مشک میں بھرتے اور صبح کے وقت تمام دن نوش فرماتے پھر دوسرے روز پیتے پھر تیسرے روز پیتے۔ جس وقت تیسرا دن ختم ہوتا تو آپ دوسرے لوگوں کو پلاتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو (چوتھے روز) بہا دیتے۔

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کا ایک عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے میٹھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور چوتھے دن اگر بچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ چوتھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ ہوتا تھا گویا کہ نبیذ' نبیذ نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہوسکتا ہے اس لئے تین دن استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو دین الٰہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی شبہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نبیذ میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حاصل کلام ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت وحقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلواتے ہیں اور شراب بھی گٹا گٹ پیتے ہیں تجدید ایمان کر کے (تَوْبَةً نَصُوْحًا) کریں' سچی توبہ وگرنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی عذاب شروع ہوگا اور تا قیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہوگا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ الزَّبِيْبُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَ يُنْبَذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ كَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيْهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ۔

۵۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُن کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اُس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلچھٹ نہیں ملاتے تھے۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبیذ پیا ہے وہ نبیذ شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ يُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴۸: حضرت بسام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے دریافت کیا نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبیذ بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اُس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اُس کو پی لیتے۔

۵۷۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ انْتَبِذْ قَالَ انْتَبِذْ عَشِيًّا وَاشْرَبْهُ غُدْوَةً۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبیذ) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهٖ اَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ فِيْ جَرٍّ يَنْبِذُ غُدْوَةً وَ يَشْرَبُهُ عَشِيَّةً۔

۵۷۵۰: حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گھڑے (میں بنائی گئی نبیذ) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نضر سے کہ وہ ایک مٹکے میں نبیذ بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اُس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَجْعَلَ نَطْلَ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطْلِ۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ نبیذ میں تلچھٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبیذ میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِي النَّبِيْذِ خَمْرُهُ دُرْدِيُّهُ۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نبیذ میں تلچھٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۸۵۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى عَكَرٍ۔

۵۷۵۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبیذ کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچھٹ شامل کی جائے۔

۲۵۲۳:باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر رواۃ کا اختلاف

۵۷۵۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ۔

۵۷۵۴: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پیے پھر وہ اُس شراب کے نشہ سے جھومنے لگ جائے تو اُس کو دوسری مرتبہ نہ پیے۔

۵۷۵۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْبُخْتُجِ۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ مِسْكِيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِالطِّلَاءَ فَنُنَظِّفُهُ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيْهِ الزَّبِيْبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نُصَفِّيْهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ۔

۵۷۵۶: حضرت ابومسکین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا طلاء کا تلچھٹ پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اُس کو صاف کر کے تین دن انگور کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمُ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيْذِ وَ رَخَّصَ فِيْهِ۔

۵۷۵۷: حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ اَحَدٍ صَحِيْحًا اِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

۵۷۵۸: حضرت ابواُسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا' صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

حضرت ابراہیم (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 'تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ 'حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔

۵۷۵۹: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُسَامَةَ یَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ رَجُلاً اَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامَاتِ وَ مِصْرَ وَالْیَمَنَ وَالْحِجَازَ۔

۵۷۵۹: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبداللہ بن مبارک سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام' مصر اور عرب میں۔

۲۵۳۳: بَاب ذِكْرُ الْاَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟

۵۷۶۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِاُمِّ سُلَیْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَیْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَیْتُ فِیْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءِ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِیْذِ۔

۵۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی' شہد' دودھ اور نبیذ۔

۵۷۶۱: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِیْذِ فَقَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِیْقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِیْ نُجِعْتَ بِهٖ فَعَاوَدْتُهٗ فَقَالَ الْخَمْرَ تُرِیْدُ الْخَمْرَ تُرِیْدُ۔

۵۷۶۱: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو' شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے کہ تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے اُن سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اُس کی اجازت دے دوں؟

۵۷۶۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِیْ مَا هِیَ فَمَالِیْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِیْنَ سَنَةً اَوْقَالَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَالسَّوِیْقُ غَیْرَ اَنَّهٗ لَمْ یَذْكُرِ النَّبِیْذَ۔

۵۷۶۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو بیس یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبیذ کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۷۶۳: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عُبَیْدَةَ قَالَ اَحْدَثَ النَّاسُ اَشْرِبَةً مَا اَدْرِیْ مَا هِیَ وَمَا لِیْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِیْنَ سَنَةً اِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ۔

۵۷۶۳: حضرت عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی' نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو بیس سال سے یہی ہے: پانی' دودھ اور شہد۔

۵۷۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي النَّبِيْذِ فِتْنَةٌ يَرْبُوْ فِيْهَا الصَّغِيْرُ وَيَهْرَمُ فِيْهَا الْكَبِيْرُ قَالَ وَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَ زُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيْلَ لِطَلْحَةَ اِلَّا تَسْقِيْهِمُ النَّبِيْذَ قَالَ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِيْ سَبَبِيْ۔

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ ؒ سے روایت ہے کہ طلحہ ؓ نے فرمایا اہل کوفہ نبیذ کے سلسلہ میں ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہ ؒ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہ ؓ اور زبیر لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہ ؓ سے کہا: تم لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو بُرا لگتا ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہلِ کوفہ کے لیے ایک فتنہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ نبیذ کے استعمال کی وجہ سے عظیم فتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام نبیذ استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ ؒ کوفہ کے عظیم فقہاء ؒ میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

۵۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ اِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۷۶۵: جریر ؒ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ ؒ نبیذ نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ ؒ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ ؒ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام ؒ میں سے ہیں اُن کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمالِ احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور نبیذ وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی نبیذ کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دونوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اُس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور نبیذ کے استعمال اور جواز اور صحابہ ؓ و تابعین ؒ کے معمول کے مطابق حضرت امام نسائی ؒ نے خاتمہ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عن الشعبی قال یا نعمان آشرب النبیذ و ان کان فی تسفینۃ مقیرۃ ذکرہ العلامۃ الامام الھمام شیخ والسّلام السّید مرتضی حسینی حاشیہ نسائی شریف ص: ۸۳۷ مطبوعہ نظامی کانپور

بحمد اللہ و بفضلہٖ "سنن نسائی شریف" مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۶ اذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۱۸/فروری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/۳/۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمٰن جامی ﷾) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عزوجل اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے' بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن تصحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام و خواص بنائے۔ حلقۂ دیوبند میں تو اس کو پذیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پذیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ